تلبیۃ

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں

لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی بھی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے

لَاشَرِیْكَ لَكَ

تیرا کوئی شریک نہیں

هو المعز

عمرہ، حج، زیارت مدینہ

تالیف

مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادریؒ
صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ

بحسنِ تعاون

مولانا محمد فیض اللہ عبد الباری چشتی قادری، شریک معتمد کل ہند جمعیۃ المشائخ

مولانا احمد اللہ شاہ چشتی قادری سجادہ نشین فیض چمن

الحاج محمد عبد الرشید صاحب

ناشر

سید الصوفیہ اکیڈمی تصوف منزل قریب ہائیکورٹ حیدرآباد

ISBN 81-87702-18-4

سلسلہ اشاعت دارالتصنیف صوفیہ ۲۳۲

نام کتاب * عمرہ، حج و زیارت مدینہ مع ضمیمہ

مولف * مولانا الحاج قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

فن * فقہ

اشاعت * شعبان سنہ ۱۴۲۱ھ م نومبر سنہ ۲۰۰۰ء

تعداد * دو ہزار (۲۰۰۰)

ضخامت * ۲ ۴ صفحات

ٹائیٹل * حافظ شاہ سید مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری

کمپیوٹر کتابت * مصطفیٰ سعید۔ یس یس کمپیوٹر گرافکس
نمبر گھر 21-1-285. مسجد کمیلہ قدیم رکاب گنج حیدرآباد ۲

فون 4562636

طباعت * او۔ ایس گرافکس نارائن گوڑہ حیدرآباد۔

ناشر * سید الصوفیہ اکیڈمی رجسٹرڈ
21-1-247. تصوف منزل قریب ہائی کورٹ حیدرآباد ۲

فون: 0091-40-4562636

ھدیہ * تیس روپے ۳۰ -/Rs. 30

کتاب ملنے کے پتے :-

۱) تصوف منزل 21-1-247 قریب ہائیکورٹ حیدرآباد آندھراپردیش 500002

۲) ہلال بن اسٹور گلزار حوض حیدرآباد۔ فون نمبر 4566277 -

۳) سینا پیپر کارپوریشن چھتہ بازار حیدرآباد فون نمبر 4525933 -

۴) ایشین لی کمپنی روبرو سکندرآباد ریلوے اسٹیشن سکندرآباد فون نمبر 7703409 -

ISBN 81-87702-18-4

پیش لفظ اشاعت دوم

عصری زبانوں میں دینی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ عامۃ المسلمین کی خدمت کرنا "سید الصوفیہ اکیڈمی" کے اولین مقاصد میں سے ایک ہے۔ چنانچہ اب تک اکیڈیمی کی جانب سے متعدد دینی کتابیں شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ والد بزرگوار حضرت علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ العالی کی تصنیف "عمرہ وحج اور زیارت مدینہ" اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے جو اپنے طرز بیان وزبان اور اسلوب ترتیب و تفہیم کے باعث عازمین حج میں اس قدر مقبول وپسندیدہ ثابت ہوی کہ ۱۹۹۹ء میں اسکی اشاعت اول کے ساتھ ہی تقریباً سب ہی نسخے دیکھتے دیکھتے نکل گئے۔ اس سال پھر عازمین کے مطالبہ واصرار پر اکیڈمی کی جانب سے الحمدللہ اسکی دوبارہ اشاعت عمل میں لائی گئی۔ جس میں حضرت مولانا مفتی خلیل احمد شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ اور حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد حمید الدین رضوی قادری شرفی ڈائرکٹر آئی ہر ک کے کتاب پر عنایت کردہ گراں قدر تاثرات بھی شامل ہیں جن کے لئے اکیڈمی بے حد ممنون ہے۔

پہلے ایڈیشن میں شائع حضرت والد ماجد مدظلہ کا پر مغز مقدمہ بعنوان "تجلیات حرم" جہاں کتاب ہذا میں شامل کیا گیا ہے وہیں کتاب کے آخر میں عام استفادہ کی غرض سے ان استفسارات کے جوابات بھی بطور ضمیمہ شائع کئے گئے ہیں جو کل ہند جمعیۃ المشائخ کے زیر اہتمام منعقدہ کئی تربیتی اجتماعات میں عازمین حج حضرات وخواتین کی جانب سے کئے گئے تھے۔ انکے علاوہ مدینہ منورہ کے روضہ اقدس اور جنت البقیع کے رہنمایانہ نقشہ جات بھی ہدیہ قارئین ہیں آپکے عمرہ وحج اور زیارت حرمین شریفین کیلئے نیک تمناؤں کے ساتھ۔

طالب دعا

حافظ سید شاہ مرتضی علی صوفی حیدر قادری

فاضل جامعہ نظامیہ ایم۔ اے ریسرچ اسکالر (عثمانیہ یونیورسٹی)

معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی

مرقوم ۱۴؍ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

م ۱۱؍ نومبر ۲۰۰۰ء شنبہ

تصوف منزل۔ قریب ہائی کورٹ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

از حضرت مولانا مفتی خلیل احمد

شیخ الجامعہ، جامعہ نظامیہ حیدرآباد و معزز رکن مسلم پرسنل لابورڈ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على سيدالانبياء والمرسلين وعلىٰ اله الطيبين واصحابه الاكرمين۔

امابعد! اسلام میں حج ایک اہم رکن ہے ہرمسلمان کی یہی خواہش رہتی ہے کہ کم ازکم زندگی میں ایک مرتبہ حج وزیارت مقدسہ کی سعادت نصیب ہو جائے۔

اس کے لئے وہ مالی اعتبار سے کوشش کر کے جب کامیاب ہو جاتا ہے تو اب اسکی ادائی کی طرف متوجہ ہو کر مختلف کتابیں تلاش کر تا ہے بعض گمراہ عقائد والوں کی کتاب مل جائے تو حج وزیارت مقدسہ کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اس لئے اہل سنت وجماعت کے لئے سنی علماء کی تحریر کردہ کتاب کی ضرورت ہے۔ اس موضوع پر سنی علماء نے بھی بکثرت کتابیں لکھی ہیں ان کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

لیکن مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صاحب صوفی قادری صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ نے اپنی تصنیف "عمرہ وحج اور زیارت مدینہ" میں مستند و معتبر کتب کے حوالوں کے ساتھ نہایت آسان اور عام فہم انداز میں مسائل ضروریہ کا احاطہ کیا ہے اور مناسک کی ادائی میں ترتیب اور آداب پر خصوصی توجہ دی ہے۔

فی زمانہ یہ بہت ضروری ہے نیز اس کے ساتھ مقامات مقدسہ کا تاریخی اور جغرافیائی پہلو بھی واضح کیا ہے جس سے حاجی کو عبادت کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔

الغرض مولانا کی یہ تصنیف ہر نوعیت سے اعظم ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت دوام عطا فرمائے۔ بجاہ سید الانبیاء والمرسلین۔ فقط

المرقوم

۵؍ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ م ۸؍جولائی ۲۰۰۰ء

بمقام جامعہ نظامیہ۔ حیدرآباد

شرح دستخط

(مولانا) مفتی خلیل احمد

شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ

تقریظ

از مولانا ڈاکٹر سید محمد حمید الدین قادری شرفی ایم اے ، پی ایچ ڈی
سجادہ نشین درگاہ حضرت تاج العرفاء سیف شرفیؒ و ڈائرکٹر آئی ہرک

اللہ تعالیٰ کی عبادت، جن وانس کی تخلیق کا مقصد ہے۔ اسلام میں عبادت کا مفہوم وسیع ہے البتہ فرض عبادتوں کو ہر نیک کام پر فوقیت حاصل ہے۔ جن کے ذریعہ بندہ تقرب الٰہی کی نعمت سے مالا مال ہو جاتا ہے ہر عبادت کا اپنا خصوصی فیضان ہے فریضہ حج اجتماعی عبادت کا سالانہ معمول ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضاو خوشنودی کے حصول کا عظیم الشان وسیلہ ہے۔ حج بیت اللہ کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے تاہم یہ عبادت عمر بھر میں ایک مرتبہ شرط استطاعت کے ساتھ فرض ہے۔ حج خاص مکان یعنی بیت اللہ شریف اور مخصوص مقامات یعنی صفا ' مروہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ سے ہی متعلق ہے اور وقت کے تعین و تقرر و نیز خاص لباس یعنی احرام کے ساتھ فرض ہے۔ حج تعلیمات اسلام کا اہم پہلو یعنی مساوات کا پر اثر مظہر اور سارے انسانوں بالخصوص اہل ایمان کی یکساں حیثیت کو یاد دلاتا ہے۔ دولت ایمان سے مشرف لوگ ہی اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کی سعادت پاتے ہیں۔ حج بندگی، اطاعت و فرمانبرداریِ حق تعالیٰ سے معنون وہ عبادت خاص ہے جس میں بندگان مومن اپنے خالق وپالنہار کی شان کبریائی، قدرت کاملہ، اختیار کل، بڑائی وبرتری اور اسی کے لائق عبادت یعنی معبود حقیقی ہونے کا اخلاصِ ایمان کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

بلاشبہ حج کمال عبدیت کا نشان ہے دیگر عبادات کی طرح حج مبرور میں بھی بندہ اپنے اختیار، مرضی ، پسند ناپسند، سہولت وآرام، آسائش، مزاج اور ذاتی خواہشات وغیرہ

سے پوری طرح دستبردار ہو کر صرف اپنے مولیٰ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسی کی مرضی اور حکم کے بموجب اعمال و مناسک بجالا کر اپنے عجز و اطاعت کے ذریعہ سعادتوں سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ اسی باعث وہ گناہوں کی سزا سے بچتا اور گمراہی و ظلمات سے نکل آتا ہے اور اس کا وجود ہر قسم کے فکری و عملی آلودگیوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں احرام، وقوف عرفات اور طواف زیارت کو حج سے موسوم کیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک مساوات، اجتماعیت اور عبدیت کاملہ کا موثر پہلو لئے ہوے ہے اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر بندہ بندگی میں برابری کے احساس کے ساتھ طالب عفو و کرم اور فضل و رحمت کا امیدوار دکھائی دیتا ہے حج احترام آدمیت کی تربیت کا اثر انگیز ذریعہ ہے۔ آقا و غلام، راعی و رعایا، امیر و غریب، گورے اور کالے، چھوٹے بڑے، عربی عجمی، عالم و عامی، مرشد و مرید، استاد و شاگرد اور محمود و ایاز کا ہر فرق مٹ جاتا ہے سب اللہ کے بندے ہیں اور جملہ مومنین رنگ و نسل، زبان و معاشرت کے امتیاز کے بغیر ایک طرح کے لباس میں ایک میدان میں جمع ہو کر اور ایک گھر کا طواف کرتے ہوے پوری انسانیت کو برابری، جمعیت، اتحاد و اتفاق کا پیام ہی نہیں بلکہ عملی نمونہ دکھاتے نظر آتے ہیں اور بارگاہ الٰہی سے اس عبادت خاص اور عظیم الشان فریضہ کی ادائیگی کا بہتر اجر و ثواب پاتے ہیں۔

حج درحقیقت راہ مولیٰ میں سفر، صبر و برداشت، ایثار و قربانی، عجز و انکسار، خیر پر استقامت اور رضائے حق تعالیٰ کی چاہت کا نام ہے۔ اسلامی عبادات میں عالمگیر اخوت و مساوات کا عملی درس نمایاں ہے حج میں ساری دنیا کے فرزندان توحید اور شمع رسالت ﷺ کے پروانے ایک ساتھ جمع ہو کر تمام اعمال حج کی ایک طرح کے لباس میں ایک میدان اور بیت اللہ میں ایک مقررہ مدت کے دوران یکساں عبادت کرتے ہیں اسی طرح دیگر فرائض نماز و روزہ بھی سب پر ایک طرح فرض ہے گویا مسلمانوں کو دن

میں پانچ مرتبہ ماہ رمضان اور ایام حج میں بار بار اتحاد و فکر و عمل کا درس عملاً ملتا ہے جس طرح عبادات کے سلسلہ میں مسلمان اجتماعیت ' جذبہ اخوت اور عملی مساوات کے پابند ہیں اسی طرح زندگی کے ہر شعبہ میں انہیں ان تمام اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے اسی کے ذریعہ وہ خیر الامم ہونے کے منصب کے تقاضوں کو پورا کرسکتے ہیں۔ عبادات و معاملات میں ہر دو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تکمیل کا ذریعہ ہیں جس سے انفرادی اصلاح اور اجتماعی طور پر اعتدال و توازن بر قرار رہتا ہے۔ حج کے روحانی پہلو کے ساتھ اس کے اقتصادی پہلوؤں سے لاکھوں لوگوں کا استفادہ ایک حقیقت ہے۔ جس نے حج کیا اور فحش کلامی و فسق و فجور سے اپنے کو محفوظ رکھا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر لوٹتا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ حج کئی بار آیا ہے اور احکام و شعائر و مناسک سے متعلق بھی متعدد مقامات پر ارشادات آئے ہیں اور مسجد حرام کا ذکر مبارک بھی بار بار آیا ہے حج کی تین قسمیں ہیں۔ تمتع' قران اور افراد۔ حجاج کرام کی بڑی تعداد تمتع کو ترجیح دی ہے اس میں پہلے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے پھر عمرہ کی تکمیل کے بعد احرام سے باہر ہو کر دوبارہ حج کے لئے ۸/ ذی الحجہ کو احرام باندھتے ہیں۔ مناسک حج کا سلسلہ ۱۲/ ذی الحجہ تک جاری رہتا ہے۔ عمرہ سال بھر میں کبھی بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اعمال حج ۸/ تا ۱۲/ ذی الحجہ کی حد تک مخصوص ہیں۔ ہر ایک جو حج کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے مسائل عمرہ و حج سے واقفیت ضروری ہے۔ طواف' سعی اور رمی جمرات کے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔ ہر مسلک کے پیرو کا کام ہے کہ اپنے اپنے امام کے ارشادت کے موافق اعمال حج بجا لائیں ساتھ ہی ہجوم کے پیش نظر شرعی رعایتوں سے بھی واقف ہونا چاہئے۔ حج نہایت آسان عبادت ہے تمام مناسک نہایت خشوع و خضوع اور اطمینان کے ساتھ ادا کئے جانے چاہیں۔ ۹ ہجری میں حج کی فرضیت کے بعد سے آج تک پوری دنیا میں پھیلے ہوے مستطیع مسلمان ہر سال

لاکھوں کی تعداد میں یہ سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بلا شبہ حج میں روئے زمین پر مسلمانانِ عالم کا سب سے بڑا اور اہم اجتماع ہوتا ہے جس میں سب کا ارادہ نیت مقصود مطلوب اور ہر عمل یکساں ہوتا ہے۔

حج سے پہلے یا بعد میں حضور ختمی مرتبت محبوب خالق کائنات فخر موجودات سرکار دوعالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے روضہ اطہر کی حاضری اہل ایمان کے لئے سعادت عظمیٰ ہے۔ بلاد عالم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب شہر مدینہ منورہ ہے اور جس حصہ زمین کو حضور اقدس واعلیٰ ﷺ کے جسد پاک سے نسبت حاصل ہے وہ کائنات میں سب سے زیادہ محترم و مقدس ہے کعبۃ معظمہ کو اللہ کا گھر اور مدینہ پاک کو رسول اللہ کا گھر ہونے کا شرف حاصل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کا مرقد مبارک ہے۔ محراب و منبر رسول اللہ ﷺ ہیں مسجد نبوی ہے جس میں ریاض الجنۃ ہے مدینہ منورہ میں جنت البقیع ہے یہاں کا چپہ چپہ عظمت و برکت والا ہے۔ مدینہ منورہ عمل خیر کی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جو میری قبر انور" کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت ہے۔ آداب زیارت کا ہر پل خیال رکھنا مسجد نبوی ﷺ میں زیادہ سے زیادہ وقت عبادات و تلاوت اور حاضری روضۂ پاک پانا خوش نصیبی اور دارین کی عظیم مسرت و برکت ہے۔

فرائض سے متعلق جملہ معلومات کا حاصل کرنا بھی لازم ہے ورنہ ادائیگی فرض میں کوتاہی اور غلطیوں کا خدشہ رہتا ہے۔ چونکہ مستطیع مسلمان پر زندگی میں ایک بار یہ عبادت فرض ہے اسی لئے عام طور پر حج سے تعلق رکھنے والے اعمال وغیرہ سے واقفیت کا رجحان عام نہیں صرف حجاج کرام کو معلومات حج کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اگرچہ کہ دنیا کی ہر زبان میں حج و عمرہ سے متعلق مسائل شرعیہ پر مشتمل کتابیں اور ورقیے ہر سال شائع ہوتے ہیں جو دنیا بھر کے عازمین حج کی رہنمائی کے لئے ناگزیر بھی

ہیں تاہم اردو زبان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس زبان میں پورے بر صغیر میں کثرت سے حج کے موضوع پر کتابیں ملتی ہیں۔ چوں کہ ہندوپاکستان سے ہر سال تقریباً دو لاکھ خوش نصیب سعادت حج سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور تمام سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین حرمین عمرہ کا شرف پایا کرتے ہیں۔ عمرہ و حج کرنے والے سرکار دو عالم ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت سے بھی اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کا سامان کیا کرتے ہیں لہٰذا کسی اور زبان سے زیادہ اردو زبان میں اس فریضہ سے متعلق مواد کے اور زیادہ وسیع پیمانے پر اور بار بار اشاعت کرنے اور تقسیم کرنے کی ضرورت لازمی امر ہے یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ معلومات و مسائل عمرہ و حج زیارت پر مشتمل اکثر کتابیں اس قدر ضخیم بھاری اور دقیق ہوا کرتی ہے کہ عام عازم حج تو کجا اچھے خاصے پڑھے لکھے عازمین کے لئے بھی ان کا سمجھنا خاصہ دشوار نظر آتا ہے۔ خالص عالمانہ اسلوب اور فاضلانہ طرز تحریر بعض دفعہ عوام کے لئے ناقابل فہم ہو جاتی ہے لہٰذا کتاب "گائیڈ اور تحریری رہبر ساتھ رہنے کے باوصف اس فریضہ سے متعلق ہر پہلو پر وقتاً فوقتاً زبانی معلومات حاصل کرتے رہنا ناگزیر ہو جاتا ہے اور ہر دفعہ سفر حج میں حرمین کے قیام کے زمانے میں اور ایام حج میں حجاج کرام متجسس اور حیران رہا کرتے ہیں اور واقف کاروں سے چھوٹی چھوٹی بات کے لئے رجوع ہوتے نظر آتے ہیں۔ بالخصوص دیہی اور اضلاعی علاقوں کے کثیر عازمین حج خواہ مرد ہوں یا خواتین بہت متفکر اور متردد رہتے ہیں۔ پچھلے دس پندرہ برسوں میں "حج تربیتی کیمپ اور معلوماتی اجتماعات" کے انعقاد کا سلسلہ وسیع پیمانے پر اور بہ پابندی جاری ہے اس سے بلاشبہ حجاج کرام کو بڑی حد تک معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ پھر بھی عمرہ و حج وزیارت سے متعلق مستند معلومات رہنمایانہ خطوط پر مبنی تحریروں اور ہدایات پر مشتمل کتب کی ضرورت واہمیت اپنی جگہ برقرار ہے کیوں کہ پورے سفر اور

دوران حج یہ تحریری رہبر عازم حج کا بہترین رفیق ہوتا ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ہمارے شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے باوقار عالم دین مبین حضرت علامہ مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری صاحب دامت برکاتہم صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ نے نہایت ہی عرق ریزی کے ساتھ "عمرہ و حج اور زیارت مدینہ" کے موضوع پر ایک وقیع کتاب تالیف فرمائی ہے جو موضوع شریف کے ہر پہلو پر نہایت جامع اور قابل قدر مواد پر مشتمل ہے۔ حضرت مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صاحب صوفی قادری مدظلہ کی عظیم المرتبت علمی خدمات اسلامیان دکن کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں۔ یوں تو آپ کے گھرانے کی دینی سرگرمیاں صدیوں سے جاری و ساری ہیں۔ مسائل دین کے سلسلہ میں آپ کی علمی رہبری اور خطابت و نیز تصنیف و تالیف کے وسیلہ سے بلاوقفہ ملت اسلامیہ کی رہنمائی کسی سے پوشیدہ نہیں، زیر نظر کتاب "عمرہ و حج اور زیارت مدینہ" اسی سنہری سلسلہ کی ایک اہم اور مضبوط کڑی ہے۔ قبل ازیں اہم دینی موضوعات پر آپ کی تحریریں عوام و خواص میں بے پناہ مقبول ہو چکی ہیں اور افادیت کے لحاظ سے بھی اعلیٰ درجہ کی حامل مانی گئی ہیں۔ حضرت علامہ سید شاہ قاضی اعظم علی صوفی قادری صاحب اپنے طرز تحریر، عالمانہ لیکن رواں اسلوب بیان، معلوماتی مواد کی فراہمی اور مضامین کو نہایت عمدگی کے ساتھ مربوط اور مسلسل پیش کرنے کے قلمی سلیقہ، شائستہ لب و لہجہ اور سنجیدہ انداز بیان کے سبب عہد حاضر کے چند گنے چنے اصحاب قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے مسلم معاشرہ کے جملہ طبقات کو اپنی قابل قدر و ستائش مخلصانہ لیکن ٹھوس علمی و فکری کاوشوں سے متاثر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریریں نہایت اشتیاق سے سنی جاتی ہیں اور ان کی تحریریں بڑی دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔

"عمرہ وحج اور زیارت مدینہ" فقہی معلومات پر مشتمل تالیف ہے جو پہلی مرتبہ فبروری ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی اور عازمین حج میں بے حد پسند کی گئی جس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ڈیڑھ سال کے مختصر سے عرصہ میں سارے نسخے ختم ہو گئے اور اس کی طلب میں مسلسل اضافہ اب دوسرے ایڈیشن کی طباعت کا باعث بنا ہے۔ یہی بات اس کتاب کی افادیت اور مقبولیت پر دال ہے۔

ہر مستطیع مسلمان مرد و عورت عاقل وبالغ پر حج زندگی میں ایک بار فرض ہے لہٰذا عازم حج اس فریضہ کو ہر طرح حسب احکام اور مکمل خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جذبہ ایمانی رکھتا ہے لہٰذا اسے فریضہ حج سے متعلق جملہ معلومات کا حاصل کرنا لازمی ہے۔ سفر حج کے لئے ذہنی آمادگی و تیاری حج کے ارادہ کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تاہم عملی تیاریاں کم از کم آٹھ دس ماہ پیشتر سے ہوتی ہیں۔ چوں کہ عازمین حج کی بڑی تعداد "حج کمیٹی" کے ذریعہ سفر حج کو ترجیح دیتی ہے اس وجہ سے وہ بہت پہلے سے تیار رہتے ہیں یعنی حج کے پہلے سفری اعلامیہ سے عازم حج مستعد ہو جاتا ہے۔ تمام مقررہ مراحل کے بعد جب اسے اطلاع مل جاتی ہے کہ حج کمیٹی کے توسط سے سفر حج کے لئے بحری یا ہوائی جہاز میں نشست محفوظ ہو چکی ہے تو عازم حج کی جانب سے اس فریضہ کی روانگی کے لئے عملی سرگرمی شروع ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بہت سارے عازمین انٹرنیشنل پاسپورٹ کے ذریعہ ذاتی طور پر حج گروپس کے ذریعہ عزم کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کو زمانہ حج سے کچھ پہلے روانہ ہونا ہوتا ہے۔ بہر حال حج کمیٹی کے توسط سے ہو یا ٹراویل ایجنسی کے ذریعہ 'انفرادی طور پر ہو یا گروپ کی شکل میں سارے عازمین حج کو مسائل عمرہ وحج وزیارت مدینہ سے کماحقہ واقف ہونا ضروری ہوتا ہے اس کے لئے جہاں واقفین سے معلومات حاصل کرنا مفید ہے

وہیں تربیتی اجتماعات سے استفادہ بھی ہونا چاہئے اس کے باوجود معلومات حج وزیارت پر مشتمل کوئی مستند کتاب اور گائیڈ کا ساتھ رہنا ناگزیر ہے جس میں عازم حج کو گھر سے حرمین اور حرمین سے گھر تک جملہ اہم ضروری دینی فقہی معلومات ہوں۔ تالیف زیر نظر بلاشبہ اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

"عمرہ و حج اور زیارت مدینہ" عمرہ و فریضہ حج سے متعلق جملہ دینی معلومات فقہی مسائل اور زیارت مدینہ منورہ کے آداب کے تمام اہم پہلوؤں پر رہنمایانہ تحریر پر مشتمل علمی تحفہ ہے اس کتاب میں ۵۶ عنوانات کے تحت جو مواد اکٹھا کیا گیا ہے وہ عمرہ و حج سے متعلق تمام ضروری تفصیلات اور مدینہ منورہ کی حاضری اور آداب زیارت سے متعلق ہر پہلو پر محیط ہے۔ علاوہ ازیں مقامات مقدسہ کی تاریخ و تقدیس اور دیگر اعمال خیر کے علاوہ منظومات بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی عازم حج اس کتاب کا بالاستعاب مطالعہ کرے اور سفر حج میں اپنے ساتھ رکھے تاکہ وقتاً فوقتاً اس سے استفادہ کیا جا سکے تو یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے فریضہ کو بحسن و خوبی ادا کر سکے گا۔ یہ کتاب یقیناً حج و زیارت کی اردو زبان میں بہترین رہبر و معلم ہے۔ میں بہ صمیم قلب حضرت علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی صاحب قبلہ کو اس عظیم الشان علمی اور دینی خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جملہ عازمین حج سے خواہش کرتا ہوں کہ اس تالیف لطیف کو ضرور بہ ضرور اپنے ساتھ رکھیں اور اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

"شرفی چمن"۔ حیدرآباد

۲۲ر جمادی الاول ۱۴۲۱ھ

۲۳ر اگست ۲۰۰۰ء

چہار شنبہ

(مولانا) ڈاکٹر سید محمد حمید الدین قادری شرفی

سجادہ نشین درگاہ حضرت تاج العرفاء سیف شرفیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قبل مطالعہ صحت فرمالیں

سلسلہ	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۳	تماشہ	تماشا
۲	۲	۴	گل بداماں	گل بداماں
۳	۴	۳	ہے جسکے	ہیں جنکے
۴	۸	۱۲	رؤف	رءوف
۵	۲۷	۱۴	نقل	تنقل
۶	۴۷	۳	اللہُ	اللہَ
۷	۶۳	۶	بھنا	بھونا
۸	۶۹	۱۴	تجاوزٌ	تجاوزَ
۹	۸۴	۱۱	کردہ کردہ	کردہ
۱۰	۹۰	۶	گھونت	گھونٹ
۱۱	۹۱	۱	پیٹھ	پیٹ
۱۲	۹۲	۱۰	پرھیں	پڑھیں
۱۳	۱۰۲	۵	طوارف	طواف
۱۴	۱۰۷	۴	غُدُوّھَا	غُدُوُّھَا
۱۵	۱۰۷	۴	اَقْرَبُھَا	اَقْرَبُھَا
۱۶	۱۰۷	۴	اَبْعَدُھَا	اَبْعَدُھَا
۱۷	۱۰۸	۱۲	پہچانہ	پہچانا
۱۸	۱۰۹	۲	اِنْ لَمْ	اِنْ لَمْ
۱۹	۱۱۵	۲	گناہ	گنا
۲۰	۱۲۳	۲	منجلا۔ منجلے	منجھلا۔ منجھلے
۲۱	۱۳۶	۱۵	پتھریاں	کنکریاں
۲۲	۱۳۸	۱۱	رسولَ اللہ	رسولُ اللہ
۲۳	۱۵۲	۱۰	بے تحاشہ	بے تحاشا
۲۴	۱۸۵	۱۳	پڑھے	پڑے
۲۵	۱۸۷	۱۸	تھنڈی	ٹھنڈی
۲۶	۱۹۷	۳	مُشَاھِدَتِہٖ	مُشَاھَدَتِہٖ
۲۷	۲۰۲	۱۸	عَلَیْکَ	عَلَیْکُمْ
۲۸	۲۱۳	۱	اُحَد	اُحُد
۲۹	۲۱۷	۱۱	مدفوفن	مدفون
۳۰	۲۱۷	۱۵	مدنیہ	مدینہ

ضروری نوٹ: کتاب کے آخر میں "ضمیمہ" پڑھنا نہ بھولئے

تجلیاتِ حرم

حج بیت اللہ کی عبادت اپنے احکام و شرائط کی روشنی میں عشق وایمان کا ایسا سدا بہار چمن ہے جس میں ایک بار پہونچنے کے بعد حاجی کی وادیٔ فکر و نظر بہار بدوش، اس کا دامنِ قلب و روح گلِ بداماں، اس کا ایوانِ عشق اس خوشبوئے معنبر سے سرشار اور زندگی بھر اس کے جذبات واحساسات کی دنیا ان عطر بیزیوں سے معطر رہتی ہے بلکہ حج کے جملہ ارکان کو اگر عشق کی شوریدہ سری، جنوں کی وارفتگی اور شوق کی دیوانگی کے مظاہرہ کا لازوال مرقع کہا جائے تو ہر طرح بجا و درست ہے۔ احرام کی چاک دامنی، لبیک کا شور، طواف کے پھیرے، صفا و مروہ کے درمیان دوڑ، کنکریوں کا پھینکنا، پہاڑیوں کا وقوف اور لق و دق میدان میں قیام یہ سب جنونِ عشق کی بیتابی نہیں تو اور کیا ہے۔ حرمِ کعبہ کے قرب کے صرف تصور سے دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہو جاتی ہیں۔ اللہ عزوجل کا وہی مقدس ترین گھر جو روئے زمیں پر ابنِ آدم کی پیشانیوں کا پانچ وقت روزانہ خراج وصول کرتا رہتا ہے۔ ہاں وہی کعبہ جو خدائے واحد و جبار کے انوار و تجلیات کا گہوارہ، دنیا کے اربوں مسلمانوں کا مرکزِ تقدس واحترام اور اسلام کی عالمگیر برکتوں کا اولین سرچشمہ ہے۔ ہر سال حج بیت اللہ کیلئے اقطاعِ عالم کے چپّہ چپّہ سے لاکھوں کی تعداد میں حاجیوں کے قافلے عشق و

وارفتگی اور بیخودی و بے تابی کے عالم میں اسی کعبہ کی طرف اسی طرح رواں دواں ہوتے ہیں جیسے کہ چراغ پر پروانے ٹوٹتے ہیں۔ کیونکہ عرشِ الٰہی کے سایہ میں آسمانوں پر فرشتوں کے قبلۂ بیت المعمور کے بالکل نیچے بنایا گیا یہ وہی خانہ خدا ہے جس پر اسکی رحمت و غفاری کی برکھا برسات چوبیس گھنٹے برستی اور اسکے قریب ہونے والوں کے دامن عصیاں کو دھو کر صاف و پاک کرتی رہتی ہے۔ یہی وہ شیرازہ ہے جس نے مختلف ملکوں اور شہروں میں بسنے والوں، مختلف تمدن میں زندگی بسر کرنے والوں اور مختلف تہذیبوں و معاشرت میں پروان چڑھنے والوں کو اس طرح منظم و مربوط کر دیا ہے کہ دنیا اپنے جملہ فطری اختلافات اور تمام طبعی امتیازات سے یکسر الگ ہو کر ایک ہی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتی اور ایک ہی قبلہ کے آگے سر جھکاتی ہے۔ یہی وہ مرکزِ اہل ایمان ہے جس نے وطنیت و قومیت، رنگ و نسل اور ملک و زبان کے تمام تعصّبات و امتیازات کو ختم کر کے ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ہی زبان و کلمہ کے نورانی سلسلہ میں اسطرح پرو دیا ہے کہ انسانوں کی بنائی ہوی تمام خود ساختہ دیواریں خود بخود منہدم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان تجلیاتِ رحمت اور انوارِ قدس کا کون اندازہ کر سکتا ہے جو ہر لحظہ اور ہر آن بیت المعمور سے خانہ کعبہ پر پڑتی رہتی ہیں اور جہاں ہر وقت ستر ہزار فرشتے ایسے کہ ایک دن حاضری کے بعد پھر دوبارہ وہاں باریابی انھیں نصیب نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو یہی وہ پہلا عبادت خانہ ہے جسکی بنیادیں خود آدم علیہ السلام نے رکھیں اور جسکی ترمیم و تعمیر خدا کے خلیل جیسے انجینیر اور ذبیح اللہ جیسے معمار

نے فرمائی۔ یہیں وہ پتھر ہے جس نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے قدم پاک کے نشانوں کو اپنے سینے میں اتار لیا۔ یہیں وہ منیٰ ہے جہاں عظیم باپ نے اپنے لخت جگر کی قربانی کرنی چاہی۔ یہیں وہ صفا و مروہ ہے جسکے درمیان بی بی ہاجرہ پانی کی تلاش میں دوڑیں۔ یہیں وہ زم زم ہے جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مقدس ایڑیوں کا زندہ معجزہ ہے یہیں وہ جنتی پتھر حجر اسود ہے جسکو سرور کائنات ﷺ نے بہ نفس نفیس اپنے دست پاک سے نصب فرمایا اور جس کو حضور کے لبِ اقدس کے مس ہونے کا شرف حاصل ہے غرض کہ حرمِ پاک کے گرد و پیش کا ایک ایک گوشہ بلکہ ایک ایک ذرہ تاریخِ اسلام کا ایک ایک باب ہے۔ جلوہ سامانیوں کے اس ہجوم میں' روحانیت کی اس انجمنِ عشق میں' اسلام کے اس چمن زار اور ایمان کے اس بہار اندر بہار گلشن میں پہونچنے کے بعد کونسا حاجی ہے جسکے جذبات کا تلاطم ساحلِ مغفرت سے نہ ٹکرا جائے۔ جہاں کے انوار و تجلیات اور نظر نواز جلووں میں گم ہو جانے کے بعد خود اپنے وجود کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ دل وجد کرتا ہے' نگاہِ ادب خود بخود خم اور سرِ عقیدت خود بخود سجدہ ریز ہو جاتا ہے آنکھوں کے پیمانے جھلکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور سانس کی ہر آمد و شد مصروف تحمید و تسبیح ہو جاتی ہے۔

شاہنشاہ مطلق نے کعبۂ معظّمہ کو بزرگی دی اور اسکو اپنی بارگاہِ قدسی قرار دیا' مسجد حرام کو اسکا جلوخانہ بنایا' شہر مکہ کو مسجد حرام کا احاطہ کیا'

حرم کو شہر کی پیشگاہ ٹھہرائی اور مواقیت (احرام باندھنے کے مقامات) کو حرم کی مجراگاہ قرار دیا اور وہاں احرام باندھنا واجب کیا تاکہ دربار میں حاضر ہونے سے قبل درباری لباس زیبِ تن کر لیا جائے اسلئے جو بھی قاصدین و سفراء مکہ معظمہ میں داخل ہوں خواہ نیتِ عمرہ و حج سے خواہ سکونت کی نیت سے، خواہ ہجرت یا تجارت کی نیت سے بہر صورت احرام پہننا ان پر واجب ہے۔

حجِ بیت اللہ اسلام کا اہم رکن ہے جسکی ادائی ہر مستطیع مسلمان پر عمر بھر میں ایک بار فرض ہے۔ اسلام میں حج ایک ہمہ مقصدی عبادت ہے جسکی سعادت حاصل کرنے کے بعد ایک طرف خداوندِ قدوس کی بندگی اور مغفرت کا مقصد پورا ہوتا ہے تو دوسری طرف انسانیت کی بتدریج روحانی وایمانی ترقی کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے لیکن حج کا اصل مقصد خالقِ کائنات کی رضا و خوشنودی کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری اور قلب و نظر کی پاکیزگی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ مناسکِ حج کی صحیح تکمیل کیلئے درکار فقہی مسائل سے نظری اور عملی طور پر بخوبی واقفیت حاصل ہو ورنہ حج کے دوران احرام، طواف، سعی اور وقوف وغیرہ میں معمولی سی غلطی یا کوتاہی سے حج کے ناقص بلکہ بعض صورتوں میں فاسد ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جسکے بعد حج کیلئے صرف کردہ خطیر رقم اکارت اور خود کی مشقت وریاضت رائگاں ہو جاتی ہے۔

سال گذشتہ یعنی ۱۴۱۸ھ ہجری میں کل ہند جمعیۃ المشائخ کی جانب سے عازمینِ حج کی رہنمائی کیلئے متعدد کامیاب تربیتی اجتماعات منعقد کئے گئے تھے جن سے خواتین وحضرات کی ایک کثیر تعداد نے استفادہ کیا۔ اس موقع پر فقیر کا مرتب کردہ ایک ایسا ورقی خاکہ (Chart) طبع کر کے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا جس میں حج سے متعلق ضروری مسائل، دعائیں اور حج کے پانچوں ایام کے ترتیب وار مناسک کا خلاصہ درج تھا۔ یہ خاکہ اس قدر مقبول و مفید ثابت ہوا کہ مکہ معظمہ میں دیگر اکثر حجاجِ کرام نے بھی اسکے زیراکس حاصل کر کے اس سے مکمل استفادہ کیا۔ اسکے بعد اکثر بھائیوں نے اصرار کیا کہ عمرہ و حج اور زیارت مدینہ منورہ پر ایک جامع کتاب بھی لکھی جائے۔ اپنی صحت کی خرابی کے باوجود مذکورہ کتاب کا مسودہ الحمدللہ وقت کے اندر تکمیل پا گیا۔ جسے شائع کرنے کا فراخدلانہ پیشکش اپنی جانب سے مولانا محمد فیض اللہ عبدالباری چشتی قادری شریک معتمد کل ہند جمعیۃ المشائخ اور انکے برادر مولانا احمد اللہ شاہ چشتی قادری سجادہ نشین فیض چمن کاروان حیدرآباد نے کیا۔ جو انکے اسلاف کی روایت کے عین مطابق دین و مسلک کی پر خلوص و بے لوث خدمت کرنے کا قابل تقلید مظاہرہ ہے علاوہ ازیں ایک اور اہل خیر الحاج محمد عبدالرشید صاحب نے بھی اپنی جانب سے کاغذ بطور ہدیہ دیا۔ ان سب کے حسن تعاون کیلئے سید الصوفیہ اکیڈیمی شکر گزار ہے۔ اللہ انہیں اجرِ بیکراں سے سرفراز کرے۔ بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے اور اسکے حبیب ﷺ کی عنایت سے "عمرہ و حج اور

زیارت مدینہ" کے نام سے لکھی گئی یہ کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے جو انشاء اللہ حج کے سفر کے دوران ایک کارآمد رفیق ور ہنما ثابت ہوگی۔

کتاب میں حج اور اسکی اصطلاحات کی تشریح کے بعد حنفی عمرہ وحج کا علیحدہ علیحدہ ترتیب وار طریقہ اور پھر ذیلی سرخیوں کے تحت تفصیلی مسائل دیتے ہوے جابجا کوئی زائد از ساٹھ (۶۰) معتبر و مستند فقہی کتب کے حوالے بھی درج کردئے گئے ہیں۔والدی و مرشدی سید الصوفیہ حضرت مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادری علیہ الرحمہ نے ۱۳۲۳ھ تا ۱۳۲۴ھ ہجری حرمین شریفین میں قیام کرتے ہوے دوبارحج کی سعادت حاصل فرمائی اسکے بعد پھر ۱۳۶۵ھ ہجری میں بھی تیسری بار حج وزیارت کا شرف حاصل فرمایا تھا آپ نے پہلے "مرشد الحجاج" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا پھر تیسرے حج کے موقع پر اپنے نہایت عالمانہ اور محققانہ حواشی کا اس میں اضافہ فرمایا تھا جن سے میں نے بھر پور استفادہ کیا ہے۔ ۱۴۰۸ھ ہجری میں اس درویش بے نوا کو حج و زیارت حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوی تو عصری تقاضوں اور تبدیلیوں کے مطابق درکار مزید مسائل و معلومات اور اپنے تجرباتی نکات کو بھی میں نے شامل کتاب کردیا ہے۔

میں اپنے دونوں فرزندان سعادت مند الحاج قاضی سید شاہ مصطفی علی صوفی سعید پادشاہ قادری اور حافظ سید شاہ مرتضی علی صوفی حیدر قادری سلمہما کی عمر و مدارج دارین میں ترقی کیلئے دست بدعا ہوں جن میں سے

یک نے کمپیوٹر کمپوزنگ کی نگرانی اور پروف کی قرات سماعت اور تصحیح میں بڑی مشقت اور جانفشانی سے کام لیا تو دوسرے نے اپنے فن خطاطی کے ذریعہ کتاب کے بیرونی واندرونی ٹائیٹل کی دیدہ زیب تزئین کی۔

جو حجاج کرام کتاب ہٰذا سے استفادہ فرمائیں ان سے خصوصی التماس ہے کہ مکہ معظمہ میں حج و زیارت حرمینِ شریفین کے دوران خاص مقامات و اوقات میں اس فقیرِ حقیر کو اپنی نیک دعاؤں میں ہرگز فراموش نہ فرمائیں۔ دوسرے یہ کہ مطالعہ کے دوران کہیں کتابت میں سہو یا طباعت میں محو پائیں تو بہ نظر عفو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں لحاظ رکھا جا سکے۔

آخر میں میں اپنی اس ادنیٰ علمی خدمت کے ثواب کا ہدیہ اپنے والدِ ماجد حضرت سید الصوفیہ نور اللہ مرقدہٗ کی روحِ پُر فتوح کو پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لئے وسیلہ مغفرت و نجات بنادے۔ آمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّؤُفِ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ فقط

المرقوم ۶؍شوال المکرم ۱۴۱۹ھ م

۲۵؍جنوری ۱۹۹۹ء

خادم العلم والعلماء

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

صدر سید الصوفیہ اکیڈیمی و کل ہند جمعیۃ المشائخ

تصوف منزل، قریب ہائی کورٹ ۔ حیدرآباد ۔ ۲ انڈیا

فون نمبر : 0091-040-4562636

مکہ معظّمہ کاذکر قرآن میں

شہر مکہ معظّمہ پوری زمین پر تقدس وعظمت کا مرکز، فرزندانِ توحید کی عقیدتوں کا مظہر اور اسلامی شان وشوکت کا ترجمان ہے۔ اس شہرِ مقدس کی عظمت وفضیلتِ قرآن نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ☆فِیْہِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ آمِنًا☆ (آل عمران۔۹۶، ۹۷)

(ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر (عبادت گاہ) جو انسانوں کیلئے تعمیر کیا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے، مبارک ہے اور تمام جہاں والوں کیلئے مرکزِ ہدایت ہے اس میں کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراھیم ہے۔ جو اس میں داخل ہوا امن میں آگیا)

مکہ مکرمہ کے اسی شہر کو قرآن کریم میں دوسری جگہ "اُمُّ الْقُرٰی" فرمایا گیا۔

وَکَذٰالِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا (شوریٰ۔۷)

(ترجمہ: یہ قرآنِ عربی ہم نے تمھاری طرف وحی کیا ہے (اے محبوب!) تاکہ تم بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اسکے گرد وپیش رہنے والوں کو خبردار کردو"

اس شہر مبارک کے تقدس اور جاہ و جلال کا سبب اللہ کا پہلا گھر یعنی کعبۃ اللہ ہے جسکی طرف نماز کے وقت منہ کر کے ساری دنیا کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں اور جہاں دنیا کے کونے کونے سے فرزندانِ اسلام اپنا اہم دینی فریضۂ حج ادا کرنے کیلئے لاکھوں کی تعداد میں ہر سال جمع ہوا کرتے ہیں۔

کعبۃ اللہ شریف

کعبہ کی مختصر تاریخ : مذکورہ بالا آل عمران کی آیات (۹۶۔۹۷) میں جس گھر کی تعمیر کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ چونکہ مکعب کی شکل کا ہے اسلئے اسکا نام "کعبہ" ہوا تفاسیر میں مختلف روایات کے بموجب سب سے پہلے فرشتوں نے ٹھیک "بیت المعمور" کے مقابل زمین پر خانۂ کعبہ کو بنایا۔ اسکے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اسکی تعمیر کی۔ آپ کے بعد آپ ہی کے فرزندوں حضرت شیث علیہ السلام وغیرہ نے بھی کعبہ کی تعمیر کی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے زمانہ میں کعبہ کے ابتدائی آثار مٹ چکے تھے۔ ہزاروں سال کے حوادث نے اسکو بے نشان کر دیا تھا البتہ اب وہ ایک ٹیلہ یا ابھری ہوی زمین کی شکل میں موجود تھا۔ فرشتوں نے اسکی نشاندہی کرتے ہوے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو وہ مقام بتایا جسے کھودا گیا تو سابقہ تعمیر کی بنیادیں نظر آنے لگیں۔ ان ہی بنیادوں پر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مدد سے از سر نو بیت اللہ کی تعمیر فرمائی جسکا ذکر قرآن کریم میں اسطرح فرمایا گیا

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ☆ (بقرہ۔۱۲۷)

(ترجمہ : اور یاد کرو ابراھیم جب اس گھر کی دیواریں اٹھارہے تھے تو دعا کرتے جاتے تھے "اے ہمارے رب ! ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے' تو سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے")

اسکے بعد کے زمانوں میں خانۂ کعبہ کی ترمیم یا مرمت جیسی تعمیر ہوتی رہی۔ پھر قوم عمالقہ نے تعمیر کی۔ اسکے بعد قبیلہ جرہم نے خانۂ کعبہ کی عمارت بنائی۔ پھر قریش کے مورثِ اعلیٰ "قصیّ بن کلاب" کی تعمیر ہوی۔ اسکے بعد قریش نے مل جل کر تعمیر شروع کی جس میں خود حضور ﷺ نے بھی شرکت فرمائی اور حجرِ اسود خود نصب فرمایا۔ دورِ نبوی کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں سردارِ دو عالم ﷺ کے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق یوں تعمیر کی کہ حطیم کی زمین کو کعبہ میں داخل کردیا۔ اور سطحِ زمین کے برابر ایک دروازہ مشرق کی جانب اور ایک دروازہ مغرب کی سمت بنا دیا۔ بعد ازاں عبدالملک بن مروان اموی کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا اور انکے بنائے ہوئے کعبہ میں تبدیلی کرکے پھر زمانۂ جاہلیت کے نقشہ کے مطابق کعبہ بنادیا جو آج تک موجود ہے (تاریخ مکہ از علامہ سیوطی)

۱۴۱۸ ہجری میں سعودی حکمرانوں کی جانب سے کعبۃ اللہ کی چھت

اور اندرونی ستونوں کی ترمیم و تبدیل کئے جانے کی صحافتی اطلاع ہے۔

۲ھ ہجری میں تحویلِ قبلہ کی وحی کے ذریعہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم آیا ۔اسوقت سے آج تک ساری دنیا کے مسلمان کعبۃ اللہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں جسکا سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہیگا۔

خانۂ کعبہ مسجد حرام کے بیچ میں واقع ہے جسکا احاطہ وسیع ہے جو ترکی دور حکومت میں تعمیر کردہ وسیع دالانوں اور مضبوط ستونوں پر قائم حصہ کے علاوہ سعودی حکمرانوں کے جدید ووسیع تعمیر کردہ حصہ پر مشتمل ہے۔خانۂ کعبہ کے ارد گرد طواف کرنے کے صحن کو مطاف کہتے ہیں جس میں ایسے سفید سنگِ مرمر کا فرش ہے جو سورج کی تپش کے باوجود گرم ہونے نہیں پاتے ۔ حجرِ اسود' ملتزم' رکنِ عراقی' رکنِ شامی ' رکنِ یمانی ' بابِ کعبہ ' حطیم ' میزابِ رحمت ' اور مستجاب نامی مقامات کعبۃ اللہ کی عمارت کے حصے ہیں جنکی تعریف کتاب کے شروع میں اصطلاحاتِ حج کے ضمن میں کردی گئی ہے۔اسکے علاوہ مقامِ ابراھیم ' چاہِ زم زم بھی مسجد حرام کے احاطہ میں ہی واقع ہیں۔حالیہ جدید توسیع کے بعد مسجد حرام کے کوئی ایک سو کے قریب دروازے ہوگئے ہیں جن میں عظیم وبلند دروازے چار (۴) ہیں۔

١) باب الفتح　　۲) باب العمرہ

۳) باب عبدالعزیز　　۴) باب الفہد

حرم کعبہ کی توسیع و تعمیرِ جدید : سعودی حکمرانوں نے حرم کعبہ کی بڑی توسیع ، تعمیرِ جدید اور تزئین و آراستگی کی ہے۔ جدید انداز میں خوبصورت اور پُر شکوہ سہ منزلہ عمارت اور فلک بوس مینار تعمیر کیے گئے ہیں۔ حرم کعبہ میں حیرت انگیز وسعت و کشادگی اور آرائش و زیبائش کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ وہاں حاجی یا زائر کی عقیدت بھری نگاہیں اپنے پیغمبر کے نایاب اور مقدس آثار کے انمول سرمایہ کو ڈھونڈنے لگتی ہیں تو اسے پتہ چلتا ہے کہ مولدِ فاطمہ ، دارِ ارقم ، اور بابِ ام ہانی جیسی مقدس یادگاروں کے سارے نشانات توسیع در توسیع کی نذر ہو کر ہمیشہ کیلئے مٹ چکے ہیں نیز مولد النبی جہاں تاجدارِ دو عالم ﷺ کی ولادتِ طیبہ ہوئی اور جہاں سید الملائکہ فرشتوں کے ساتھ دست بستہ سلامی کیلئے کھڑے تھے آج افسوس کہ ایک کھنڈر نما میدان میں واقع ایک بند مقفل کمرے کی شکل میں یکا و تنہا اپنی زبانِ حال سے ناقدری ، بے اعتنائی اور بے توجہی کا زائرین سے گلہ شکوہ کرتا نظر آتا ہے جسکو اب کتب خانہ کا نام دیا گیا ہے۔

فضائلِ کعبۃ اللہ اور مسجدِ حرام میں رحمت و انوار کی بارش

۱) روزانہ اللہ تعالیٰ کعبۃ اللہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کیلئے ، چالیس نماز پڑھنے والوں کیلئے اور

بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کیلیے ہیں۔

۲) کعبۃ اللہ کو دیکھنے والے کے اول و آخر کے سب گناہ مغفور ہیں اور قیامت میں عذاب سے ماموں اٹھایا جائیگا۔ اسکے گناہ اگرچہ دریا کے کف کے برابر کیوں نہ ہوں سب بخش دیئے جائینگے۔

۳) حرمِ شریف میں جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو قیامت تک کعبہ کی طرف کھلے رہینگے جو حسب ذیل ہیں۔

پہلا بابِ کعبہ میں، دوسرا میزاب کے نیچے تیسرا رکنِ یمانی کے پاس چوتھا حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان پانچواں مقامِ ابراھیم کے پیچھے، چھٹا چاہِ زم زم کے پاس، ساتواں کوہِ صفا پر اور آٹھواں کوہِ مروہ پر۔

۴) جو کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے باہر نکلتا ہے وہ اللہ کی مغفرت کے ساتھ نکلتا ہے۔

۵) خانۂ کعبہ ستر ہزار فرشتوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ جو کوئی اسکا طواف کرتا ہے تو فرشتے اسکے لئے مغفرت چاہتے اور رحمت بھیجتے ہیں۔

۶) جو مسجد الحرام میں باجماعت نماز پڑھے تو اسکی نماز پچیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ایک لاکھ حرم شریف کا ثواب اور مزید پچیس گنا جماعت کا ثواب۔)

۷) جس نے باب کعبہ کے سامنے چار رکعتیں پڑھیں تو اس نے گویا اسکی ساری مخلوق کی عبادت کے برابر اللہ کی عبادت کی اور ستر ہزار فرشتے اسکے لئے

رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

۸) جس نے خانۂ کعبہ کے اطراف کسی جگہ نماز پڑھی وہ اپنے گناہوں سے ایساپاک ہوا جیسے اس دن کہ اسکی ماں نے اسکو جنا۔

۹) جس نے کعبہ کا سات بار طواف کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر قدم پر ستر ہزار درجے بلند کریگا، ستر ہزار نیکیاں عنایت فرمائیگا اور اسکی ستر ہزار شفاعتیں مسلمان اہلبیت کے حق میں جسکو وہ چاہے منظور فرمائیگا۔ اگر وہ چاہے تو دنیا میں لے لے اور چاہے تو آخرت میں لے۔

۱۰) بنی آدم میں سے بزرگ تر وہ لوگ ہیں جو کعبۃ اللہ کے اطراف طواف کرتے ہیں۔

۱۱) کعبہ کے اطراف تین سو انبیائے کرام کی قبریں موجود ہیں۔

۱۲) حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان ایسے ستر (۷۰) انبیائے عظام کی قبریں ہیں جو بھوک اور جوؤں کے سبب واصل بحق ہوئے۔

۱۳) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور آپکی والدہ بی بی ہاجرہ کی قبریں حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے ہیں۔

۱۴) حضرت نوح اور حضرت صالح علیہما السلام کی قبریں چاہِ زم زم اور مقامِ ابراھیم کے درمیان ہیں۔

۱۵) سب سے بہتر اور پاک، زیادہ صاف اور خدا سے قریب تر جگہ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان کی جگہ ہے اور رکنِ یمانی و حجرِ اسود کے مابین

جنت کے گلزاروں میں سے ایک گلزار ہے۔

۱۶) جس نے حجرِ اسود کو ہاتھ لگایا وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکلا جیسے اس دن تھا کہ اسکی ماں نے اسکو جنا تھا۔

۱۷) حجرِ اسود گویا زمین میں اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔ نیز اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب ہوی اور اس نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا تو اسکا یہ ہاتھ لگانا گویا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے بیعت کرنی ہے۔

۱۸) جس نے حطیم میں رکنِ شامی کی طرف دو رکعت نماز پڑھی تو اس نے گویا ستر ہزار راتیں عبادت میں بسر کیں اور اسکو ہر مومن مرد و عورت (کی عبادت) کے برابر ثواب ملیگا۔ گویا اس نے چالیس حج مقبول ادا کیے۔

۱۹) جس کسی نے میزابِ رحمت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی وہ اپنے گناہوں سے ایسا ہی پاک ہو جائیگا جیسا کہ اس دن تھا کہ اسکی ماں نے اسکو جنا تھا۔

۲۰) تمام مقامات میں سے محبوب تر اللہ کو وہ جگہ ہے جو کہ مقامِ ابراھیم اور ملتزم کے درمیان ہے۔

۲۱) مقامِ ابراھیم کے پیچھے نماز پڑھنا عذاب سے ماموں رکھتا ہے۔

۲۲) جس نے مقام ابراھیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی اسکے اگلے اور پیچھلے گناہ بخشدئے جائینگے اور اسکو کئی چند نیکیاں ان لوگوں کی گنتی کے برابر ملینگی جنھوں نے مقامِ ابراھیم کے پیچھے نماز پڑھی ہوگی نیز اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے

دن فزعِ اکبر یعنی بڑے خوف سے محفوظ رکھیگا اور حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور تمام فرشتوں کو حکم ہو گا کہ اسکے لئے قیامت تک مغفرت چاہیں۔

۲۳) چاہِ زم زم کی رویت عبادت ہے اور نفاق سے مامون رکھتی ہے۔

۲۴) جس نے کعبہ کے پاس ایک درہم کی خیرات کی تو اسکے بدلے اسکو ایک روایت میں سات لاکھ درہم اور دوسری روایت میں ایک کروڑ سات لاکھ درہم ثواب عنایت ہوتا ہے۔

۲۵) جس نے مکۂ معظمہ میں نماز پڑھی تو اسکے لئے ایک لاکھ نمازیں لکھی جائیگی۔

۲۶) جس نے مکۂ معظمہ میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک لاکھ روزوں کا ثواب لکھے گا۔

۲۷) مکۂ معظمہ میں ایک ختم قرآن، دوسرے ایک لاکھ ختم قران کے ثواب کے برابر ہے۔

۲۸) مکۂ مکرمہ میں ایک تسبیح ایک لاکھ تسبیحوں کے برابر ہے۔

۲۹) مکۂ معظمہ میں ایک نیکی دوسرے مقام کی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

(مرشد الحجاج)

حج کی شرعی اصطلاحات مع اعراب و تشریح

حج کے مناسک ادا کرنے کے دوران جن شرعی اصطلاحات کا استعمال اور جن مقاماتِ مقدسہ سے سابقہ ہوتا ہے حروفِ تہجّی کی ترتیب میں اِعراب کے ساتھ ہر ایک کی مختصر تشریح درج ذیل ہے جسکا ذہن نشین ہونا ضروری ہے۔

اِسْتِلَامْ : طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کرنا۔

اِحْرَامْ : حج یا عمرہ کیلئے نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد چند حلال چیزیں عارضی طور پر حرام ہو جاتی ہیں اس حالت کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً ان بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جو حالت احرام میں استعمال کی جاتی ہیں۔

اِضْطِبَاعْ : طواف میں احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

آفَاقِیْ : میقات سے باہر کا رہنے والا عازمِ حج۔

اِفْرَادْ : لفظی معنی اکیلا کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح میں حج کی وہ

قسم جس میں عازمِ حج صرف حج کا احرام باندھکر عمرہ نہیں کرتا
بلکہ صرف حج ہی کرتا ہے اور جس میں حج کے ختم تک احرام کی
شرائط کی پابندی لازم ہے۔

اَشْھُرِ حَجّ: حج کے مہینے یعنی شوال اور ذیقعدہ کے دو مکمل مہینے اور ذی الحجہ کے
اول دس دن۔

اَیَّامِ تَشْرِیق: تشریق کے دن یعنی ۹ ذی الحجہ کی نمازِ فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی
نمازِ عصر تک جن میں ہر نماز کے بعد تکبیرِ تشریق ایک بار پڑھنا
واجب ہے۔

اِسْتِقْبَالِ حَجَرِ اَسْوَدْ: حجرِ اسود کے بالکل مقابل ہونا یعنی بیت اللہ کی طرف منہ
اور سینہ کرنا۔

بَابُ السَّلَامْ: مسجدِ حرام کا وہ دروازہ جس سے پہلی مرتبہ داخل ہونا افضل
اور مسنون ہے۔

بُدْنَہ: مناسکِ حج کے دوران قصداً یا سہواً بعض احکامِ حج کی خلاف ورزی
کے کفارہ میں پورا اونٹ یا پوری گائے ذبح کرنا ہے۔

بَیْتُ اللہِ: خانہ کعبہ جسکو کعبہ بھی کہتے ہیں اور جس کی جانب منہ کرکے دنیا
بھر کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔

بِئرِ عَلی: مدینۂ منورہ سے مکۂ معظمہ کی طرف تقریباً دس کیلو میٹر پر واقع مقام جو مدینۂ منورہ سے آنے والے عازمینِ حج کیلئے میقات ہے اسکو "ذُو الْحَلِیْفَه" بھی کہتے ہیں۔

تَحْمِیْد: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کے الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا۔

تَرْوِیَہ: لفظی معنی عبادات کے ہیں۔ چنانچہ ۸ ذی الحجہ جس روز کہ حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں اس دن کو "یَوْمُ التَّرْوِیَه" کہتے ہیں۔

تَسْبِیْح: "سُبْحَانَ اللّٰهِ" یا ایسے ہی دیگر الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔

تَکْبِیْر: "اَللّٰهُ اَکْبَر" کے الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا۔

تَشْبِیْک: طواف کے دوران ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے یہ فعل مسجد میں عملاً حرام ہے۔

تَلْبِیَہ: حج و عمرہ میں پڑھا جانے والا خصوصی ذکر یا ترانہ جسکے بغیر احرام نہیں ہوتا کہ یہ احرام کا رکن ہے اسکے الفاظ اس طرح ہیں

"لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ،

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط
لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

(ترجمہ = میں حاضر ہوں' یا اللہ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی بھی شریک نہیں' میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔)

تَہْلِیْل : لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

تَمَتُّع : لفظی معنی نفع اٹھانے کے ہیں۔ اصطلاح میں حج کی وہ قسم ہے جس میں حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ عمرہ کر کے احرام اتار دینا پھر وطن واپس ہوئے بغیر ۸ ر ذی الحجہ کو مکۂ معظّمہ میں حج کا احرام باندھکر حج کے مناسک کی تکمیل کرنا۔

تَنْعِیْم : وہ جگہ جہاں مکۂ معظمہ کے قیام کے دوران عمرہ کیلیۓ احرام باندھتے ہیں۔

جِعْرَّانَہ: مکہ معظمہ کے قیام کے دوران عمرے کیلیۓ اس مقام سے بھی احرام باندہ سکتے ہیں۔ جو تنعیم سے آگے ہے اور جس پر حرم کی حد ختم ہوتی ہے۔

جِمَارْ : جمع ہے جَمْرَۃ کی بمعنی سنگریزہ۔ اصطلاح میں وہ کنکریاں جو حاجیوں

کی طرف سے رمی میں موجود تین مقامات (شیطانوں) کو ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جگہ کو بھی جَمْرَۃ کہتے ہیں جسکی جمع ہے جمرات اس عمل کو "رمیِ جمار" کہا جاتا ہے۔

جَمْرَۃُ الاُوْلیٰ : یہ جمرہ مسجدِ خیف کے بہت قریب ہے جسے ۱۱ر ۱۲ارذی الحجہ کو حاجی زوال کے بعد سب سے پہلے سات کنکریاں مارتے ہیں۔

جَمْرَۃُ الوُسْطیٰ : یہ جمرہ، پہلے اور آخری جمرات کے درمیان واقع ہے جسے ۱۱ر ۱۲ارذی الحجہ کو حاجی بعد زوال پہلے جمرہ کے بعد سات کنکریاں مارتے ہیں۔

جَمْرَۃُ الاُخْریٰ: اسکو جمرۂ عقبیٰ بھی کہتے ہیں جو منیٰ سے آتے وقت تیسرا اور حرم سے آتے وقت پہلا جمرہ ہے جسے حاجی ۱۰ارذی الحجہ کو زوال سے پہلے اور ۱۱، ۱۲ارذی الحجہ کو زوال کے بعد سب سے اخیر میں سات کنکریاں مارتے ہیں۔

(نوٹ: عرف عام میں ان تینوں مقامات کو علی الترتیب چھوٹا شیطان، درمیانی شیطان اور بڑا شیطان بھی کہا جاتا ہے۔)

جِنَایَتْ : لفظی معنی ہیں بُرا کرنا اصطلاحاً حج کے مناسک ادا کرنے کے دوران احکامِ حج کی قصداً یا سہواً خلاف ورزی یا کوتاہی کو جنایت کہتے ہیں۔

جنایت کی جمع جنایات ہے۔

جَبَلِ رَحْمَتْ : عرفات میں وہ پہاڑ جس پر آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔

حَجَرِ اَسْوَدْ : دیوار کعبہ میں نصب بیضوی شکل کے چاندی کے حلقہ سے گھرا ہوا وہ پتھر جسے بوسہ دیکر یا چھو کر یا اسکی طرف اشارہ کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے۔ ارشادِ نبوی ہے کہ حجرِ اسود جب جنت سے لایا گیا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر آدمیوں کے گناہ جذب کرنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا (ترمذی) یہ بھی فرمایا قیامت میں حجرِ اسود کو دو آنکھیں ہونگی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ اس شخص کے بارے میں گواہی دیگا جس نے اسکو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

جُحْفَہْ : مکۂ معظمہ سے شام کی طرف تین منزل پر وہ مقام جو شامیوں کے لئے میقات ہے۔

حَرَمْ : مکۂ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کے اطراف چاروں جانب کچھ دور تک کی زمین اپنے احترام اور تقدس کی وجہ سے "حرم" کہلاتی ہے اسکے حدود پر نشان لگے ہیں جسمیں شکار کرنا حتی کہ درخت اور گھاس تک

کاٹنا منع ہے۔ ان حدودِ حرم کے اندر رہنے والے کو حَرَمِیْ یا اہلِ حَرَمْ کہتے ہیں۔

حَطِیْم : خانۂ کعبہ سے متصل شمالی جانب پرنالہ والی دیوار کے سامنے گول دیوار کا اندرونی حصہ جو خانۂ کعبہ میں شامل ہے اسلئے طواف مین اس کا شامل کرنا واجب ہے۔

حِلّ : حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین جہاں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں ممنوع ہیں۔ حل کے رہنے والے کو حِلّی کہتے ہیں۔

حَلْق : احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈوانا ۔

دَمْ : حج کے دوران بعض احکام حج کی قصداً یا سہواً خلاف ورزی کے کفارہ میں پورا بکرا یا مینڈھا حدود حرم میں ذبح کرنا۔

ذُوالْحُلَیْفَہ: مدینۂ منورہ سے مکۂ مکرمہ کی طرف تقریباً دس کیلو میٹر پر واقع مقام جو مدینۂ منورہ سے آنے والے عازمینِ حج کیلئے میقات ہے جسکو "بئر علی" بھی کہتے ہیں۔

ذَاتِ عِرْق: مکۂ معظّمہ سے عراق کی جانب تقریباً تین روز کی مسافت پر واقع جگہ جو عراق سے آنے والوں کیلیئے میقات ہے۔

رَابِغْ : شامیوں کی میقات سے باہر کچھ فاصلہ پر ایک مقام کا نام۔

رُکْن : خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں سے ہر کونہ کو رکن کہتے ہیں طواف میں انکی ترتیب حسب ذیل ہے۔

رُکْنِ اَسْوَدْ : خانۂ کعبہ کاوہ کونہ جو حجرِ اسود کے بالکل قریب واقع ہے۔

(جنوب مشرقی)

رُکْنِ عِرَاقِی : خانۂ کعبہ کاوہ کونہ جو عراق کی سمت واقع ہے۔

(شمال مشرقی)

رُکْنِ شَامِی : خانۂ کعبہ کاوہ کونہ جو شام کی سمت واقع ہے۔

(شمال مغربی)

رُکْنِ یَمَانِی : خانۂ کعبہ کاوہ کونہ جو یمن کی سمت واقع ہے۔

(جنوب مغربی)

رَمَل : سعی سے پہلے کے طواف کی پہلی تین چکروں میں پہلوان کی طرح کندھا ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر قدرے تیزی سے چلنا۔

رَمِی : جمرات پر کنکریاں پھینک مارنا۔

زَمْزَم : مطاف میں مقام ابراھیم کی جنوبی جانب چاہ زم زم تھا جو شیر خوار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پیاس کی حالت میں تڑپتے ہوئے

ایڑیاں رگڑنے کی جگہ ابل پڑا۔ اب اس چشمہ کو مطاف میں ڈھانک دیا گیا ہے اور قریب عمارت میں پائپ اور نلوں کے ذریعہ فراہم کیا جاتا ہے، آج بھی اسکا یہ اعجاز ہے کہ لاکھوں حاجی زم زم خوب پیتے ہیں پیپے بھر بھر کر وطن لے جاتے ہیں پھر بھی یہ کنواں ابھی موقوف نہ ہوا۔ ارشادِ نبوی ہے کہ زم زم جس نیت سے پئیں وہی فائدہ ہوگا یہ بھی فرمایا کہ زم زم شکم سیری کیلئے خوراک اور بیماری کیلئے شفا ہے۔ ایک مصری ڈاکٹر کی تحقیقات کی رو سے آبِ زم زم میں میگنیشیم وسوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائڈ، کیلشیم کاربونیٹ، پوٹاشیم نائٹریٹ، ہائیڈروجن اور گندھک وغیرہ نمک اور معدنیات ہیں جو طرح طرح کے امراض کو دور کرنے میں مفید ہیں۔

سَعی : صفا اور مروہ پہاڑیوں کے مابین سات پھیرے لگانا۔ صفا تا مروہ ایک پھیرا شمار ہوگا۔ اس طرح مروہ پر سات پھیرے مکمل ہونگے۔

شَوْط : طواف کا ایک پھیرا ۔ شوط کی جمع اشواط ہے۔

صَفَا : کعبہ کے قریب جنوب میں ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

صَدْقَہ : حج کے دوران احکام حج کی قصداً یا سہواً معمولی خلاف ورزی کا کفارہ جو فطرہ کے وزن برابر گیہوں ہے۔

طَوَافْ : خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر یا پھیرے لگانے کو طواف
اسکی مختلف قسمیں ہیں۔

طَوَافِ قُدُوْم : حج کی قسم اِفراد یا قِران کی نیت سے حج کرنے
معظمہ میں داخل ہونے پر مسنون پہلا طواف ۔ تمتع وا
طواف قدوم نہیں ہے۔

طَوَافِ عُمْرَہْ : عمرہ کا طواف جو عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

طَوَافِ زِیَارَتْ : یہ طواف حج میں رکن اور فرض ہے جو د
صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ تک کیا جا سکتا ہے مگر د
کرنا بہتر ہے۔اسکو "طوافِ رکن" یا
"طوافِ فرض" یا "طوافِ اِفاضہ" بھی کہتے ہیں۔

طَوَافِ وَدَاعْ : بیت اللہ سے رخصت ہوتے وقت کیا جا
جو ہر آفاقی پر واجب ہے ۔اسکو طوافِ صدر یا طوافِ
کہتے ہیں۔

طَوَافِ نَفْلْ : آفاقی کیلئے جس وقت چاہے نماز نفل پڑھنے کی
طواف کرنا افضل ہے۔

عَرَفَاتْ : منیٰ سے تقریبا '۱۱' کیلو میٹر دور میدان جہاں حج

ہے۔ روایت ہے کہ جنت سے جدائی کے بعد حضرت آدم و حوا علیہما السلام اسی میدان میں پھر سے ملے۔

قَارِنْ : حج کی قسم قِران ادا کرنے والا حاجی۔

قِرَانْ : حج کا وہ طریقہ جس میں عازمِ حج ، عمرہ اور حج دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور عمرہ کے بعد حج تک اسی احرام کی حالت میں رہتا ہے اس طرح احرام کی پابندیاں اسکے حج کرنے تک بر قرار رہتی ہیں۔

قَرْنُ الْمَنَازِلْ : نجد کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات ۔

(نوٹ : آجکل نجد کا نام بدل کر ریاض کر دیا گیا ہے جو سعودی حکومت کا صدر مقام ہے)

قَصْر : احرام سے نکلنے کیلئے سر کے بال ترشوانا۔

قِیَامْ : لفظی معنی ہیں ٹھیرنا۔ حرم ، منیٰ ، عرفات ، اور مزدلفہ میں سے کسی جگہ بھی ٹھیرنا وہاں کا قیام کہلاتا ہے اسکو وقوف بھی کہتے ہیں۔

کَعْبَہ : مکۂ معظمہ میں واقع اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلے بنایا گیا وہ گھر جو چوکونی مکعب کی شکل میں ہے جسکو سب سے پہلے فرشتوں نے

پھر حضرت آدم علیہ السلام اور بعد میں آپ کے بیٹے شیث علیہ السلام نے تعمیر کیا پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ اسکی از سرِ نو تعمیر کی۔ دنیا بھر کے مسلمان اسی کعبہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

کَفّارَہ : حج کی بعض غلطیوں کے قصداً یا سہواً واقع ہونے پر شریعت میں مقررہ جرمانہ جو جانور کے ذبح یا گندم کے صدقہ کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔

مَاثُورَہ : ایسی دعائیں جو آنحضرت ﷺ اور اصحاب کرام سے منقول ہیں

مَبْرُوْر : نیک کام جو مقبول الٰہی ہو۔

مُتَمَتِّع : حج تمتع کرنے والا حاجی۔

مُدْعٰی : مسجدِ حرام اور مکۂ معظمہ کے قبرستان کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

مَرْوَہ : کعبہ کے شمالی مشرقی گوشہ کے قریب ایک پہاڑی جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

مُزْدَلِفَہ : منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً پانچ کیلو میٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں اور

یہیں کنکریاں بھی چن لی جاتی ہیں۔

مُحْرِمْ :احرام باندھا ہوا۔

مُحَسَّرْ : مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلنا چاہیئے۔

مَسْجِدِ خَیْفْ :منیٰ میں واقع مسجد۔

مَسْجِدِ نَمْرَہ :میدان عرفات میں واقع مسجد۔

مَسْعٰی : صفااور مروہ کے مابین سعی کرنے کی جگہ۔

مُسْتَجَابْ : رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے درمیان کعبہ کی جنوبی دیوار جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کیلئے مقرر رہتے ہیں اسلیئے اسکانام مستجاب رکھا گیا۔

مَشْعَرِ حَرَامْ :مزدلفہ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے ۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس ہو کر تمام رات اس پہاڑ پر آگ جلاتے تھے ۔ اسلام نے حکم دیا کہ ایسا کرنا بیہودہ بات ہے یہاں آکر اللہ کاذکر کرنا چاہیئے۔

مُحَصَّبْ :مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی کا نام جس میں پتھریاں کثرت سے ہیں اسکو ابطح ' بطحا اورحصاء بھی کہتے ہیں ۔

۱۲ ار یا ۱۳ ار ذی الحجہ کو مکہ معظمہ جاتے وقت یہاں ٹھہرنا خواہ ایک ساعت ہی کیوں نہ ہو امامِ اعظمؒ کے پاس سنتِ موکدہ ہے۔

مَطَاف : کعبۃ اللہ کے اطراف طواف کرنے کی خالی جگہ۔

مُلتَزَم : حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے مابین دیوار جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

مُفْرِد : حجِ اِفراد کرنے والا حاجی۔

مَقامِ اِبْراھِیم : وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کو تعمیر کیا۔ اس پر آپ کے قدم کا نشانِ مبارک آج بھی محفوظ ہے۔ طوافِ کعبہ کے بعد واجب الطّواف دو رکعت نماز یہیں پڑھی جاتی ہیں۔

مِنٰی : مکہ سے پانچ کیلو میٹر پر واقع وادی جہاں حجاج قیام کرتے ہیں۔

مَنْسَک : لفظی معنی عبادت ہے، منسک کی جمع مناسک۔ حج میں مناسک سے مراد حج کے ارکان یا حج کے دوران مختلف متبرک مقامات کے کام جیسے وقوفِ عرفات، قیامِ مزدلفہ، رمیِ جمار، قربانی اور حجامت وغیرہ۔

مِیزَابِ رَحمَت : حطیم میں کعبہ کے اوپر دیوار سے لگا ہوا پرنالہ جس کے ذریعہ کعبہ کی چھت کا پانی گرتا ہے اور جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

مِیقَات : مکۂ معظمہ کے چاروں طرف وہ مقررہ مقامات جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والوں کیلئے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا واجب ہے' جو شخص ان حدود کے اندر رہتا ہے وہ 'میقاتی' کہلاتا ہے۔

مِیلَینِ اَخضَرَینِ : مسعیٰ میں واقع دو سبز ستون جن کے مابین صفا و مروہ کی سعی کرتے وقت مردوں کیلئے دوڑتے ہوئے گزرنا پسندیدہ ہے۔

وُقُوف : ٹھیرنا یا قیام کرنا۔

هَدْی : وہ جانور جو قربانی کیلئے وقف ہو۔

یَلَمْلَم : مکۂ معظمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے جو یمن والوں نیز ہندوستان اور پاکستان سے بحری جہاز کے ذریعہ آنے والے عازمینِ حج کیلئے میقات ہے۔

حج کی فضیلت، فرضیت، اور اقسام

حج کی تعریف حج عربی لفظ ہے جو قرآنِ مجید میں جملہ دس جگہ آیا ہے نو جگہ حائے مفتوحہ کے ساتھ جو لغتِ حجاز ہے اور ایک جگہ حائے مکسورہ کے ساتھ جو لغتِ نجد ہے۔ حج کے لغوی معنی ہیں "کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنا"۔ لیکن اصطلاح شرع میں حج ان مبارک افعال اور مقدس مناسک کی انجام دہی کا نام ہے جو خانۂ کعبہ کے ارادہ کے ساتھ اپنے گھر سے سفر کر کے حج کی نیت سے احرام باندھنے کے بعد مقررہ تواریخ و اوقات میں ادا کئے جاتے ہیں اور جن میں طوافِ کعبہ اور وقوفِ عرفات کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

نوٹ : نماز ' زکوۃ ' اور روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا پانچواں رکن اور ایک اہم فریضہ ہے جو بدنی و مالی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے۔

حج کی فضیلت : ۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔"

(بخاری ۔ مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ)

۲) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے' چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

(ترمذی۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان)

۳) ارشادِ نبوی ہے جو شخص اپنے والدین کی طرف سے انکی وفات کے بعد حج کرے تو اسکے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی ہے اور والدین کیلئے پورا حج لکھا جاتا ہے اور خود اسکے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی (کنز)

۴) حدیث شریف میں ہے جو شخص حج یا عمرہ کیلئے نکلے اور راستہ میں مر جائے تو نہ قیامت کی عدالت میں اسکو پیش کیا جائیگا اور نہ حساب کتاب ہوگا۔ اسکو کہہ دیا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ (ترغیب)

حج کی فرضیت : قرآن پاک کے سورۂ آل عمران کی آیت (۹۷)

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ☆ (ترجمہ = اور لوگوں پر اس گھر (خانۂ کعبہ) کا حج فرض ہے، جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو) کے ذریعہ ۹ھ میں حج فرض ہوا۔

اُسی سال نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کر کے صحابۂ کرام کے ساتھ مکۂ معظمہ روانہ کیا تھا۔ اس دوران سورۂ توبہ کی ابتدائی (۴۰) آیات نازل ہوئیں جن کا اعلان کرنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی مکۂ معظمہ روانہ فرمایا گیا چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج کرایا اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی پہلی چالیس آیات مع احکام حاجیوں کے مجمع عام میں پڑھکر سنائیں۔ ۱۰ھ ہجری میں حضور نبیِ کریم ﷺ نے حج فرمایا جسکو حجۃ الوداع بھی کہتے ہیں۔

کلام اللہ ' احادیث شریفہ اور اجماع سے حج کی فرضیت ثابت ہے۔

صاحبِ استطاعت' عاقل' بالغ مسلمان مرد و عورت پر عمر بھر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ جسکی حکمت یہ ہے کہ حج کا سبب بیت اللہ ایک ہے لہٰذا مسبب بھی ایک ہوا (در مختار) اسکا منکر کافر ہے۔ استطاعت رکھنے کے باوجود حج کا تارک فاسق ہے۔ (در مختار ۔ عالمگیری۔ محیط سرخسی)

چنانچہ ارشادِ نبوی ہے "جو بیت اللہ شریف تک پہنچ سکنے کی زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو اور وہ حج نہ کرے تو اس پر اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر" (مشکوٰۃ)

حج کے اقسام :- حج کی تین قسمیں ہیں یعنی حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں جو بلحاظِ افضلیت اس طرح ہیں

۱) قِران ۲) تمتع ۳) افراد

قران : اس طریقۂ حج میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھتے وقت حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کی جاتی ہے۔ حجِ قران کرنے والے کو قارن کہا جاتا ہے۔ آفاقی کیلئے قِران سب سے افضل ہے۔ البتہ اہلِ حل اور اہلِ حرم کیلئے قِران نہیں ورنہ گنہگار ہونگے اور دم واجب ہوگا۔

تمتع : اس طریقہ حج میں میقات پر پہنچ کر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔ مکہ معظمہ پہنچکر عمرہ ادا کر لینے کے بعد یہ احرام کھول

دیا جاتا ہے اور آٹھویں ذی الحجہ کو حج کی نیت سے پھر احرام باندھکر حج کے تمام ارکان ادا کیئے جاتے ہیں۔ حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ تمتع میں عمرہ کا احرام کھولدینے کے بعد سے احرام حج باندھنے تک احرام کی پابندیوں سے بچنے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسلیئے عموماً آفاقی حجِ تمتع ہی کرتے ہیں اور کتاب ہذا میں حج تمتع ہی کی زیادہ تفصیل دی جائیگی۔

اِفراد : اس طریقۂ حج میں میقات پر پہنچ کر صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور حج کو عمرہ کے ساتھ جمع نہیں کیا جاتا۔ حجِ افراد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔ اہلِ مکہ یا اہلِ حل جیسے جدہ میں مقیم مسلمانوں کیلیئے صرف حجِ افراد ہے۔ ان کے لئے قران اور تمتع نہیں۔

نوٹ : حج کے ان تینوں طریقوں کے شرعی احکام تقریبا یکساں ہیں صرف چند باتوں میں فرق ہے مثلاً

نیت اور احرام باندھنا : قران میں عمرہ اور حج کیلیئے ایک ساتھ نیت و احرام ، تمتع کیلیئے عمرہ و حج کیلیئے علیحدہ علیحدہ نیت واحرام اور افراد میں عمرہ کیلیئے نہیں صرف حج کیلیئے نیت واحرام ہے۔

حجامت اور احرام اتارنا : قران میں عمرہ کے بعد نہ حجامت بنانا اور نہ احرام اتارنا، تمتع میں عمرہ اور حج کے بعد حجامت بنانا اور احرام اتارنا، افراد مین حج تک نہ حجامت بنانا اور نہ احرام اتارنا۔

قربانی : قران اور تمتع میں قربانی واجب ہے مگر افراد میں قربانی مستحب ہے۔

حج کے شرائط، احکام اور ممنوعات

حج کے شرائط :-

حج کے شرائط تین قسم پر ہیں

۱) وجوبِ حج کے شرائط

۲) وجوبِ ادائے حج کے شرائط

۳) صحتِ حج کے شرائط

حج واجب ہونے کے شرائط :-

۱) مسلمان ہونا

۲) عاقل ہونا یعنی مجنون پر فرض نہیں

۳) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر فرض نہیں

۴) آزاد ہونا یعنی غلام یا باندی پر فرض نہیں۔

۵) حج کا وقت ہونا یعنی صرف پہلی شوال سے دسویں ذی الحجہ تک حج کے افعال ہو سکتے ہیں۔

۶) زادِ راہ کی قدرت یعنی سفر خرچ کا مالک ہونا۔

۷) قدرتِ راحلہ یعنی سواری کی استطاعت ہونا۔

۸) حج کی فرضیت کا علم ہونا۔

وجوبِ ادائے حج کے شرائط :۔

۱) صحتِ بدن کی قدرت یعنی حج ادا کرنے کے قابل اعضاء اور توانائی ہونا۔

۲) امنِ راہ یعنی راستہ میں امن ہونا۔

۳) عورت کے ساتھ شوہر یا محرم ہونا خواہ وہ عورت جوان ہو کہ بوڑھی۔

نوٹ: محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کیلئے اس عورت کا نکاح حرام ہے خواہ نسب کی وجہ سے جیسے باپ' بیٹا بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ کی وجہ سے جیسے رضاعی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ کی وجہ سے جیسے خسر' شوہر کا دوسری بیوی سے بیٹا وغیرہ۔

۴) عورت کا عدت میں نہ ہونا خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی عدت (عالمگیری)

حج صحیح ہونے کے شرائط :۔

۱) احرام حج جس کے بغیر حج نہیں ہو سکتا۔

۲) مکان خاص یعنی طواف کیلئے مسجد حرام ' وقوف کیلئے عرفات و مزدلفہ ' کنکریاں مارنے کیلئے منیٰ اور قربانی کیلئے حرم ہو گویا جس

فعل کیلئے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہو گا ورنہ نہیں۔

۳) زمانِ خاص یعنی حج کیلئے جو زمانہ مقرر ہے اس سے پہلے افعالِ حج نہیں ہو سکتے مثلا وقوفِ عرفہ نویں ذی الحجہ کے زوال سے پہلے نہیں یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد بھی نہیں اسی طرح طوافِ زیارت دسویں سے قبل نہیں۔

۴) احرام کے بعد اور وقوف سے قبل جماع نہ ہونا ورنہ حج باطل ہو جائیگا۔ (عالمگیری)

حج کے ارکان

۱) وقوفِ عرفات

۲) طواف زیارت۔ لیکن طواف زیارت سے وقوف عرفات قوی تر ہے۔ (نہایہ ۔ عالمگیری)

حج کے فرائض

۱) فرض وہ ہے جسکے ترک کر دینے سے حج باطل ہو جاتا ہے اور آئندہ سال اسکی قضا لازم ہے۔ (در مختار)

حج کے فرائض تین ہیں۔

۱) احرام باندھنا جو باعتبار ابتداء شرط اور باعتبار انتہا رکن ہے ۔

۲) وقوفِ عرفات مگر اسکے خاص وقت میں یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب

کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت عرفات میں ٹھیرنا، چاہے وہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حج کا رکن بھی ہے۔

۳) طوافِ زیارت جو ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک حجامت کے بعد ہے۔ یہ بھی حج کا رکن ہے۔

(نوٹ: وقوف عرفات اور طواف زیارت یہ دونوں حج کے رکن ہیں لیکن وقوف عرفات طواف سے زیادہ قوی ہے اسلئے کہ وقوف عرفات کے پہلے جماع سے حج فاسد ہو جاتا ہے اور طواف زیارت کے پہلے جماع سے حج فاسد نہیں ہوتا۔)

حج کے واجبات

حج میں واجب وہ ہے جسکے ترک کرنے سے حج باطل نہیں ہوتا بلکہ دم دینا (جانور ذبح کرنا) لازم آتا ہے۔ گویا یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے دم دینا واجب ہو وہ فعل واجبِ حج ہے (در مختار)

حج کے واجبات حسبِ ذیل ہیں

۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

۲) سعی کا صفا سے آغاز کرنا

۳) بلا عذر سعی میں پیادہ چلنا

۴) مزدلفہ میں ٹھیرنا

۵) مغرب و عشاء کی نماز میں مزدلفہ پہنچنے تک تاخیر کرنا۔

۶) جمرات ثلثہ پر کنکریاں مارنا

۷) مکان و زمان خاص (یعنی حرم کے اندر ' ایام قربانی) میں حجامت (حلق یا قصر) کرنا

۸) قارن یا متمتع کا قربانی کرنا

۹) قربانی کے دن رمی 'قربانی اور حلق ' میں ترتیب ہونا

۱۰) حجر اسود سے طواف کا شروع ہونا

۱۱) طواف کو اپنی داہنی طرف سے شروع کرنا

۱۲) بلاعذر طواف میں پیادہ چلنا

۱۳) طواف میں نجاست حکمی (یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا یعنی جنابت سے پاک ہونا اور باوضو ہونا۔

۱۴) طواف میں ستر عورت کا ہونا۔

۱۵) طواف میں حطیم کو شامل کرنا۔

۱۶) پورا طواف کرنا یعنی طواف کے چار چکر کے ساتھ اور تین چکر ملانا۔

۱۷) ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

۱۸) آفاقی کیلیے طواف وداع کرنا (حائضہ کے سوا)۔

حج کی سنتیں حضور نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کا وہ مبارک فعل عمل جسکو شریعت میں سنت قرار دیا گیاہے اس کا حکم یہ ہے کہ سنت

قصداً ترک کرنا بُرا اور قابلِ ملامت ہے۔ حج میں سنت پر عمل کرنے سے ثواب ملتاہے مگران کے ترک کرنے سے کفارہ لازم نہیں آتا۔

حج کی سنتیں حسب ذیل ہیں

۱) کپڑوں' بدن اور مکانِ طواف کا نجاستِ حقیقی سے پاک ہونا۔

۲) رمیِ جمار' حجامت اور طواف میں ترتیب کا ہونا۔ اگر رمی و حلق کے پہلے طواف کیا تو سنت ترک کرنے کی وجہ کراہت تنزیہی ہوگی۔

۳) طواف زیارت میں رمل کرنا۔

۴) سعی میں میلین اخضرین کے مابین جلدی جلدی چلنا۔

۵) قربانی کی راتوں میں منیٰ میں رہنا۔

۶) عرفہ کے دن طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا

۷) مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوعِ آفتاب کے پہلے روانہ ہونا

۸) مزدلفہ میں رات کو رہنا۔

۹) جمرات ثلثہ کی رمی میں ترتیب کا ہونا۔

(فتح القدیر۔ عالمگیری۔ بحر الرائق)

حج کے آداب اور مستحبات

۱) نماز ' روزہ ' زکوۃ وغیرہ عبادتوں میں قصور ہوا ہو تو قضا کر لیں اور اپنے گناہوں سے نہایت شرمندہ ہوکر مصمم ارادہ

کریں کہ پھر ان گناہوں کا اعادہ نہ کیا جائیگا ۔
(عالمگیری ۔ نہر الفائق ۔بحر الرائق)

۲) شرائطِ توبہ کی مراعات کے ساتھ توبہ کریں یعنی جنکی حق تلفی کی ہو ان سے اور دشمن سے معاف کرالیں۔
(در مختار ، نہر الفائق۔عالمگیری۔ فتح القدیر)

۳) اگر کسی کا قرض دینا ہو تو قرض ادا کردیں ۔ کسی کی امانت پاس ہو تو ادا کردیں۔ (عالمگیری۔ ظہیریہ۔ زاد)

۴) والدین ' اجداد اور شوہر جنکی اطاعت و نفقہ واجب ہے انکو راضی کریں۔ قرض خواہ جسکا قرض اسوقت نہ دے سکیں اس سے بھی اجازت لیں۔(طحطاوی۔ زاد)

۵) والدین 'اجداد اور اہل و عیال کا خرچ دیدیں۔ (عالمگیری۔ ینابیع)

۶) وصیت لکھدینا۔(زاد)

۷) اس سفر میں نیت خالص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیلئے ہو یعنی ریا ' سمعہ ' فخر و مباہات اور سیر و تفریح مقصود نہ ہو۔(عالمگیری۔ فتح القدیر)

۸) حلال نفقہ کی طلب میں بے انتہا کوشش کریں۔ (نہر الفائق۔ فتح القدیر) کیونکہ حرام نفقہ سے حج قبول ہونے کی امید نہیں۔

۹) اس سفر میں رفیقِ صالح کو مصاحب بنانا ضروری ہے کہ

غفلت کے وقت ہوشیار کردے اور بے صبری کی حالت میں صبر کی تعلیم کرے اور عاجز ہو تو وہ مدد کرے۔

(عالمگیری ۔ فتح القدیر ۔ نہر الفائق)

۱۰) اس سفر سے تجارت مقصود نہ ہو تو بہتر ہے۔ اصلی مقصد حج بیت اللہ و زیارت روضۂ نبوی ﷺ ہو۔ البتہ تجارت بطور ذیلی مقصد ہو تو مضائقہ نہیں ۔ (عالمگیری۔)

۱۱) استخارہ کریں ۔ اصل حج کرنے یا نہ کرنے کیلئے استخارہ نہ کریں کیونکہ واجب اور ، مکروہ میں استخارہ بے موقع ہے۔ ہاں اس نیت سے استخارہ کرنا کہ اس حالت میں یا کس قت میرا سفر کرنا بہتر ہے یا فلاں شخص کو رفیقِ سفر بنانا بہتر ہے یا نہیں۔

(عالمگیری ۔ در مختار)

استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھیں اسطرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں ۔ نماز سے فارغ ہو کر حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ دعا پڑھیں جو احادیث شریفہ میں مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ (ذَهَابِیْ اِلَی الْحَجِّ فِیْ هٰذَا

الْحَالِ) خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ (ذَهَابِیْ اِلَى الْحَجِّ فِیْ هٰذَا الْحَالِ) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔

(ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل و انعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اسلئے کہ تو تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ ! اگر تجھے معلوم ہے کہ اس حال میں میرا حج کو جانا میرے دین' میری دنیا' میری معاش، میرے انجام اور میری دنیوی واخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں بہتر ہو تو تو اس کام کو میرے لئے مقدر فرمادے اور آسان کردے پھر اس میں میرے لئے برکت بھی عطا فرمادے اے اللہ! اور اگر تجھے معلوم ہے کہ اس حال میں میرا حج کو جانا میرے دین' میری دنیا' میری معاش' میرے انجام اور میری دنیوی واخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور جہاں بھی میرے لئے بہتری ہو اسکو

مجھے نصیب فرمادے اور پھر مجھے اس سے راضی کردے۔

اس دعا کے بعد تین مرتبہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْلِیْ ۔ پھر دیکھیں کہ اپنے دل میں کیا خیال پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال جو صورت بھی ہو انشاء اللہ وہی اپنے حق میں بہتر ہے ۔(رد محتار)

۱۲) سفر سے پہلے حج وعمرہ کے احکام معلوم کرلیں۔ عالمِ دین فقہ کے ضروری کتب ساتھ رکھ لیں۔ عام لوگ کسی عالمِ دین کے ساتھ رہیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ رسالہ ساتھ رکھ لیں۔

۱۳) سب عزیز و اقارب اور دوست احباب سے رخصت ہونا مستحب ہے تاکہ وہ دعائے خیر کریں۔ ان سے اپنے قصور معاف کرائیں اور دعا کی ان سے درخواست کریں۔

(عالمگیری۔ فتح القدیر ۔ در مختار)

۱۴) رخصت کرتے وقت مقیم یعنی رخصت کرنیوالا یہ دعا کرے

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَزَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى فِىْ حِفْظِ اللّٰهِ وَكَنَفِهٖ

ترجمہ : میں تیرے دین کو ' تیری امانت کو اور تیرے عمل کے انجاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ تیرے گناہ بخش دے اور جہاں بھی تو رہے خیر و برکت تیرے لئے آسان فرمادے اور پرہیزگاری کو اللہ تیرا توشہ سفر

بنادے۔ اللہ کی حفاظت اور امانت میں۔

اور مسافر اس پر یہ زیادہ کرے

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ وَدَائِعُهٗ

ترجمہ : میں بھی تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں نامراد نہیں ہوتیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مسافر خود بھی صحیح سالم واپس آئیگا نیز جن اصحاب کو رخصت کیا ہے وہ بھی تاواپسی بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم رہینگے۔

۱۵) سفر کیلئے نکلتے وقت کچھ خیرات کریں۔ سات مسکینوں کو کچھ خیرات کرنا مستحب ہے کیونکہ صدقہ دافع بلا ہے۔ (در مختار)

۱۶) گھر اور وطن سے روانگی کے وقت خوش وخرم نکلیں۔

(عالمگیری ۔ ینابیع)

۱۷) ہمیشہ باطہارت رہیں (در مختار۔ ینابیع)

۱۸) راستہ میں تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

(عالمگیری۔ ینابیع)

۱۹) زبان کو غیبت تُرش گوئی اور گالی گلوچ سے بچائیں۔

۲۰) لوگوں کی بد اخلاقی اور غصہ کو سہہ کر صبر و تحمل اور حلم وبردباری کا مظاہرہ کریں۔

۲۱) سفر کی دعائیں یاد کرلیں یا لکھ لیں تاکہ انکے مواقع پر پڑھ سکیں۔

۲۲) سفر کیلئے درکار ضروری کم سے کم سامان ساتھ رکھیں تاکہ سفر آسان ہو مثلاً آئینہ' سرمہ مع سلائی۔ مسواک ۔ کنگھی۔ صابن ۔ منجن ۔ تسبیح ۔ کمر کا بیلٹ برائے پاسپورٹ و رقم (ہمیانی) ساتھ رکھنا سنت ہے۔ دیا سلائی ۔ سوئی تاگا ۔ قینچی ۔ چھری چاقو ۔ عصا ۔ اور وضو کا لوٹا مع مگ ساتھ رکھنا مستحب ہے ۔

۲۳) ضروریات سفر میں پہننے کے کپڑے کم از کم چار جوڑ بلحاظ موسم۔ روئی کا ایک چھوٹا سا گدا ۔ چادر۔ کمل یا شال ۔ چھوٹا تکیہ ۔ چٹائی۔ احرام کے تہبند اور چادر ۔ بنیان ۔ توال ۔ لنگی ۔ رومال ۔ عطر۔ ٹارچ ۔ دستر خوان چند رکابیاں ۔ پیالیاں۔ چمچے ۔ واٹر باٹل ۔ اور سامان محفوظ رکھنے کیلئے مضبوط قفل والا سوٹ کیس یا صندوق۔ چھوٹا ہینڈ بیگ۔

۲۴) کھانے کے سامان میں آچار۔ چٹنی ۔ شکر ۔ نمک ۔ سرکہ ۔ گھی ۔ خشک پسے ہوے مصالحے وغیرہ کا رکھنا بھی مفید ہوتا ہے۔

۲۵) تھوڑی سی عام دوائیں مثلاً گلِ بنفشہ ' گاؤزبان ' خطمی گاؤزبان، ملیٹھی' عناب بخار اور زکام کھانسی میں کام آئینگی اسی طرح اسبغول کا بھوسا پیچش میں اور آلو بخارہ نمک سلیمانی یا کوئی چورن بد ہضمی میں کام دینگے۔ زندہ طلسمات یا ایسا ہی کوئی بام نیز ہمدرد مرہم کا رکھنا بھی مفید ہوگا۔ یا پھر ڈاکٹر و حکیم نے جن دواؤں

کو رکھنے کا طبی مشورہ دیا ہے ضرور ساتھ رکھ لیں۔

۲۶) سوٹ کیس ہینڈ بیگ وغیرہ سامان پر اپنا نام مع پتہ ضرور تحریر کر دیں۔ اور اپنی ہر شئے پر کچھ نشان شناخت بھی ڈالدیں تاکہ دوسروں کی اشیاء کے ساتھ پہچاننے میں آسانی ہو۔

۲۷) اپنے ساتھ حاجت سے کچھ زیادہ مال و روپیہ رکھیں تاکہ اپنے رفیقوں اور ضعیفوں کی مدد اور فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات کرنے نیز اپنے پر خصوصا کشائش اور فراغت سے خرچ کرنے کیلئے کافی و وافی ہو۔ (طحطاوی)

حج کے ممنوعات

حج کے دوران ممنوعات بلحاظ حالت دو قسم پر ہیں۔

۱) وہ ممنوعات جنکا تعلق انسان کی اپنی ذات سے ہے جیسے احرام کی حالت میں حسب ذیل امور منع ہیں :

خوشبو لگانا ۔ ناخن کاٹنا۔ بال دور کرنا۔ جوں مارنا یا دور کرنا ۔ مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا۔ مرد کو سر اور چہرہ اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا۔ جماع کرنا۔

۲) وہ ممنوعات جنکا تعلق انسان کی اپنی ذات کے سوا غیر سے ہو جیسے

حدود حرم میں حسب ذیل امور منع ہیں، خواہ احرام کی حالت میں ہوں یا نہ ہوں۔ حل و حرم کی زمین میں شکار کرنا۔ حرم کی زمین کا درخت (یا گھاس) کاٹنا۔

(عالمگیری۔ قاضیخان ۔جامع صغیر ۔ نہایہ)

یارب مری دعاؤں کا یوں اختتام ہو
مکہ میں میری صبح مدینہ میں شام ہو
میکش میں جھومتا پھروں میدان حشر میں
لبریز میرے ہاتھوں میں کوثر کا جام ہو

میکش مینائی

حج تمتع

کا پہلا حصہ

عمرہ

احرام ، طواف ، سعی ، حجامت

حج تمتع کا ترتیب وار بیان

عام طور سے آفاقی اکثر حج تمتع ہی کرتے ہیں کیونکہ اس طریقۂ حج میں یہ سہولت حاصل ہوتی ہے کہ عمرہ اور حج دونوں علٰحدہ علٰحدہ احرام کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں او دونوں کے درمیان وقفہ میں احرام کی پابندیاں باقی نہیں رہتیں۔ لہذا حج تمتع کرنے والا حاجی اپنے وطن سے روانگی پر احرام کے ساتھ میقات سے گزرتا ہے پہلے عمرہ ادا کر کے احرام اتار دیتا ہے جسکے بعد مکۂ معظمہ ہی میں قیام کرتا ہے۔ پھر ۸ رذی الحجہ کو حج کا احرام پہن کر حج کی تکمیل کرتا ہے۔ ذیل میں پہلے عمرہ اور پھر حج کے ارکان و مناسک کی ترتیب وار تفصیل دی جاتی ہے۔

عمرہ

قرآن حکیم میں عمرہ کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے جو سورۂ بقرہ کی آیت (۱۹۶) ہی میں واقع ہے۔ اس آیت شریفہ کی ابتدا ان الفاظ سے فرمائی گئی :

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

(ترجمہ: اور حج و عمرہ اللہ کیلئے پورا کرو)

پھر اسی آیت شریفہ میں کچھ آگے یوں ارشاد ربانی ہے

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

(ترجمہ : توجو عمرہ کا حج کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہے تو جو اسے میسر ہو قربانی دے)

عمرہ کا لفظ عمر سے بنا بمعنی زندگی۔ چونکہ یہ عبادت حج کے ایام کے سوا عمر بھر میں کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے اسلئے سکو عمرہ کہا جاتا ہے (اشرف التفاسیر) یا عمرہ مشتق ہے اعتمار سے بمعنی آباد مکان کی طرف جانا (طحطاوی) بیت اللہ اس عبادت کی بدولت ہر وقت آباد رہتا ہے لہذا اسکی طرف جانے کو عمرہ کہا جاتا ہے (اشرف التفاسیر)

فصیح زبان عربی میں عمرہ کے معنی مطلق زیارت یا کسی آباد مکان کا ارادہ کرنا بھی ہے۔ لیکن شرعی اصطلاح میں میقات یا حل سے احرام باندھکر بیت اللہ کا طواف اور صفاو مروہ کی سعی کرنے کا نام عمرہ ہے جسے احادیث شریفہ میں حج اصغر یعنی چھوٹا حج بھی فرمایا گیا ہے۔ تمام عمر میں کم از کم ایک بار عمرہ ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ لیکن ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک ان پانچ ایام میں عمرہ کرنا منع ہے۔

ایام منھیہ یعنی یوم العرفہ ۹ ذی الحجہ اور اسکے بعد چار دن یعنی ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ان پانچ دنوں کے سوا تمام سال عمرہ کرنا جائز اور رمضان شریف میں عمرہ کرنا مستحب ہے (در مختار) رمضان المبارک کے ایک عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے بلکہ ایک روایت کے

مطابق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان میں عمرہ کیا تو گویا اس نے میرے ساتھ حج کیا (بخاری۔ مسلم)

عمرہ کے دو فرائض ہیں ۱) احرام مع نیت عمرہ و تلبیہ

۲) طواف کعبہ

اسی طرح عمرہ کے واجبات بھی دو ہیں

۱) طواف کے بعد صفاو مروہ کے درمیان سعی اسطرح کہ صفا سے سعی کا آغاز اور مروہ پر اختتام ہو

۲) حجامت (حلق یا قصر)

ذیل میں عمرہ کے جملہ مرحلوں کی تفصیل یکے بعد دیگرے ترتیب وار بیان کی جاتی ہے جس میں سب سے پہلے احرام کو اہمیت حاصل ہے۔

احرام

احرام کے لغوی معنی ہیں اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کر لینا۔ حاجی جب میقات سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو عارضی طور پر چند حلال و مباح (جائز) چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں۔ اسلئے اس عارضی حالت کو احرام کہتے ہیں۔ عرف عام میں ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو مرد حاجی احرام کی حالت میں پہنتے ہیں۔

میقات ۱) میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے لوگوں کیلئے احرام کا باندھنا شرعی طور پر ضروری ہے۔

۲) مدینہ منورہ ' عراق 'شام و مصر ' نجد اور اہلِ یمن و برِصغیر ہندوپاک کی طرف سے آنے والوں کیلئے یہ میقات علی الترتیب ذوالحلیفہ (بیر علی) ' ذاتِ عرق ' جحفہ (رابغ) ' قرن اور یلملم ہے۔چونکہ ہندوستان سے جانے والے حاجی آجکل صرف ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اسلیئے ہوائی سفر کے دوران میقات کی جگہ اور وقت پرواز کا جاننا دشوار ہے لہذا عمرہ کا احرام بوقتِ روانگی گھر پر یا پھر طیران گاہ پر باندھ سکتے ہیں لیکن ہر حال میں احرام کے ساتھ میقات پر سے گزرنا واجب ہے۔میقات کے باہر سے آنے والے کو آفاقی اور میقات و حرم کے درمیانی علاقہ کو حل کہتے ہیں۔

۳) میقات یا زمین حل میں رہنے والے جیسے کہ ساکنانِ جدہ خواہ وطنی ہوں کہ غیر وطنی ان کی اپنی تمام زمین میقات ہے۔ایسے لوگ عمرہ یا حج کی نیت سے مکہ معظّمہ آئیں تو احرام باندھنا ان پر واجب ہے لیکن عمرہ یا حج کا ارادہ نہ ہو تو ایسے لوگ احرام کے بغیر بھی مکہ معظّمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

۴) اہلِ حرم کی میقات حج کیلئے حرم اور عمرہ کے لئے حدودِ حرم سے باہر حل میں کسی مقام مثلاً تنعیم یا جعرانہ ہے جہاں احرام باندھنا ہو گا۔اگر آفاقی مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کے بعد حلال ہو گیا تو اسکی میقات بھی حرم والوں کی میقات جیسی ہی ہے۔

میقات اور حرم مکّہ کے حدود
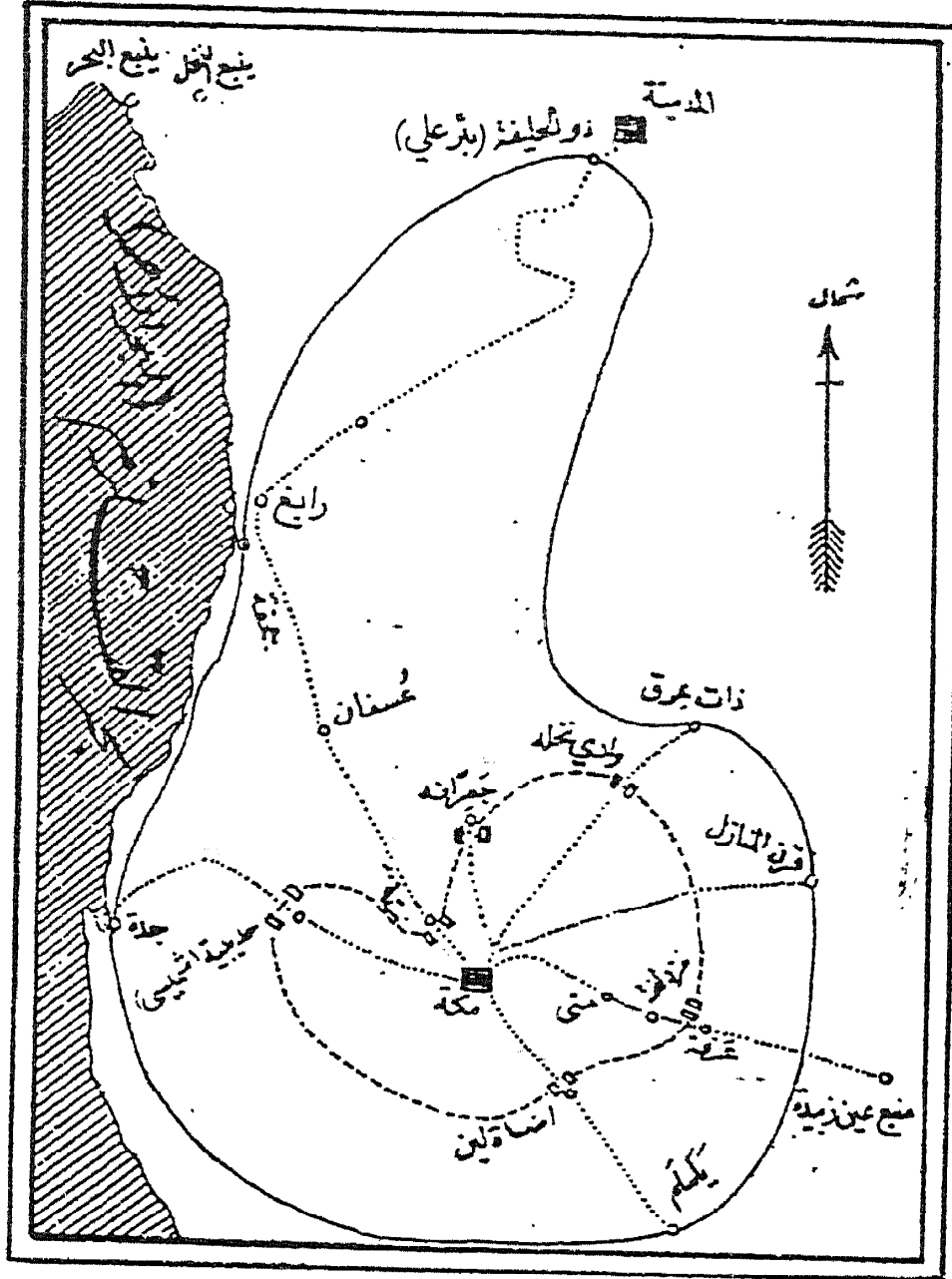
● ——————— میقاتِ احرام کے حدود

● - - - - - - - حرم مکہ کے حدود

● .... عازمین کعبہ کی آمد کے راستے

مَردوں کا احرام: دو عدد چادریں یا توال (سفید اور نئے افضل اور سوتی قابل ترجیح ہیں) بغیر سلے ہوئے ہوں۔ جن میں سے ہر ایک کم از کم ڈھائی گز طول اور سوا گز عرض یا حسب ضرورت ہو۔ ان میں سے ایک چادر تہبند کے طور پر اور دوسری کندھوں سے نیچی اوڑھی جاتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو ان دو چادروں کے دو جوڑ (Set) رکھ لیں تاکہ ایک جوڑ کے پاک صاف کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ان کے دھلنے اور خشک ہونے تک فاضل جوڑا استعمال ہو سکے۔

عورتوں کا احرام: عورتوں کا احرام انکے سلے ہوئے کپڑے ہی ہیں خواہ وہ رنگین ہوں۔ البتہ چونکہ عورتوں کو سر کے بال ڈھانکنا واجب ہے اسلئے احرام کی حالت میں عورتوں کو چاہئے کہ اپنے سر پر ایک چھوٹا سا رومال (Scarf) باندھ لیں تاکہ سر کے بالوں کی حفاظت بھی ہو جائے اور کسی وجہ سے بال ٹوٹنے بھی نہ پائیں۔ وضو کے وقت رومال کو کھول کر سر کے بالوں پر مسح کرنا چاہئے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ احرام کی حالت میں مَردوں کی طرح عورتوں کیلئے صرف چہرہ پر کپڑا نہ لگنے کی شرط ہے لہذا کسی نامحرم کے آگے بے پردگی سے بچنے کیلئے پیشانی پر چھجہ جیسی کوئی چیز باندھکر اس پر نقاب اسطرح ڈالیں کہ وہ چہرے کے کسی حصہ کو نہ لگنے پائے۔

مَردوں اور عورتوں کے احرام میں فرق :

۱) مَردوں کے احرام کیلئے ایک تہبند کا باندھنا اور ایک چادر کا اوڑھنا ضروری ہے۔ عورتوں کیلئے اسطرح تہبند اور چادر اوڑھنے کا حکم نہیں۔

۲) مَردوں کے لئے سر کو کھلا رکھنا ضروری ہے مگر عورتوں کیلئے سر ڈھانکنا جائز بلکہ غیر محرم کے سامنے اور نماز میں تو فرض ہے۔ اسی لئے عورتوں کو سر پر کپڑے کی گٹھری بھی رکھنا جائز ہے۔

۳) مَردوں کیلئے سلے ہوے کپڑے دستانے یا موزے پہننا منع ہے جبکہ عورتوں کیلئے سلے ہوے کپڑے ' دستانے اور موزے پہننا جائز ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ : احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالیں ناخن تراش لیں ' بغل اور زیر ناف کے بال دور کریں (بحر الرائق) اسکے بعد مسواک کریں اور غسل کریں۔ عورتیں بھی غسل کریں خواہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہوں (بحر الرائق۔ ہدایہ) اگر غسل نہ ہو سکے تو صرف وضو کریں لیکن غسل افضل ہے (ہدایہ)۔ حج میں تو احرام کا غسل مستحب و مسنون ہے (اتحاف) مرد سلے ہوے کپڑے اور موزے نہ پہنیں۔ بلکہ احرام کا تہبند باندھ لیں اور سفید چادر بدن پر ڈال لیں۔ اسکے بعد بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگانا سنت ہے لیکن اس کا لحاظ رہے کہ احرام کے کپڑوں پر عطر کا داغ دھبہ نہ لگنے پائے۔

نیت : پھر سر ڈھانک کر احرام کی نیت سے غیر مکروہ وقت میں دو رکعت نفل نماز اسطرح ادا کریں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اگر وقت مکروہ ہے تو فرض نماز ہی کافی ہے (عالمگیری۔ بحر الرائق) لیکن عورتیں ایام میں ہوں تو نماز نہ پڑھیں۔

مرد سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ بیٹھے ہوئے سر سے چادر ہٹالیں اور دل سے نیت کریں جسکا زبان سے یوں اظہار کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ : اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو اسکو میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔

نوٹ : ۱) احرام کیلئے نیت شرط ہے (محیط۔ سرخسی۔ عالمگیری) اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ (غایۃ) چونکہ دل کے ارادہ ہی کو نیت کہتے ہیں جسکے بعد کسی نے اگر زبان سے کچھ نہ کہا تب بھی نیت پوری ہو جائے گی۔

۲) اگر حجِ افراد کا احرام ہو تو اوپر کی نیت کے الفاظ میں "اَلْعُمْرَةَ" کی جگہ "اَلْحَجَّ" اور "هَا" کی جگہ "هُ" کہیں۔

۳) اگر حج قران کا احرام ہو تو اوپر کے الفاظ میں "اَلْعُمْرَةَ" کے بعد "وَالْحَجَّ" کا اضافہ کریں اور "هَا" کی جگہ "هُمَا" کہیں۔

۴) حج بدل کرنے والے "العمرة" کے بعد عن فلاں یعنی جنکی طرف

سے حج کر رہا ہے اسکا نام لیں اور 'منّی' کی جگہ 'منہ' کہیں۔

تلبیہ : نیت کے بعد زبان سے مرد آواز کے ساتھ اور عورتیں آہستہ تلبیہ (لبیک) کہیں جو احرام کا رکن ہے اور جسکا ایک بار کہنا شرط اور تین بار تکرار کرنا سنت ہے اور اسکا ترک کرنا برائی ہے۔ (عالمگیری - محیط - سرخسی)

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَاشَرِيْكَ لَكَ ط

(ترجمہ : میں حاضر ہوں' یا اللہ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی بھی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔)

پھر پست آواز سے درود شریف پڑھیں (فتح القدیر۔ عالمگیری) یعنی اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

(احیاء العلوم) اور جو دعا چاہیں کریں کیونکہ احرام کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔

چنانچہ ماثورہ دعا اسطرح مذکور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَ النَّارِ

(ترجمہ : یا اللہ! میں بیشک تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں)

نوٹ : احرام میں تلبیہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ نماز میں تکبیر کہنا۔ اسلئے احرام

کے دوران ہر نئے حالات پیش آنے پر تلبیہ کی کثرت مستحب ہے۔ خصوصاً جبکہ کھڑا رہے یا بیٹھے' رات آئے یا دن نکلے۔ آخر شب میں اور سحر کے وقت۔ چلتے پھرتے ۔ جب نیند سے بیدار ہو۔ سوار ہونے پر یا سواری سے اترتے وقت ۔اونچی جگہ پر چڑھتے یا وہاں سے اتر کر نیچے آتے وقت' ہر فرض و نفل نماز کے بعد ۔ کسی سوار سے ملاقات کے وقت۔ کسی بات پر تعجب کے وقت ۔ قافلہ نظر آئے یا رفیقوں سے ملاقات کے وقت۔ (اتحاف ۔ عالمگیری ۔ محیط ۔ تبئین ۔ قاضیخاں ۔ طحاوی ۔ فتح القدیر)

عمرہ کے احرام میں طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے بوسہ کے بعد تلبیہ کہنا بند کردیں (زاد)

احرام کے محرمات : احرام میں حسب ذیل باتیں حرام ہیں۔

وہ گناہ جو ہمیشہ حرام تھے اب احرام میں اور سخت حرام ہیں۔ انکے علاوہ عورت کے ساتھ جماع کرنا ۔ نیز شہوت کے ساتھ اسے گلے لگانا' بوسہ دینا یا چھونا ۔گالی گلوج وغیرہ فحش کلامی کرنا۔کسی سے دنیاوی معاملہ میں لڑائی جھگڑا اور فساد کرنا۔ کسی کا سر مونڈنا ' اپنا یا دوسروں کا ناخن تراشنا یا دوسروں سے اپنا ناخن ترشوانا۔ سر تا پا کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ مرد کیلئے سر یا منہ کو کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانکنا۔ کپڑے کی گٹھری سر پر رکھنا۔ کسی قسم کے سلے ہوئے کپڑے یا ہاتھ پیر کے موزے پہننا۔ سر پر عمامہ باندھانا ۔ خالص خوشبو جیسے زعفران' مشک ' جاوتری ' الائچی ' لونگ '

دار چینی اور سونٹھ (زنجبیل) وغیرہ کھانا ۔ عطر' سینٹ یا خوشبودار تیل لگانا۔ جوں مارنا یا پھینکنا ۔ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی درمیانی ابھری ہوی ہڈی چھپ جائے۔ یہ سب باتیں حالت احرام میں حرام ہیں۔ جنگل کا شکار کرنا یا کسی شکاری کی مدد کرنا۔ جنگلی جانور کے انڈے توڑنا یا پَر اور بازو اکھیڑنا۔ اس جانور کا گوشت یا انڈے پکانا بھونا کھانا بلکہ خرید و فروخت کرنا بھی حرام ہے۔

احرام کے مکروہات : احرام میں حسب ذیل باتیں مکروہ ہیں۔ کنگھی کرنا ۔اسطرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو ۔ بدن سے میل کچیل دور کرنا۔ خوشبودار ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاوڈر دانتوں کی صفائی کیلئے استعمال کرنا۔ خوشبو سونگھنا خواہ لیموں' پودینا وغیرہ یا دیگر پھل پتہ ہی کیوں نہ ہو۔ خوشبودار میوہ کھانا۔ کعبہ کا غلاف مبارک چہرہ یا سر سے لگانا۔ ناک وغیرہ چہرہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔ تکیہ پر چہرہ رکھکر اوندھا لیٹنا ۔ رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا کپڑا پہننا ۔ گلے یا بازو پر تعویذ باندھنا ۔ چادر یا لنگی کے ایک سرے کو دوسرے سرے سے ملاکر الپین سوئی یا کانٹے سے باندھنا یا گرہ دینا یہ سب باتیں احرام میں مکروہ ہیں۔

احرام کے مباحات : احرام میں حسب ذیل باتیں مباح یعنی جائز ہیں۔

جسم سے میل چھڑائے بغیر غسل کرنا۔ کپڑے دھونا جو جوں مارنے کیلئے نہ ہو۔ انگشتری (انگوٹھی) پہننا۔ آئینہ دیکھنا ۔ مسواک کرنا۔ بے خوشبو

والا سرمہ لگانا ۔ چھتری یا کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ دانت اکھاڑنا ۔ ٹوٹے ہوے ناخن کو جدا کر دینا ۔ ختنہ کرنا ۔ آنکھ سے جدا ہو گئے بالوں کو دور کرنا۔ اسطرح کھجانا کہ کوئی بال نہ ٹوٹنے پائے ۔ احرام سے پہلے کی خوشبو کا لگا رہنا ۔ تہبند پر ہمیانی یا بیلٹ باندھنا۔ ہتھیار باندھنا ۔ پالتو جانور جیسے اونٹ بکرا اور مرغ وغیرہ ذبح کرنا اور ان کا پکانا کھانا یا ان کا دودھ دوہنا۔ انکے انڈے توڑنا اور تلنا یا بھنا کھانا۔ کھانے کیلئے مچھلی کا شکار کرنا۔ دوا کیلئے دریائی جانور کا مارنا ۔ سانپ بچھو چھپکلی گرگٹ چوہا چیل کوا پسو کھٹمل مکھی اور مچھر وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کو مار ڈالنا اگرچہ حرم میں ہوں۔ ایسا جوتا پہننا جو پاؤں کی درمیانی ہڈی کو نہ چھپائے اور نکاح کرنا یہ سب باتیں احرام میں مباح یعنی جائز ہیں۔

احرام کی خلاف ورزیاں اور کفارے

۱) خوشبو اگر تھوڑی سی عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ (فطرہ کے وزن برابر گیہوں) واجب ہے۔

۲) خوشبو اگر بہت سی لگائی ' یا کسی بڑے عضو جیسے سر ' چہرہ یا پنڈلی وغیرہ پر تھوڑی سی خوشبو لگائی تو دم (یعنی ایک بکرا یا مینڈھا ذبح کرنا یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ) واجب ہے۔

۳) سلا ہوا کپڑا ایک رات بھر یا ایک دن بھر یعنی بارہ گھنٹے یا زیادہ مسلسل کئی دن تک پہنیں تو دم واجب ہے اور اس سے کم وقت کیلئے پہنیں تو صدقہ دے۔

۴) مرد یا عورت نے اپنے چہرہ کا چوتھائی یا پورا حصہ مسلسل بارہ گھنٹہ یا اس سے زیادہ مدت کیلئے چھپایا ہو تو دم دے اور اس مدت سے کم کیلئے چھپایا تو صدقہ دے۔ (مرد کا سر پر کپڑے کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے لیکن غلہ یا برتن وغیرہ رکھ لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔)

۵) مرد پاؤں کے درمیانی ابھری ہوی ہڈی کو چھپانے والا جوتا بارہ گھنٹہ مسلسل پہنے تو دم ہے اور اس سے کم وقت کیلئے پہنے تو صدقہ ہے۔

۶) سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا اس سے زیادہ کسی بھی طرح دور کیا تو دم ہے ورنہ اسے کم دور کرے تو صدقہ ہے۔ پوری گردن یا پوری ایک بغل کے بال دور کرنے میں دم ہے اور اس سے کم کیلئے صدقہ ہے۔ (در مختار۔ رد المحتار)

۷) مونچھ پوری یا کچھ کتروائے یا منڈائے' پکوان کے دوران کچھ بال جل گئے' وضو کرنے میں یا کھجانے یا کنگھی کرنے میں بال گر گئے تو دو تین بال تک ہر بال کیلئے ایک مٹھی بھر اناج یا ایک روٹی کا ٹکڑا یا ایک کھجور خیرات کردے تین بال سے زیادہ میں صدقہ دے۔ اگر اپنے آپ سے یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائے تو کچھ نہیں۔

۸) ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کاٹے یا ہاتھوں اور پاؤں

کے سب ہی بیسوں ناخن ایک ساتھ کاٹے تو دم ہے لیکن کسی ہاتھ پاؤں کے پانچ سے کم ناخن کاٹے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ دے۔

(۹) شہوت کے ساتھ کسی مرد یا عورت کا بدن چھونے، گلے لگانے یا بوسہ لینے میں دم واجب ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔ ان باتوں سے عورت بھی لذت محسوس کرے تو اس پر بھی دم ہے۔ البتہ احتلام یا خیال جمانے سے انزال ہو جائے تو کچھ نہیں۔

(۱۰) (ا) عمرہ میں طواف سے پہلے جماع کیا تو عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا بھی کرے۔

(ب) عمرہ میں طواف کے بعد مگر حجامت سے پہلے جماع کیا خواہ سعی سے پہلے ہو یا بعد دم دے جس سے عمرہ صحیح ہو جائیگا۔

(عالمگیری۔ درمختار)

(۱۱) اپنی جوں اپنے بدن یا اپنے کپڑے میں ماریں یا پھینک دیں تو کفارہ ایک جوں کیلئے روٹی کا ایک ٹکڑا، دو یا تین جوں کیلئے ایک مٹھی اناج اور اس سے زیادہ کیلئے صدقہ دیں۔ جوں مارنے کے مقصد سے سر یا کپڑا دھوئیں یا دھوپ میں ڈالیں تو ان صورتوں میں بھی یہی اوپر بیان کردہ کفارے ہیں۔ البتہ کپڑا بھیگ گیا تھا جسے خشک کرنے کیلئے دھوپ میں رکھنے پر جوئیں مر گئیں مگر انھیں مارنا مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔

۱۲) میقات کے باہر سے احرام کے بغیر مکہ معظمہ میں داخل ہو جائیں تو میقات جاکر عمرہ کا احرام باندھنا لازم ہے ورنہ اگر میقات کو گئے بغیر مکہ معظمہ ہی میں احرام باندھیں تو دم واجب ہو گا۔

۱۳) عمرہ کے تمام مناسک کر چکیں صرف حجامت باقی تھی کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیں تو گنہگار بھی ہوا اور دم بھی واجب ہے (در مختار)

۱۴) ذی الحجہ کی دسویں سے تیرہویں تاریخ تک حج کرنے والے عمرہ کا احرام باندھیں تو احرام کھولدیں اور دم دیں بعد میں قضا کر لیں لیکن اگر عمرہ کر لیں تو عمرہ تو ہو جائیگا مگر دم دینا واجب ہے۔ (رد مختار)

ضروری نوٹ : ۱) دم یا بدنہ کا حدود حرم کے اندر دینا لازم ہے۔ حرم کے حدود سے باہر جائز نہیں۔ البتہ صدقہ یا صدقہ کی قیمت کہیں بھی دی جاسکتی ہے

۲) کفارہ کے طور پر واجب دم کے گوشت کے مستحق صرف محتاج اور مساکین ہیں اگر اس گوشت میں سے خود کھالیں تو اتنے کا تاوان دیں۔

ارضِ مقدس میں آمد :

طیران گاہ جدہ پر آمد : اپنے وطن کی طیرانگاہ سے ہوائی سفر کے آغاز کے کوئی ۳ تا ۴ گھنٹوں بعد عازمین حج کا طیارہ جدہ کی طیران گاہ پہنچ جاتا ہے۔ اپنے ہینڈ بیگ میں سفر کے جملہ ضروری کاغذات لیکر ہوائی جہاز سے اتریں اور کسٹم شیڈ میں لگی ہوی قطار میں شامل ہو جائیں یہاں ہیلت سرٹیفکٹ (ٹیکہ اندازی)

اور اپنا انٹر نیشنل یا پلگرم پاسپورٹ (جو بھی صورت ہو) متعلقہ کاؤنٹرس پر جانچ کیلئے پیش کریں جن پر مہر لگ جانے اور معلم کی نامزدگی کے بعد کسٹم ہال میں آئیں اور یہاں جمع سارے حاجیوں کے سامان میں سے اپنا سامان شناخت کر کے علیٰحدہ کرلیں اور اسی ہال میں موجود کسٹم کے گشتی چیکنگ کرنے والے سعودی عملہ سے اپنی باری آنے پر اپنے سامان کی جانچ کروالیں اسکے بعد سامان پر کسٹم جانچ کا پرچہ یا نشان لگادیا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی قلی سامان کو ٹرالی پر رکھ لیتے ہیں۔ اپنے سامان کی ٹرالی پر نظر رکھیں اور اسکے ساتھ ساتھ چلتے ہوے باہر آئیں۔ اس موقع پر وہیں سعودی بنک کے ایک کاؤنٹر کی سہولت ہوتی ہے جہاں اپنے ڈرافٹ کے ذریعہ سعودی ریال کی کرنسی حاصل کرلیں طیرانگاہ کے باہر متعلقہ ایجنٹ یا حج کمیٹی کے نمائندے جدہ سے مکہ معظمہ روانگی کیلئے ٹرانسپورٹ کا پہلے ہی سے بندوبست کر کے تیار و منتظر رہتے ہیں۔ متعلقہ بس پر سامان چڑھادیا جاتا ہے اور حاجیوں کے سوار ہونے کے بعد بسیں مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جاتی ہیں۔

حدود حرم میں داخلہ : جدہ سے مکہ معظّمہ کا فاصلہ قریب (۷۲) کیلو میٹر ہے جو ایک تا ڈیڑھ گھنٹہ میں طے ہو جاتا ہے۔ لیکن مکہ معظّمہ سے تقریباً (۲۳) کیلو میٹر پہلے ایک پولیس چوکی آتی ہے جہاں سڑک کے اوپر نصب کردہ تختی پر عربی کے علاوہ انگریزی زبان کے جلی الفاظ میں لکھا ہوتا ہے ”صرف مسلمانوں کیلئے“ یہیں سے مکہ معظّمہ کی حدود شروع ہو جاتی

ہیں جسکے آگے غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے۔ ان حدودِ حرم میں مسجدِ حرام سے قریب ترین حد تقریباپانچ کیلو میٹر پر واقع تنعیم ہے۔ یمن وطائف اور جعرانہ کی سمت تقریباپچیس کیلو میٹر تک حدودِ حرم واقع ہیں۔

جب حدودِ حرم نظر آئیں تو تلبیہ پڑھیں اور ان حدود کے اندر داخل ہوتے وقت حمد اور درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَ دَمِیْ وَ عَظْمِیْ وَ بَشَرِیْ عَلَی النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ وَ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآءِكَ وَ اَھْلِ طَاعَتِكَ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ☆ (ترجمہ : اے اللہ ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے تو میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی اور میرا چمڑا جہنم کی آگ پر حرام فرمادے۔ اے اللہ ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور طاعت کرنے والوں میں سے بنا اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے)

پھر تلبیہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہکر اپنے والدین ماجدین و اساتذہ شیوخ عزیز و اقارب، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کریں۔

حرم شریف کے حدود شروع ہوتے ہی مکہ معظمہ اور بیت اللہ کا

احترام لازم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حدودِ حرم میں گھاس اُکھاڑنا، درخت کاٹنا بلکہ اسکا پتّہ تک توڑنا اور وہاں کے وحشی جانوروں کو مارنا یا کسی کو تکلیف دینا حرام ہے۔ البتہ پالتو جانور ذبح کرنا اور موذی جانور جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر اور کھٹمل وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔

مکہ معظّمہ کی رویت : جب مکہ معظّمہ کا شہر اور اسکی آبادی نظر آئے تو ہاتھ اٹھائے بغیر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا ط وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقاً حَلَالاً ط

(ترجمہ : اے اللہ ! تو مجھے اس میں قرار وسکون عطا فرما اور مجھے اس میں حلال روزی دے)

مکہ معظّمہ میں داخلہ : مکہ معظّمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِباً مِنْكَ اِلَيْكَ لِأُدَدِّيَ فَرَائِضَكَ وَ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالْتَمِسُ رِضْوَانَكَ ، اَسْئَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ وَ الْخَائِفِيْنَ عُقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْبَلَنِيْ الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَ تُدْخِلَنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَ تَجَاوَزْ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ☆

(ترجمہ : اے اللہ ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ تیرا شہر ہے۔

میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا تاکہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں۔ میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اپنی رحمت میں مجھے داخل فرما۔ اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھے درگذر فرما۔ اور فرائض کی ادائیگی پر میری اعانت کر۔ اے اللہ ! مجھکو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل فرما اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔)

مکہ شریف کے شہر میں داخل ہونے کے بعد جہاں بھی قیام گاہ طے ہو وہاں پہنچ کر اپنا سامان رکھدیں ۔چاہیں تو کچھ دیر آرام کریں اور ممکن ہو تو غسل بھی کرلیں یا کم از کم وضو کر کے عمرہ کیلئے تلبیہ کہتے ہوے حرم شریف روانہ ہوں۔ مگر روانگی سے قبل اپنی قیام گاہ یعنی عمارت کا نام' نمبر' محلّہ' گلی' سڑک اور محلِ وقوع فون نمبر وغیرہ غرض تفصیلی پتہ نوٹ کر کے اپنے ساتھ رکھ لیں تاکہ واپسی کے وقت کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

قیام گاہ پر معلم یا ایجنٹ کی جانب سے ہر عازم حج کو ایک شناختی کارڈ اور کلائی پر باندھنے کا ایک پٹّہ دیا جاتا ہے جس پر معلم کا نام' پتہ اور فون نمبر وغیرہ تفصیل درج ہوتی ہے جسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا لازم ہے۔

مسجد حرام میں داخلہ : اپنی قیام گاہ سے باوضو مسجد حرام کی طرف تلبیہ

کہتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ چلیں۔ حرمِ شریف کے اب قریب ایک سو دروازے ہیں جن میں سے ہر دروازہ کے اوپر اسکا نام لکھا ہوا ہے۔ ان میں سے یوں تو کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔ مگر باب السلام سے داخل ہونا افضل ہے کیونکہ عہدِ نبوی میں لوگ مسجدِ حرام میں اسی باب السلام سے داخل ہوتے تھے جو صفا مروہ کے درمیان سبز میلوں سے کچھ آگے مشرق کی طرف ہے۔ بہر حال اپنی نگاہ فرش پر جمائے نہایت ادب واحترام کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے پہلے داہنا پاؤں رکھکر مسجدِ حرام میں داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ☆ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ جَنَّتِكَ ط

(ترجمہ: میں خدائے عظیم' اسکی ذاتِ کریم اور اسکی سلطنتِ قدیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر اور ہمارے سردار محمد

ﷺ کی ازواج پر درود بھیج۔اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے
اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرما)

کعبہ پر پہلی نظر : کوئی دو سو قدم چلنے کے بعد برآمدوں میں سے گزریں تو حرم شریف کے صحن میں آجائیں گے۔بس کعبۃ اللہ کا نظارہ سامنے آجائیگا۔اب نظر نیچے سے اوپر اٹھانے کی مبارک ساعت آگئی۔کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اپنی نظر اسی پر جمادیں اور ٹھہر کر اپنی خوش نصیبی پر نازاں' جذبۂ تشکر سے سر شار نہایت عجز و نیاز سے دنیا و دین کی جائز دعا مانگیں۔بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کے بعد پڑھیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(ترجمہ :اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور سب تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

اسکے بعد تلبیہ اور درود شریف بھی پڑھیں۔

ضروری نوٹ : کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی دنیا و دین کی جائز دعا ہاتھ اٹھا کر مانگیں چونکہ اسوقت کی دعا مقبول ہوتی ہے اور رد نہیں ہوتی اسلئے دیگر دعاؤں کے ساتھ یہ بھی دعا مانگیں کہ اے اللہ ! میں جو بھی جائز دعا مانگوں تو اسے قبول فرمالے۔پھر نہایت شوق و احترام

کے ساتھ صحن کے بیچ میں پہنچیں جہاں خانۂ کعبہ ہے۔ اب طواف کا مرحلہ آ پہنچا۔

طواف

طواف کے معنی ہیں کسی چیز کے گرداگرد چکر یا پھیرے لگانا۔ عمرہ یا حج میں طواف سے مراد خانہ کعبہ کے اطراف گرداگرد سات چکریں لگانا۔ اگرچہ طوافِ عمرہ کے علاوہ طواف کی دیگر مختلف قسمیں بھی ہیں جنکی تفصیل کتابِ ہذا کے شروع میں اصطلاحات کے باب میں دی جا چکی ہے لیکن ہر طواف کا طریقہ ایک جیسا ہے طواف کا حجرِ اسود سے حطیم کی طرف چلتے ہوے آغاز کیا جاتا ہے پھر کعبہ کے اطراف گھوم کر حجر اسود پر ہی ایک چکر ختم ہوتی ہے اور ایسی سات چکروں کا مکمل ایک طواف ہوتا ہے۔ ہر چکر کو شوط کہتے ہیں جسکی جمع اشواط ہے۔ طواف کے طریقہ سے قبل اضطباع ' استلام ' اور رمل کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

(نوٹ)

اگلے صفحہ پر مطاف کے اندر واقع خانۂ کعبہ ' حجر اسود مع کالی پٹی ' ملتزم ' باب کعبہ ' میزاب رحمت ' حطیم ' رکن عراقی و شامی و یمانی اور مقام ابراہیم کی نشاندہی کرتے ہوئے ایک خاکہ بھی دیا جاتا ہے تاکہ طواف کی سمت اور طریقہ سمجھنے میں سہولت ہو۔

بیت اللہ شریف
و
مطاف
مغرب
شمال
جنوب
مشرق
بیت اللہ شریف
میزاب رحمت
حطیم
حجر اسود
کالی پٹی
باب کعبہ
ملتزم
زمزم
مقام ابراہیم
رکن عراقی
مطاف
مطاف
مطاف
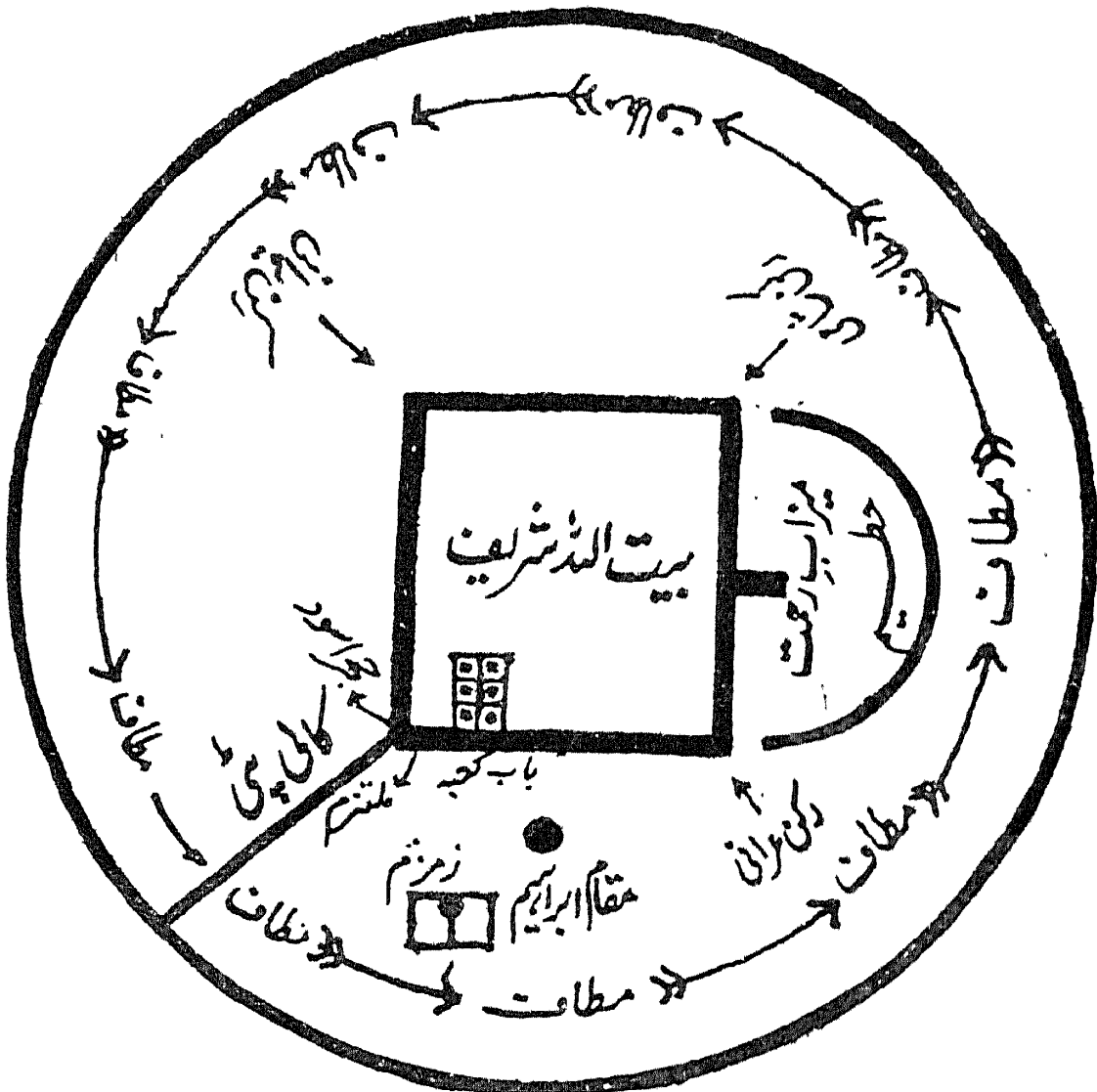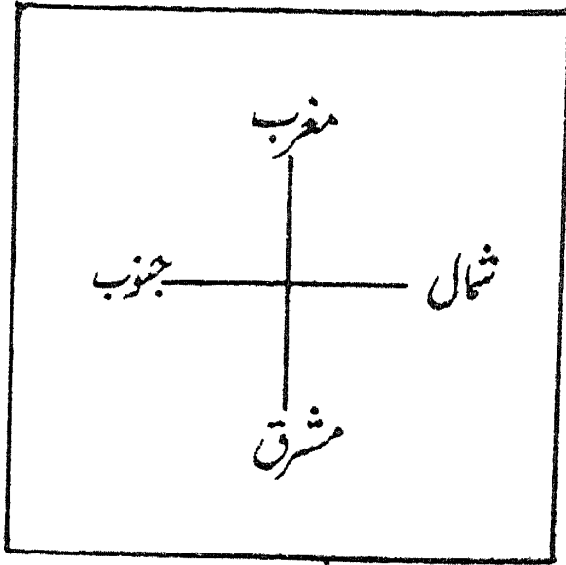
پورا حجرِ اسود اپنی داہنی جانب کر کے کھڑے ہو جائیں۔ واضح ہو کہ سہولت کیلئے اس جگہ سیاہ پتھر کی ایک چوڑی پٹی حجرِ اسود سے مطاف کی زمین میں آخر تک لگادی گئی ہے تاکہ طواف کے آغاز سے قبل حجرِ اسود کے مقابل ہونے کی نشاندہی یا جگہ کا تعین ہو سکے۔ اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کریں جو طواف میں شرط ہے کیونکہ بغیر نیت طواف نہیں۔

(نوٹ : نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں۔)

نیت طواف : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

(ترجمہ : اے اللہ ! میں تیرے محترم گھر کے سات چکروں کا طواف کرنا چاہتا ہوں اسکو میرے لئے آسان کر اور اسکو میری طرف سے قبول فرما)

نیت کے بعد کعبۃ اللہ کی طرف منہ کئے ہوئے ذرا سا داہنی جانب ہٹیں اور حجرِ اسود کے مقابل ہو جائیں اسکے لئے سیاہ پٹی پر کھڑے ہو جائیں اب نماز میں تکبیرِ تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اسطرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی جانب رہیں اور یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

(ترجمہ : اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو۔)

نوٹ: حجر اسود کے مقابل آنے سے قبل ہاتھ نہ اٹھائیں۔

اب ہاتھ چھوڑ کر استلام کریں جسکا طریقہ اوپر بیان کردیا گیا ہے۔ استلام کے بعد اپنی جگہ کھڑے کھڑے ہی دائیں طرف مڑ کر حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلتے ہوئے طواف شروع کریں۔

دعا باب کعبہ: جب ملتزم سے گذرتے ہوئے کعبہ کے دروازے کے سامنے آئیں تو یوں دعا کریں اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَ هٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَ هٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَ هٰذَا الْمُقَامُ مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعِذْنِیْ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (اتحاف۔ زاد۔ غایۃ الاوطار)

(ترجمہ: اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے اور یہ مقام جہنم سے تیری پناہ مانگنے والوں کی جگہ ہے تو مجھکو جہنم سے پناہ دے۔ میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پس اس سے مجھے پناہ دے۔ اے اللہ! تو نے مجھے جو کچھ رزق دیا ہے اسی پر مجھے قناعت عطا کردے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور مجھے خیر کے ساتھ ہر نقصان کا نعم البدل عطا فرما اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسکے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

دعاء رکنِ عراقی: جب رکنِ عراقی کے پاس آئیں تو اسکو چھونے یا بوسہ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس رکن کے سامنے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَ الشِّقَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ الْاَوْلَادِ وَ الْاَصْحَابِ۔ (اتحاف ۔ محیط)

(ترجمہ: اے للہ! میں شک' شرک' کفر' اختلاف' نفاق اور برے اخلاق سے اور مال واہل اور اولاد واصحاب میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

دعاءِ میزابِ رحمت: جب میزابِ رحمت کے مقابل ہوں تو یوں کہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً لَّا یَزُوْلُ وَ یَقِیْناً لَا یَنْفِذُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ بِكَأْسِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ شَرْبَةً هَنِیْئَةً لَا اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ (غایۃ الاوطار۔ زاد)

(ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تجھ سے زائل نہ ہونے والا ایمان اور دور نہ ہونے والا یقین اور تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ کی رفاقت مانگتا ہوں اے اللہ! تو مجھکو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور مجھے خوشگوار شربت سے لبریز'

سیدنا محمد ﷺ کے جام سے سیراب فرما کہ اسکے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔)

دعاءِ رکن شامی: جب رکن شامی کے پاس پہنچیں تو اسکو چھونا یا بوسہ دینا کچھ نہیں ہے (محیط) اس رکن کے سامنے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا ط وَسَعْیاً مَّشْکُوْرًا ط وَذَنْباً مَّغْفُوْرًا ط وَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ط یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ ط (زاد۔احیاء۔غایۃ الاوطار)

(ترجمہ : اے اللہ ! تو حج کو مبرور اور سعی کو مشکور کر۔ گناہ کو بخشدے اور اسکو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو' اے سینوں کی باتیں جاننے والے ! مجھے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اے عزیز اے غفور۔)

دعاءِ رکنِ یمانی : جب رکنِ یمانی پر پہنچیں تو بوسہ دیں (محیط) یا دونوں ہاتھ یا صرف سیدھا ہاتھ تبرکاً پھیریں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چھوڑ دیں یہ سب جائز ہے۔ یہاں اشارہ کر کے ہاتھ نہ چومیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث شریف میں ہے رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا پڑھیگا تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ترجمہ :اے ہمارے رب !ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچا۔)

اس مقام پر یہ بھی دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

(ترجمہ : اے اللہ ! بیشک میں تجھ سے دین و دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت مانگتا ہوں۔

دعاءِ مستجاب : رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کیلئے مقرر ہیں اسی لئے اسکا نام مستجاب (یعنی مقبول الدعا مقام) رکھا گیا اس مقام پر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ (احیاء۔ زاد) اس کے آگے یہ بھی اضافہ کرلیں تو مناسب ہے

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ؕ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

(ترجمہ : اے اللہ !اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور تو اپنی رحمت سے ہمیں قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اے عزیز اے غفار اے سارے جہانوں کے رب ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔

جب لوٹ کر دوبارہ کالی پٹی پر پہنچیں تو پہلے حجر اسود کے مقابل ہوں پھر "استلام دوم" کریں جو مسنون ہے یہاں ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں۔ اس

دوسرے استلام کے بعد یہ دعا کریں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَعُوْذُبِرَبِّ هٰذَا الْحَجَرِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (احیاء۔زاد)

(ترجمہ : اے اللہ! تو اپنی رحمت سے مجھے بخشدے اور اے اس پتھر کے رب !میں قرض،فقر،سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ اسی طرح جملہ سات چکریں مکمل کرنے پر ایک کامل طواف ہو گا جس میں کی پہلی تین چکروں میں رمل کریں جو مسنون ہے (عالمگیری۔ فتح القدیر۔ در مختار۔ نہر الفائق) اسکے بعد کی چار چکروں میں رمل نہ کریں (احیاء)۔ اگر پہلی یا دوسری یا تیسری چکر میں رمل بھول جائیں تو بعد کی چار چکروں سے کسی بھی چکر میں رمل نہ کریں۔ ایک کامل طواف میں شروع سے آخر تک جملہ آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے جن میں پہلی اور آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے۔ باقی استلام بعض کے نزدیک سنت بعض کے نزدیک مستحب ہے۔

ضروری نوٹ : ۱) اوپر درج کی گئی دعائیں طواف کی ہر چکر میں پڑھیں۔ ان کے علاوہ بھی بعض کتابوں میں طواف کی سات چکروں میں سے ہر ایک چکر کی الگ الگ دعا مذکور ہے انھیں بھی چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں کیونکہ طواف کے دوران کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ جو دعا چاہیں

پڑھ سکتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی دعا نہ پڑھ سکیں یا ان
کو سمجھ نہ سکیں تو اپنی ہی زبان میں دعا کرتے ہوے اپنی
حاجتیں اور مرادیں اپنے رب تعالیٰ سے نہایت خشوع و
خضوع اور حضوریِ قلب کے ساتھ مانگیں ۔ بلکہ ہر موقع
پر درود شریف کا پڑھنا تو بہتر اور افضل ہے اسے ہر گز نہ
بھولیں۔ترمذی کی حدیث شریف میں ارشاد نبوی ہے کہ
تمام اوقات میں درود شریف پڑھوگے تو وہ تمھارے
سارے کاموں کیلئے کافی ہوگا اور تمھارا گناہ معاف کر دیا
جائیگا۔لیکن دعا یا درود شریف چلتے چلتے پڑھیں، پڑھنے کیلئے
رکیں نہیں۔ نیز آہستہ آہستہ پڑھیں چیخ چیخ کر چلا کر نہ پڑھیں۔

۲) غیر محرم عورتوں پر بری نظر ڈالنا یا انھیں گھورنا
یوں تو ہمیشہ ہی حرام ہے مگر خانۂ کعبہ کے سامنے طواف
کی حالت میں ایسا کرنا اللہ کے شدید قہر و غضب کا موجب
بن سکتا ہے۔

۳) طواف بھی نماز کی طرح ہے اسلئے حالتِ طواف میں
نمازیوں کے سامنے سے گذر سکتے ہیں (رد محتار)

مقامِ ابراھیم کی طرف یہ قرآنی آیت پڑھتے ہوئے آئیں۔ (زاد)

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (بقرہ۔۱۲۵)

(ترجمہ : اورابراھیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو)

پھر غیر مکروہ اوقات میں مقامِ ابراھیم کے پیچھے دو رکعت واجب الطواف پڑھیں جس میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص یاجو سورہ یاد ہو پڑھیں (زاہدی) مقامِ ابراھیم کے پیچھے عدم گنجائش یعنی جگہ نہ ملنے پر مسجدِ حرام میں جہاں کہیں ہو دوگانہ طواف پڑھیں (در مختار۔ ظہیریہ) اگر غیر مسجد میں پڑھیں تو بھی جائز ہے (قاضیخان) حدیثِ شریف میں ہے کہ جس شخص نے مقامِ ابراھیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں تو اسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ دوسرا ارشادِ نبوی ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں گویا اس نے ایک گردن۔ (غلام) کو آزاد کیا۔ (ابن ماجہ) "مقامِ ابراھیم کا بوسہ دینا یا اسکا استلام کرنا منع ہے"۔

دوگانہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَاناً يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْناً صَادِقاً حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (کنزالعمال۔زاد)

(ترجمہ : اے اللہ ! تو میرے پوشیدہ اور میرے ظاہر کو جانتا ہے۔ پس میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے پس میرا سوال مجھ کو عطا فرما اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے پس میرے گناہوں کو بخشدے۔اے اللہ ! میں تجھ سے میرے دل میں اتر جانے والا ایمان اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ میری تقدیر میں تیرے لکھے ہوے کے سوا مجھے کچھ نہیں پہنچ سکتا اور میری قسمت میں تونے جو معیشت لکھی ہے اس پر میں راضی رہوں اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

ملتزم سے لپٹنا : حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کے درمیان (قریب چھ فٹ) کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے اسکو "ملتزم" کہتے ہیں۔ جو دعا کی قبولیت کا مقام ہے (احیاء)

ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے۔ حضور اکرم ﷺ ملتزم سے اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے۔لہذا دوگانۂ طواف کے بعد ملتزم سے اسطرح لپٹ جائیں کہ اپنا سر' سینہ' پیٹ اور کبھی داہنا کبھی بایاں رخسار اس سے لگادیں اور دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلادیں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف کعبۃ اللہ کے پردہ کو پکڑلیں اور نہایت خشوع وخضوع اور عجز وانکسار کے ساتھ خوب رو رو کر بہتر ہے کہ اپنی ہی زبان میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا چاہیں مانگیں اور درود

شریف بھی پڑھیں۔

لاکھوں آدمیوں کے ہجوم میں ایسا موقع مشکل ہی سے نصیب ہو سکتا ہے لیکن رات میں کسی وقت بھی جبکہ بھیڑ کم ہو تو اس سعادت کیلئے موقع نکال ہی لیں۔ اور اگر یہ موقع کسی طرح نصیب نہ ہو تو اپنا منہ اور اپنی نگاہ ملتزم کی طرف کر کے دور کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

ضروری نوٹ: نماز واجب الطواف کے بعد ملتزم کے پاس آنے کا حکم صرف اس طواف میں ہے جسکے بعد سعی ہے مثلا طوافِ عمرہ اور جس طواف کے بعد سعی نہ ہو مثلاً نفل طواف تو طواف ختم کر کے پہلے ملتزم سے لپٹیں پھر مقامِ ابرھیم کے پاس جا کر دو رکعت دوگانہ طواف ادا کریں (منسک)

طواف کے واجبات

١) حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر دونوں طہارت سے پاک ہونا یعنی نہ جنابت کی حالت میں ہونا اور نہ ہی بے وضو ہونا۔

٢) بلا عذر پیادہ طواف کرنا۔ ٣) ستر عورت ہونا۔

٤) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا یعنی حجر اسود سے باب کعبہ کی جانب چلنا۔

٥) حطیم کو طواف میں شامل کرنا۔

٦) پورا طواف کرنا یعنی کم از کم چار چکر ایک ساتھ اور پھر باقی تین چکر ملا کر

سات چکر پورے کرنا۔

۷) ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

طواف کے محرمات

طواف کے دوران حسب ذیل باتیں حرام ہیں

۱) حالتِ جنابت میں طواف کرنا۔

۲) بالکل برہنہ ہونا یا نماز کیلئے ضروری ستر عورت سے کم حصہ کھلا ہونا۔

۳) بلا عذر سوار ہو کر طواف کرنا۔

۴) طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

۵) طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کچھ حصہ ترک کر دینا۔

۶) حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷) خانۂ کعبہ کی طرف سینہ کر کے طواف کرنا' خواہ کچھ حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ صرف حجرِ اسود کے سامنے ٹھیرنے کیحالت میں اسکی طرف منہ کرنا جائز ہے۔

طواف کے مکروہات

طواف کے دوران حسب ذیل باتیں مکروہ ہیں۔

۱) خرید و فروخت کرنا یا اسکی گفتگو کرنا۔

۲) دعا یا ذکر باآواز بلند کرنا۔

۳) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۴) اضطباع اور رمل کو بلا عذر ترک کرنا۔

۵) حجرِ اسود کا استلام نہ کرنا۔

۶) حجر اسود کے مقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۷) طواف کی چکروں میں زیادہ وقفہ کر کے کسی کام میں مشغول ہو جانا۔

۸) طواف کے دوران حجرِ اسود کے سوا کسی اور جگہ دعا کیلئے کھڑا ہونا۔

۹) طواف کے دوران کھانا کھانا۔

۱۰) دو یا زیادہ طواف کو جمع کر کے بیچ میں دوگانہ طواف نہ پڑھنا۔

۱۱) طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر دونوں ہاتھ اٹھانا۔

۱۲) خطبہ یا فرض نماز کی تکبیر یا اقامت کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۳) پیشاب یا پاخانہ کے تقاضے کے وقت طواف کرنا۔

۱۴) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔

۱۵) طواف کے دوران نماز کی طرح ہاتھ باندھنا یا دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا۔

۱۶) طواف کے دوران غیر ضروری اور فضول بات چیت کرنا۔

طواف عمرہ میں غلطیاں اور کفارے

۱) واجباتِ طواف میں سے اگر کوئی واجب ترک ہو جائے تو اسکا کفارہ لازم آئیگا لیکن طواف کا اعادہ کر لیں تو کفارہ دینے کی ضرورت نہیں

۲) طوافِ عمرہ اگر بے وضو یا حالتِ جنابت میں کیا تو اس پر دم لازم ہے

۳) عمرہ کے طواف کا ایک چکر بھی چھوڑ دے گا تو دم لازم آئیگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر (چار چکر) چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں بلکہ اسکا ادا کرنا لازم ہے۔

۴) حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت اپنے منہ اور ہاتھ کو وہیں کی تھوڑی خوشبو لگ گئی تو صدقہ اور اگر بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا۔

۵) عمرہ کے دوران طواف سے پہلے جماع کریں تو عمرہ جاتا رہا دم دینا لازم ہے اور عمرہ کی قضا بھی کریں۔

٦) اگر عمرہ کے طواف کے بعد یعنی سعی یا حجامت سے پہلے جماع کریں تو دم دیں عمرہ صحیح ہو جائیگا۔ (یعنی عمرہ قضا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں (عالمگیری۔ درمختار)

آبِ زمزم پینا

دوگانہ طواف اور ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔ چاہِ زمزم مسجد کے اندر ہے جس کے بارے میں تفصیلی معلومات "حج کے شرعی اصطلاحات" کے ابتدائی باب میں قبل ازیں دی جاچکی ہیں۔ آبِ زمزم سے تبرکاً وضو یا غسل کرنا جائز ہے مگر غسلِ جنابت کرنا جائز نہیں۔ آبِ زمزم سے کسی ناپاک چیز کو دھویا نہ جائے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "آبِ

زمزم اس مقصد کیلئے ہے جس کے لئے اسکو پینے کا ارادہ کیا جائے"۔ پس کہیں کہ اے اللہ! میں قیامت کے دن کی پیاس دفع کرنے کیلئے اسکو پیتا ہوں۔

(ابن ماجہ)

آبِ زمزم کو پینے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین سانسوں میں خوب پیٹ بھر کر پیئیں اور ہر گھونٹ سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ہر گھونت کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہیں۔ اور جو پانی بچ جائے تو برکت کیلئے اپنے سر' چہرہ' منہ اور جسم پر ڈال لیں۔

(عالمگیری۔ فتح القدیر)

آبِ زمزم پیتے وقت جو چاہیں جائز دعا کریں قبول ہوتی ہے۔ فقہی کتب میں اس موقع کیلئے یہ دعا درج ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَعَمَلاً صَالِحًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ (عالمگیری۔ فتح القدیر)

(ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ پہچانے والا علم' کشادہ روزی' نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ارشاد نبوی ﷺ ہے "کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق کرنے والی علامت یہ ہے کہ منافق لوگ

پیٹ بھر کر آبِ زمزم نہیں پیتے" (بحر الرائق) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جتنا عرصہ مکہ معظّمہ میں رہیں اور جب بھی موقع نصیب ہو اس متبرک پانی کو خوب پیٹ بھر کر پئیں۔

نواں استلامِ حجر اسود : جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو جیسے طواف عمرہ تو سعی کیلئے صفا کی طرف جانے سے پہلے پھر سے حجر اسود کے پاس آئیں اور اس کا استلام کریں جو سنت ہے اور پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یہ (نواں) استلام اسی شخص کیلئے ہے جو طواف کے بعد سعی کرتا ہے۔ (زاد) اگر طواف کے بعد سعی کرنی نہ ہو تو زمزم پینے کے بعد حجر اسود کو بوسہ دینے (استلام) کی ضرورت نہیں ہے۔ (قاضیخان)

سعی صفا و مروہ

سعی کا طریقہ : سعی کے لغوی معنی ہیں چلنا یا دوڑنا اور شرعی اصطلاح میں سعی سے مراد حرمِ شریف کے اندر واقع صفا اور مروہ نامی پہاڑیوں کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات پھیرے لگانا ہے جسکا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا نویں بار حجر اسود کے استلام کے بعد درود شریف پڑھتے ہوئے صفا کی جانب مسجدِ حرام کے "باب الصفا" نامی دروازہ سے نکلیں جو افضل و مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ) اسطرح کہ بایاں قدم پہلے آگے بڑھائیں (تبئین) اور یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْهَا وَ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ

(زاد۔ فتح القدیر)

(ترجمہ :اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام ہو۔ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے تیری رحمت کے دروازے کھول دے اور ان میں مجھے داخل فرمااور مجھے شیطان سے تیری پناہ دے)

واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں۔ صفااور مروہ پر اتنا چڑھیں کہ کعبۃ اللہ نظر آنے لگے (ہدایہ) پہلے صفا پر چڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ۔ ○

(ترجمہ : میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کواللہ نے پہلے ذکر فرمایا۔ بیشک صفااور مزوہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جس نے حج یا عمرہ کیااس پر انکے طواف میں کوئی گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے)

پھر قبلہ رو ہو کر اسطرح سعی کی نیت کریں جو سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

(اے اللہ ! میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان کردے اور اسکو میری طرف سے قبول فرما۔)

پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلائیں (سراج وہاج) اور تین بار اَللّٰهُ اَکْبَر کہیں (ظہیریہ) کلمہ توحید اور درود شریف بلند آواز کے ساتھ پڑھتے ہوئے جو چاہیں دعا کریں (محیط۔ خانیہ) اس موقع پر یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ٭ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَشَائِخِیْ وَلِشُیُوْخِیْ وَلِاَجْدَادِیْ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ (ابوداؤد)

(ترجمہ : اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے نیکی کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی مدد سے جو بلند مرتبہ اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، آپ کے اصحاب پر، آپکی اتباع کرنے والوں پر تا قیامت درود و سلام بھیج۔ اے اللہ ! مجھے، میرے والدین، میرے مشائخ، میرے شیوخ، میرے اجداد اور جمیع مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے

اور رسولوں پر سلام ہے اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسکے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے دین کیلئے مخلص بنکر اور گرچہ کافروں کو کراہت ہو۔)

اس طرح تین بار کہیں اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف ہتھیلیاں کر کے کاندھوں تک اٹھائیں اور جو چاہیں دعا کریں۔ صفا یا مروہ سے اتر کر مروہ یا صفا کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا اور درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ ہی کے دین پر وفات دے اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے تیری رحمت کے ساتھ تو مجھے پناہ دے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔)

صفا اور مروہ کے درمیان (میلین اخضرین) یعنی سنگ مرمر کے دو سبز ستون دائیں بائیں لگا دیئے گئے ہیں جن پر سبز ٹیوب لائٹ کی روشنی بھی ہوتی ہے۔ ان دونوں سبز ستونوں کا درمیانی فاصلہ صرف مردوں کو دوڑتے ہوئے طے کرنا سنت ہے۔ صفا سے مروہ کی طرف جانے کے دوران پہلا سبز ستون آتے ہی مرد درمیانی رفتار سے دوڑ کر چلیں یہاں تک دوسرے سبز ستون سے نکل جائیں۔ میلین اخضرین یعنی دونوں سبز ستونوں کے درمیان دوڑتے وقت یہ دعا پڑھیں جو حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

رَبِّ اغْفِرْوَ ارْحَمْ وَ تَجَا وَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَمْ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمْ۔ (حصن حصین)

(ترجمہ : اے رب بخش دے ، رحم فرمااور اس سے در گذر کر جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بیشک تو بڑا ہی عزت اور کرم والا ہے۔)

دوسرے سبز ستون سے نکلتے ہی آہستہ چلیں (فتح القدیر) اور مروہ تک پہنچیں۔ اسطرح صفا سے مروہ تک یہ ایک پھیرا ہوا مروہ پر پہنچنے کے بعد صفا پر اور صفا و مروہ کے درمیان جو کچھ کیا تھا وہی مروہ پر اور مروہ و صفا کے درمیان کریں اور صفا تک پہنچیں تو یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ ایسے ہی جملہ سات پھیرے کریں۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کریں (محیط)

ضروری نوٹ : ۱) احناف کے پاس سعی میں اضطباع نہیں ہے اور عورتوں کو سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا بھی حکم نہیں کہ ایسا کرنا انھیں منع ہے۔

۲) سعی کو دو رکعتوں پر ختم کرنا مستحب ہے یعنی (غیر مکروہ اوقات میں) مسجد حرام میں جاکر دو رکعت نماز دوگانہ طواف کے مانند پڑھیں (فتح القدیر)

سعی کے واجبات : سعی کے واجبات حسب ذیل ہیں

۱) عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

٢) سعی کا صفا سے آغاز کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

٣) بلا عذر سعی میں پیدل چلنا۔

٤) صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

٥) سعی کے سات پھیرے پورے کرنا جن میں پہلے چار پھیرے فرض (رکن) اور بعد کے تین پھیرے واجب ہیں۔

٦) سعی کا طواف معتد بہ (شمار کے لائق) کے بعد ہونا یعنی طواف کے چار چکر یا اشواط کے بعد ہونا اسلئے کہ دو تین اشواط سے طواف معتبر نہیں۔

سعی کے مکروہات : ١) صفا و مروہ کے اوپر چڑھنا ترک کرنا۔

٢) سعی کے وقت بلا عذر تاخیر کرنا۔

٣) ستر عورت ترک کرنا (ستر عورت طواف میں واجب اور سعی میں سنت ہے)۔

٤) سعی کے دوران اسطرح بات چیت یا خرید و فروخت کرنا کہ حضوری قلب باقی نہ رہ سکے۔

٥) سعی میں سبز ستونوں کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور سبز ستونوں کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا۔

٦) سعی کے پھیروں میں بلا عذر وقفہ پیدا کرنا کیونکہ پے در پے پھیرے کرنا سنت ہے

۷) بلا عذر سواری پر سعی کرنا۔

سعی کے دوران غلطیاں اور کفارے

۱) کسی عذر شرعی کی وجہ سے کرسی گاڑی وغیرہ پر سعی کی اجازت ہے لیکن بلا عذر سعی کے چار یا زیادہ پھیرے کرسی گاڑی وغیرہ پر کریں یا سعی ترک کردیں تو دم لازم آئیگا۔ اور چار سے کم چکر کرسی گاڑی وغیرہ پر کریں تو ہر پھیرے کے بدلے میں صدقہ دیں۔ لیکن اگر سعی کا اعادہ کرلیں تو دم اور صدقہ ساقط ہوجائیگا۔

۲) طواف سے پہلے سعی کریں اور دوبارہ نہ کریں تو دم دیں (در مختار)

حجامت

حجامت اور عمرہ کا اختتام : طواف و سعی عمرہ کے بعد مسجد حرام سے باہر آئیں اور حجامت بنوائیں۔ مردوں کیلئے افضل و مسنون یہ ہے کہ روبقبلہ ہوکر استرے سے سر کے تمام بال صاف کرادیں یعنی سر منڈادیں جسکو شرعی اصطلاح میں "حلق" کہتے ہیں یا حجامت کی دوسری صورت یہ ہے کہ تمام سر کے بالوں سے یا چوتھائی سر کے تمام بالوں سے لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر بال کتروالیں جسکو شرعی اصطلاح میں "قصر" کہتے ہیں۔

عورتیں سر نہ منڈائیں بلکہ تمام سر کے بالوں یا چوتھائی سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر بال قینچی سے کتردیں جسکا آسان

طریقہ یہ ہے کہ بالوں کی چوٹی کے سرے کو انگلی پر لپیٹ کر ایک پور برابر بال کتر دیں۔

حجامت کے وقت دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ لِلْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ ۔آمین

(ترجمہ: اے اللہ میرے اور حلق کرانے والوں کے اور قصر کرانے والوں کے گناہوں کو بخشدے۔ اے وسیع مغفرت والے۔ آمین)

حجامت کے بعد پھر مسجد حرام میں جاکر دو رکعت مستحب ادا کر کے احرام اتار دیں۔ اسطرح عمرہ اختتام کو پہنچا جو حج تمتع کا پہلا حصہ بھی تھا۔ اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔ سلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔

عمرہ **کی** تکمیل کے بعد متمتع آٹھویں ذی الحجہ کو دوسرا احرام حج کا **باندھیں**۔ (عالمگیری)

عمرہ کے بعد کیا کریں

۱) ایام حج کے سوا دوسرے دنوں میں صرف عمرہ کرنا چاہیں تو مذکورہ بالا طریقہ پر ہی عمرہ ادا کریں۔ ۸ ذی الحجہ تک میسر فارغ وقت کو بازاروں میں شوقیہ چیزوں کی خرید و فروخت کرنے یا ادھر ادھر گھومنے پھرنے میں ضائع نہ کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف مین عبادات ، اوراد و وظائف اور

دعاؤں میں مشغول رہیں۔ حج سے پہلے مسجد حرام میں کم از کم ایک قرآنِ شریف ختم کریں۔ اسکے علاوہ خصوصاً جتنے نفل طواف (اضطباع رمل اور سعی کے بغیر) ہو سکیں کرتے رہیں کیونکہ یہ ایسی بہترین عبادت ہے جو خانۂ کعبہ کے سوا دنیا میں کسی اور جگہ ممکن ہی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو بیت اللہ کا پچاس بار طواف کریگا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائیگا (یعنی پاک ہو جائیگا) جیسا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے دن بے گناہ پیدا ہوا تھا" (ترمذی)۔

۲) ۸ر ذی الحجہ سے قبل مکۂ معظمہ میں قیام کے دوران اپنے علاوہ اپنے والدین، عزیزوں دوستوں کی طرف سے نفل عمرہ ادا کریں جسکے لئے ہر عمرہ کا احرام تنعیم (مسجد عائشہ) سے باندھنا ہوگا کیونکہ عمرہ اور طواف بلکہ حج وغیرہ جیسے اپنے کسی عمل (نفل عبادت) کا دوسروں کو ایصالِ ثواب جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ ہوں (عالمگیری) لیکن اس دوران نفل عمرہ کثرت سے ادا کر کے تھک نہ جائیں بلکہ حج سے عین قبل کچھ آرام لے کر تازہ دم ہو جائیں تاکہ حج کے جملہ مناسک کی ادائی میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

۳) متمتع اپنے عمرہ اور حج کے درمیان وقفہ کے دوران چاہے تو مکۂ معظمہ میں واقع مقدس مقامات خصوصاً مولد الرسول (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ ولادت)، جبلِ ابو قبیس، جبلِ ثور، جنت المعلّٰی، غارِ حرا نیز مساجد اور دیگر آثار مقدسہ کی زیارات بھی کر سکتا ہے۔

حج کے پانچ دن

(۸ر ذی الحجہ تا ۱۲ر ذی الحجہ)

حج کے پانچ دن

(۸رذی الحجہ تا ۱۲رذی الحجہ)

۸رذی الحجہ تا ۱۲رذی الحجہ پانچ دن حج کے ایام کہلاتے ہیں جن میں اسلام کا اہم رکن حج تکمیل پاتا ہے۔ ۷رذی الحجہ کی مغرب کے بعد ۸رذی الحجہ کی رات شروع ہو جائیگی۔ اسی رات سے منیٰ کیلئے روانگی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حج کا پہلا دن ۸رذی الحجہ

حج تمتع کا احرام : ۸رذی الحجہ کو "یوم الترویہ" بھی کہتے ہیں جو مناسک حج کے آغاز کا پہلا دن ہے۔ جو حاجی عمرہ ادا کر کے حلال ہو گیا تھا اسکے لئے افضل ہے کہ ۸رذی الحجہ کو غسل کرے ورنہ وضو کر کے پہلے کی طرح حج کا احرام باندھے یعنی ایک چادر لنگی کے طور باندھ لے اور ایک چادر سر اور اوپر کے بدن پر اوڑھ لے پھر مسجدِ حرام میں کسی بھی جگہ احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں حج کی نیت کرے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ" (ترجمہ: اے اللہ! میں بیشک حج کی نیت کرتا ہوں۔ پس اسکو میرے لئے آسان کر اور میری طرف

سے اسے قبول فرما) اسکے بعد کچھ بلند آواز سے تین بار تلبیہ اور آہستہ درود شریف پڑھکر دعا مانگیں جسکے بعد ایک دفعہ پھر احرام کی اسی طرح تمام پابندیاں لازم ہو گئیں جس طرح کہ عمرہ کے احرام کے وقت تھیں۔

نوٹ : یوں تو دسویں ذی الحجہ کے دن قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد طوارفِ زیارت اور اسکے ساتھ ہی سعی کرنا افضل ہے لیکن حاجیوں کی سہولت کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ ۸/ ذی الحجہ کو ہی حج کا احرام باندھ لینے کے بعد رمل واضطباع کے ساتھ کعبۃ اللہ کا ایک نفل طواف کریں اور اسکے ساتھ ہی طوافِ زیارت کی پیشگی سعی بھی کرلیں۔ ایسی صورت میں ۱۰/ ذی الحجہ کے دن طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کا احرام : ناپاکی کی حالت میں نہ ہوں تو عورتیں پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج کی نیت کرلیں۔ لیکن جو عورتیں ناپاکی میں ہوں تو وہ غسل یا صرف وضو کرلیں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھیں البتہ قبل احرام دو رکعت نماز بھی نہ پڑھیں نیز مسجدِ حرام میں داخل نہ ہوں اور نہ ہی نفل طواف یا طوافِ زیارت کی پیشگی سعی کریں۔ ہاں تلبیہ، تکبیر، تہلیل اور تسبیحات پڑھ سکتی ہیں۔

منیٰ کو روانگی : ۸ رذی الحجہ کو نمازِ فجر مکہ میں پڑھکر بعد طلوعِ آفتاب منیٰ کی طرف روانہ ہوں۔ تلبیہ جاری رہے۔ مکہ معظمہ سے نکلتے وقت جو دعا چاہیں پڑھیں (حصن حصین) مکہ شریف سے منیٰ تقریباً پانچ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے منیٰ پہنچنے کیلئے آجکل متعدد راستے بنائے جاچکے ہیں جن میں سے بعض موٹروں اور بسوں کیلئے اور بعض پاپیادہ عازمین حج کیلئے مختص ہیں جن میں سرنگوں کے ذریعہ راستے بھی شامل ہیں۔ پہلی بار حج ادا کرنے والوں کیلئے اپنے معلم' ایجنٹ یا حج کمیٹی کی جانب سے مہیا کردہ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ ہی منیٰ کو روانہ ہونا مناسب ہے اگرچہ اسطرح پہنچنے میں عموماً تاخیر ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر ضعیف و عمر رسیدہ نہ ہوں بلکہ طاقت و توانائی رکھتے ہوں نیز اپنے خیمہ تک رسائی کا تیقن ہو تو کسی واقف کار کے ہمراہ پیدل کوچ کریں تو منیٰ وقت پر بھی پہنچ جائینگے اور اسطرح مکہ مکرمہ لوٹ کر آنے تک ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں بھی لکھی جائینگی۔ سامان کم سے کم ساتھ رکھنا مفید اور سہولت بخش ثابت ہوگا۔

منیٰ میں آمد اور قیام : ظہر سے پہلے منیٰ میں پہنچ جانا چاہئے جہاں ۸ رذی الحجہ کی ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور ۹ رذی الحجہ کی فجر جملہ پانچ نمازیں پڑھنا مستحب ہے کہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ نے ایسا ہی عمل فرمایا تھا۔ منیٰ جاتے ہوئے راستہ بھر تلبیہ' درود شریف اور دعاء کی کثرت کریں منیٰ نظر آنے

لگے تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَامَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِكَ وَ اَھْلِ طَاعَتِكَ

(ترجمہ : اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس تو مجھ پر وہ احسان فرما جو تو نے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبرداروں پر فرمایا ہے)

منیٰ میں واقع مسجد خیف کے قریب ٹھہرنا مستحب ہے (فتح القدیر) ورنہ جہاں بھی اپنا خیمہ ہے وہیں ٹھہریں۔

منیٰ میں نہ صرف ۸ ذی الحجہ کا دن بھر گذاریں بلکہ ۹ ذی الحجہ سے پہلے کی شب میں بھی قیام کریں یہ رات (شبِ عرفہ) نہایت مبارک ہے اسے ضائع نہ کریں بلکہ رات بھر تلبیہ استغفار اور دعاء پڑھتے رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عرفہ کی رات میں حسب ذیل دعاء کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا (بیہقی، طبرانی)

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ

پاک ہے وہ ذات جسکا عرش آسماں میں ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ

پاک ہے وہ ذات جسکی حکومت زمین میں ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ۔

پاک ہے وہ ذات جسکا راستہ سمندر میں ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ۔

پاک ہے وہ ذات جسکی حکمرانی آگ پر ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ۔

پاک ہے وہ ذات جسکی رحمت جنت میں ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاءُهٗ۔

پاک ہے وہ ذات جسکا حکم قبر پر ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ۔

پاک ہے وہ ذات کہ ہوا جسکی ملک ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ

پاک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں کو بلند کیا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ۔

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بچھایا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ اِلَّآ اِلَیْهِ

پاک ہے وہ ذات جسکے سوا نہ کوئی سہارا ہے اور نہ جائے پناہ ہے۔

حج کا دوسرا دن ۹ر ذی الحجہ

۹ر ذی الحجہ کو "یوم العرفہ" بھی کہتے ہیں جسکی نمازِ فجر کے بعد تکبیراتِ تشریق شروع ہو جاتی ہیں جو ۱۳ر ذی الحجہ کی نمازِ عصر کے بعد تک واجب ہیں یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ" جو ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھنا واجب اور تین بار پڑھنا افضل ہے۔ تکبیر تشریق پہلے کہیں اسکے بعد تلبیہ کہیں۔

نوٹ: دسویں ذی الحجہ کو رمی کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا موقوف ہو جاتا ہے جسکے بعد سے ۱۳ر ذی الحجہ کی عصر تک باقی دنوں کی فرض نمازوں کے بعد صرف تکبیر پڑھیں۔

عرفات کو روانگی: ۹ر ذی الحجہ کو منیٰ میں نمازِ فجر پڑھکر تلبیہ، ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ جب دھوپ مسجد خیف کے سامنے واقع "جبل ثبیر" پر پھیل جائے تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے عرفات پہنچنے کی کوشش کریں۔

منیٰ تا عرفات (۹) کیلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ عرفات جاتے ہوئے راستہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ تلبیہ، دعا اور درود شریف کی کثرت کریں۔ بے ضرورت کسی سے بات چیت نہ کریں۔

عرفات کے راستہ میں دعا: عرفات کے راستہ میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ وَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غُدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ وَاقْرِبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَابْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

(ترجمہ :اے اللہ ! میں تیری طرف متوجہ ہوااور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ذات کو چاہتا ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے اور حج کو قبول کر اور مجھ پر رحم فرمااور مجھے محروم نہ کراور میرے سفر میں برکت ڈال اور عرفات میں میری حاجت پوری کر۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ ! میری تمام صبحوں سے اس صبح کو بہترین کردے اور ان میں اپنی رضامندی سے زیادہ قریب کردے اور ان میں اپنے غصے سے زیادہ دور کردے اور مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے سردار محمد ﷺ اور آپکی آل اور آپکے تمام اصحاب پر اللہ کا درود ہو۔)

عرفات

عرفات کی وجہ تسمیہ : عربی میں عرفات جمع ہے" عرفة "کی جو معرفت یا عرف یا اعتراف سے بنا اور جسکے معنی ہیں جاننا' پہچاننا یا اعتراف و اقرار

یا خوشبو۔ لیکن اصطلاح میں اس میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے براہ مزدلفہ تقریباً پندرہ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، اسی میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا نام حج ہے۔

عرفات کا لفظ قرآن میں بھی ایک جگہ آیا ہے "فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُو اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ"(بقرہ۔۱۹۸) (ترجمہ: پس تم جب عرفات سے چلو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو) تفاسیر میں عرفات کی وجہ تسمیہ متعدد بتائی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱) اس میدان میں حاجیوں کی یکرنگی دیکھکر خالق کی معرفت اور پہچان ہوتی ہے اور سخت دل والوں پر بھی ہیبت اور گریہ وزاری طاری ہو جاتی ہے لہذا یہ عرفات ہے۔

۲) اسی میدان میں جبرئیل علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو ارکان حج بتائے اور آپ نے حج کا طریقہ جانا پہچانہ اسلئے یہ عرفات ہوا۔

۳) تیسرے یہ کہ جنت سے آدم علیہ السلام زمین پر سراندیپ کے مقام پر اور بی بی حوا جدہ میں اتارے گئے جسکے تین سو برس بعد اسی میدانِ عرفات میں نویں ذی الحجہ کے دن آدم علیہ السلام اپنی زوجہ بی بی حوا سے ملاقات کی اور انھیں پہچانا لہذا وہ میدان عرفات اور وہ تاریخ یومِ عرفہ کہلائی۔

۴) حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا نے اسی میدان میں کھڑے ہو کر

اپنے قصور کا اقرار ان قرآنی الفاظ میں کیا "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ"

(اعراف۔ ۲۳)

(ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوے۔)

تو ارشاد الٰہی ہوا کہ "اب تم دونوں نے اپنے آپ کو پہچان لیا"۔ اسلئے اس میدان کا نام عرفات ہوا۔

۵) حضرت ابراھیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بیوی و فرزند کو غیر آباد جنگل میں (جہاں آج بیت اللہ ہے) چھوڑ کر خود شام کی طرف لوٹ گئے۔ کئی سال بعد نویں ذی الحجہ ہی کو میدانِ عرفات میں اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ملے اور انھیں پہچانا اسلئے بھی اسے عرفات کہا گیا۔

۶) اگر خوشبو کا معنیٰ لیا جائے تو جسطرح ایک روزہ دار کے منہ کی بُو رب تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پیاری ہے اسی طرح عرفات میں ٹھہرنے کے دوران حاجی کے پسینہ کی بُو بھی حق تعالیٰ کو پیاری اور پسندیدہ ہے اسلئے بھی اس میدان کا نام عرفات ہوا۔

(تفسیر کبیر۔ اشرف التفاسیر)

دراصل عرفات ایک عظیم الشان اور نہایت وسیع لق ودق میدان کا نام ہے جس کا رقبہ تقریباً بیس (۲۰) مربع کیلو میٹر ہے۔ اس میدان کے چاروں طرف اسکے حدود پر نشانات لگوادیئے گئے ہیں تاکہ لاعلمی میں عرفات کے حدود سے باہر وقوف ہونے نہ پائے۔ یہی وہ مبارک مقام ہے جہاں ۱۰ھ ہجری میں نویں ذی الحجہ کے دن اسلام مکمل ہوا۔ اس موقع پر حضور رسول مقبول ﷺ نے حجۃ الوداع فرمایا جبکہ ایک لاکھ چودہ (یاچوبیس) ہزار صحابہ کرام کی عظیم جماعت کے ساتھ آپ میدان عرفات میں تشریف فرما تھے تو یہ قرآنی آیت شریفہ نازل ہوی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا☆(مائدہ۔۳)

(ترجمہ : آج میں نے تمھارے لئے تمھارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لئے اسلام کو دین پسند کیا)

یہی عرفات وہ مبارک اور حاجیوں کیلئے اہم ترین مقام ہے کہ جہاں نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح کے پہلے تک کسی وقت بھی حاضر ہونا خواہ ایک ہی گھڑی کیلئے ہی کیوں نہ ہو، حج کا اسقدر اہم فرض ہے کہ اگر یہ وقوفِ عرفات کا فرض چھوٹ جائے تو پھر اس سال حج ادا ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں دم یا بدنہ کی قربانی وغیرہ سے بھی اسکا کفارہ یا بدل ہرگز ممکن نہیں۔

جبلِ رحمت کا نظارہ: میدانِ عرفات میں پہلے پہلے جبلِ رحمت پر نظر پڑتی ہے۔ یہ وہی پہاڑ ہے جس پر سرکار دوعالم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہو کر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اسکو منشورِ انسانیت کہا جائے تو ہر طرح بجا ہے جسکی آفاقیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ چودہ صدیوں کے بیت جانے کے باوجود آپکے اسی منشورِ انسانیت کے لبِّ لباب اور خلاصہ کو آج مجلس اقوام متحدہ نے اپنے بین الاقوامی انسانی منشور میں شامل کر لیا ہے۔

جب جبلِ رحمت نظر آئے تو کہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر تلبیہ کہیں یہاں تک کہ عرفات میں داخل ہوں (فتح القدیر)

عرفات میں وقوف: عرفات پہنچ کر جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں مگر "بطنِ عرفہ" میں ٹھہرنا جائز نہیں (عالمگیری۔ در مختار۔ کنز) البتہ جبلِ رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے (تبئین) کیونکہ اسی جگہ حضور ﷺ نے وقوف فرمایا تھا۔ ورنہ اپنا خیمہ جہاں ہو وہیں وقوف کریں۔ زوال تک حتی الامکان صدقہ و خیرات، تلبیہ و اذکار، دعا و استغفار اور کلمۂ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آج کے دن جو سب سے بہتر چیز میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے پڑھی وہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ

حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ☆

(ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلیے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔)

یہ بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کے دوران ایک سو مرتبہ یہ کہے پھر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ترجمہ : اے اللہ ! ہمارے سردار محمد ﷺ اور ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج جسطرح ہمارے سردار ابراھیم علیہ اسلام اور ہمارے سردار ابراھیم علیہ السلام کی آل پر تو نے درود بھیجا تھا اور ان کے ساتھ ہم پر بھی کہ تو بے شک بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے۔) تو حق تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! میرے اس بندے نے میری تسبیح و تہلیل اور تعظیم و تکبیر کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، تم گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اوسکی شفاعت خود اسکے حق میں قبول کی۔ اگر یہ بندہ مانگے تو میں اسکی شفاعت تمام اہلِ عرفات کیلیے قبول کروں گا (بیہقی)

زوال سے پہلے طعام اور دیگر ضرورتوں سے فارغ ہو کر غسل کریں جو مسنون ہے (حصن حصین) ورنہ وضو کریں اور مسجد نمرہ جائیں جو عرفات ہی میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی قائم کی ہوی ایک مسجد ہے۔ مسجد نمرہ میں خطبہ سننے کے بعد نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر کے وقت میں پڑھیں۔

نوٹ : لیکن لاکھوں آدمیوں کے بے پناہ ہجوم میں اپنے خیمہ سے نکل کر مسجد نمرہ تک پہنچنا اور پھر واپس اپنے خیمہ کو لوٹنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے کیونکہ حاجی کے کسی دوسری طرف بھٹک جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے اور وقوف عرفات کے دوران اپنا اور اپنے فکر مند ساتھیوں کا مبارک وقت دعاو استغفار کے بجائے پریشانیوں میں گذر جاتا ہے لہذا حنفی فقہ کے بموجب ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اپنے خیمہ ہی میں پڑھ لیں۔ خیمہ میں نماز پڑھنے کی صورت میں "جمع بین الصلوتین" (یعنی ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ایک ہی وقت ِ ظہر ادا کرنا) نہیں ہے یعنی عصر کی نماز کا بوقت نماز ظہر پڑھنا یا وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا اپنی خاص جماعت کے ساتھ پڑھیں۔

(بہار شریعت۔ انوار البشارہ)

عورتوں کا ناپاکی کی حالت میں بھی عرفات میں وقوف ہو جاتا ہے لیکن اس حالت میں انھیں نماز پڑھنا منع ہے البتہ تلبیہ، تسبیح و تہلیل کر سکتی ہیں۔

نوٹ : بعض لوگ اپنے خیمہ میں ریڈیو کھول کر مسجد نمرہ کے امام کی آواز پر نماز
پڑھتے ہوے یہ تصور کر لیتے ہیں کہ انھوں نے امام مسجد نمرہ کی
اقتداء میں نماز پڑھ لی تو ایسی صورت میں انکی نماز ہی نہیں ہوی۔

حضور رسالت مآب ﷺ نے عرفات کے میدان میں اپنی امت
کو نہیں بھلایا اور رو رو کر مغرب کے وقت تک اپنی امت کیلئے
دعائیں مانگیں۔ للہذا ہم امتیوں کا بھی فریضہ ہے کہ اپنے آقاو شفیع ﷺ کو اس
موقع پر ہرگز فراموش نہ کریں بلکہ درود شریف خوب کثرت سے پڑھیں
علاوہ ازیں استغفار بھی کریں نیز اپنے اور اپنے متعلقین اور جملہ مسلمان مردوں
اور عورتوں کے لئے نہایت عجز وانکسار کے ساتھ دعائیں کریں۔ قارئین کرام
کی خدمت میں خصوصی التماس ہے کہ وقوفِ عرفات کے دوران بارگاہ ایزدی
میں کتاب ہٰذا کے مولف اس عاصی پر معاصی قاضی سید شاہ اعظم
علی صوفی قادری اور اسکے والدین ماجدین و متعلقین کے لئے بھی ترقی
مدارج دارین و مغفرت کی دعائے خیر ضرور فرمائیں۔ بہر حال آج خداوندِ
قدوس کی بے پناہ نوازشوں اور دعاؤں کی مقبولیت کا دن ہے۔ اسلئے نہایت
عاجزی کے ساتھ جی بھر کر اپنے علاوہ اپنی ملت اور عالم اسلام کی ترقی و سرخروئی
کیلئے خصوصی دعائیں مانگیں کہ شاید اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے کا اتنا نادر موقع
پھر ملے گا کہ نہیں۔ غروبِ آفتاب سے نصف گھنٹہ پہلے مزدلفہ جانے کیلئے
موٹروں میں سوار ہو جائیں۔

نوٹ : ۱) وقوفِ عرفات اگر جمعہ کے دن واقع ہو تو اس کا بہت ثواب ہے۔
جمعہ کے دن کا حج دیگر دنوں کے حج سے ستر (۷۰) گناہ افضل ہے
شاید اسی باعث اس حج کو عرفِ عام میں "حجِ اکبر" کہا جاتا ہے۔

۲) یومِ عرفہ یعنی ۹رذی الحجہ جمعہ کے دن آئے تو عرفاتؑ شہر نہ ہونے کی وجہ سے وہاں جمعہ کی نماز نہیں۔ ظہر کی نماز ادا کریں۔

عرفات میں غلطیاں اور کفارے

۱) غروبِ آفتاب تک عرفات کا وقوف دراز کرنا واجب ہے جسکی خلاف ورزی ہو یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل آئیں تو دم لازم آیگا۔

۲) احرام باندھنے کے وقت سے وقوف عرفات کے پہلے تک اگر کسی نے جماع کر لیا تو نہ صرف حج فاسد ہو جائیگا بلکہ اس پر حسب ذیل تین باتیں واجب ہو جائینگی۔

۱) ایک تو دم دینا ہو گا۔

ب) دوسرے یہ کہ اسی احرام کے ساتھ بقیہ مناسک ادا کرتا رہے۔

ج) تیسرے یہ کہ آئندہ سال نئے احرام کیساتھ اس فاسد ہوے حج کی قضا پوری کرے۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی : جب سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں اور راستہ بھر تکبیر و تہلیل ' استغفار و تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔ (تبیین)

مزدلفہ

مزدلفہ 'زلف سے بنا بمعنی قرب یا نزدیکی جیسے قرآن میں ارشاد باری ہے "لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى" (زمر۔۳) (ترجمہ : کہ ہمیں اللہ کے پاس قریب کردیں۔) لہٰذا مزدلفہ کے معنی ہیں قریب کرنے والی جگہ کیونکہ حاجیوں کو یہاں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ نیز حضرت آدم علیہ السلام اپنی بی بی حوا سے پہلی بار اسی مقام پر قریب ہوئے اسلئے بھی انکا نام مزدلفہ ہوا۔ (تفسیرِ کبیر)

مزدلفہ دراصل عرفات اور منیٰ کے درمیان تقریباً پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر اور منیٰ سے مشرق کی جانب حدودِ حرم کے اندر واقع کوئی پانچ مربع کیلومیٹر پر محیط میدان ہے۔

مزدلفہ میں داخلہ اور وقوف : مزدلفہ میں پیدل داخل ہونا مستحب ہے (تبیین)۔ مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِىْ وَ عَظْمِىْ وَ شَحْمِىْ وَ شَعْرِىْ وَسَائِرَ جَوَارِحِىْ

عَلَى النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ☆

(ترجمہ : اے اللہ ! میرے گوشت' ہڈی' چربی' بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کردے' تیری رحمت سے اے سارے مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان)

مزدلفہ کے میدان کی آخری حد پر واقع "مشعرِ حرام" نامی ایک پہاڑ کے آس پاس ٹھہرنا افضل ہے کہ حضور علیہ السلام نے مشعرِ حرام کے پاس ہی قیام فرمایا تھا۔

قرآن پاک کے سورۂ بقرہ کی آیت ۱۹۸ میں "مشعر الحرام" کا تذکرہ شامل ہے۔ عربی لغت میں مشعر بمعنی نشان یا علامت ہے اور حرام بمعنی محترم یا عزت والا۔ لہذا "مشعر الحرام" سے مراد محترم نشانی والا پہاڑ ہے جسکو "قزح" اور "میقدہ" بھی کہتے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس ہو کر تمام رات یہاں آگ جلاتے تھے۔ اسلام نے اس عمل کو بیہودہ قرار دیا اور حکم دیا کہ یہاں آکر عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ حسبِ ہدایت اللہ کا ذکر کرو۔ (اشرف التفاسیر)

ضروری نوٹ : مزدلفہ میں محسر کے سوائے جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں (قاضیخاں) "مُحَسّر" دراصل منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ایک نالہ کے پاس واقع ہے یہ اسی وادی کا نام ہے جہاں اصحابِ فیل غارت اور ہلاک ہوئے۔ محسر کے معنی ہیں تھکا دینے والا یا عاجز کر دینے والا۔

وادی محسر کی مسافت (فاصلہ) کوئی (۵۴۵) ہاتھ برابر ہے (طحطاوی)۔ وادی محسر میں نہ ٹھیریں نہ اس میں سے گذریں اگر مجبوراً اس وادی میں سے گذرنا پڑے تو اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے غضب سے ہمکو نہ مارڈال اور تیرے عذاب سے ہمکو ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا فرما) پڑھتے ہوئے تیز اور جلد گذر جائیں۔ اسکو آجکل "وادی النار" بھی کہتے ہیں۔ حکومت نے اسکے چاروں طرف خار دار تار لگادئے ہیں اور پیدل حاجیوں کو روکنے کیلیے ایک سنتری بھی وہاں کھڑا رہتا ہے۔

نماز مغرب و عشاء ایک ساتھ: مزدلفہ پہنچنے کے بعد ممکن ہو تو غسل کریں جو مسنون و مستحب ہے (اتحاف) ورنہ وضو کرلیں۔ اگر مغرب کی نماز کا وقت ابھی باقی ہے تو بھی نماز مغرب ہرگز نہ پڑھیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ البتہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک ساتھ بوقت عشاء پڑھیں جسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے بعد مغرب کی فرض نماز (قضا کی نہیں بلکہ) ادا کی نیت سے پڑھیں۔ اسکے فوراً بعد کسی اذان و اقامت کے بغیر عشاء کی فرض نماز پڑھیں۔ مغرب و عشاء کی فرض رکعتوں کے مابین سنت و نفل نماز بھی نہ پڑھیں بلکہ مغرب و عشاء کی فرض رکعتیں ایک ساتھ پڑھ لینے کے بعد پہلے مغرب کی سنت اور پھر عشاء کی سنت و وتر رکعتیں پڑھیں۔ (منسک المتوسط ملا علی قاری)

نوٹ: دونوں فرض نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کیلئے مسجد یا جماعت کی کوئی شرط نہیں(کافی) تنہا پڑھیں تو جائز ہے مگر امام کے ساتھ باجماعت پڑھنا افضل ہے (ایضاح)

مزدلفہ میں شب گذاری: مزدلفہ میں پوری شب گذارنا سنت موکدہ ہے۔ جہاں وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک ہے لہذا جو بھی اس وقت کے بعد مزدلفہ پہنچے یا صبحِ صادق سے پہلے مزدلفہ چھوڑ کر چلا جائے تو وقوف مزدلفہ ادا نہ ہوا۔ صرف کمزور، عورت یا بیمار مستثنیٰ ہے۔ (عالمگیری) عشاء سے فارغ ہو کر چاہیں تو تھوڑا آرام کریں (محیط) اور تازہ دم ہو جائیں۔ مزدلفہ میں گذاری جانے والی رات کو "شبِ یوم النحر" بھی کہتے ہیں جس میں بیدار رہیں کہ یہ شب تو شبِ قدر سے بھی شریف تر ہے (در مختار) لہذا رات بھر تضرع کے ساتھ لبیک، نماز، تلاوت کلام پاک، ذکر، دعا اور درود شریف پڑھنے میں گذاریں (تبئین)

آئندہ تین دنوں میں منیٰ میں شیطانوں کو مارنے کیلئے مزدلفہ میں ہی کنکریاں چن لیں جو نہ زیادہ چھوٹی ہوں اور نہ زیادہ بڑی بلکہ کم و بیش کھجور کی گھٹلی برابر جسامت کی ہوں۔ اور انہیں تین بار دھو کر ایک تھیلی یا لفافے میں رکھ لیں۔

احتیاطاً ستر (۷۰) کنکریاں چن لیں (محیط) کیونکہ ۱۲رذی الحجہ تک (۴۹) کنکریاں اور ضرورت پڑنے پر ۱۳رذی الحجہ تک (۷۰) کنکریاں مارنے کی ضرورت پڑیگی۔ مگر ایک ہی پتھر کی ستر کنکریاں بنالینا مکروہ ہے۔ (فتح القدیر)

جب دسویں ذی الحجہ کی صبحِ صادق ہونے کا یقین ہو جائے تو اول وقت مزدلفہ میں نمازِ فجر پڑھیں (قدوری۔ در مختار)

نوٹ: عموماً معلم کے آدمی منیٰ کو روانگی میں جلدی کرنے کی خاطر حاجیوں کو جلد نمازِ فجر پڑھکر تیار رہنے کی ہدایت دیتے ہوئے وقت سے پہلے ہی "وقت ہو گیا" "وقت ہو گیا" پکارنے لگتے ہیں۔ اسکا خاص لحاظ رہے کہ وقت سے پہلے نماز فجر ہر گز نہ پڑھیں نماز فجر ادا کر لینے کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں کسی بھی جگہ ٹھیریں مگر وادیِ محسر میں نہ ٹھیریں اور نہ اس میں سے گذریں۔ اس مختصر وقوف کے دوران بھی تلبیہ 'دعا اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ جب سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

وقوف مزدلفہ میں غلطیاں اور کفارے

۱) وقوفِ مزدلفہ کی شب صبحِ صادق سے اجالا ہونے تک کے وقت کے بعد مزدلفہ پہنچیں تو دم لازم ہوگا۔

۲) وقوفِ مزدلفہ کی شب صبحِ صادق طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ چھوڑ دیں تو دم لازم ہوگا صرف عورت 'بیمار اور کمزور اس سے مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ: اگر کوئی سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہوا

توبرا کیا مگر اس پر دم واجب نہیں۔

۳) مزدلفہ میں جماع کریں تو حج فاسد نہ ہوگا مگر بدنہ یعنی ایک اونٹ یا گائے کی قربانی کا کفارہ لازم ہوگا۔

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ

مزدلفہ سے منیٰ کو واپسی: مزدلفہ سے منیٰ کو جانے کے راستے میں بدستور ذکر و دعا، استغفار، تلبیہ اور درود شریف کی کثرت کریں اور یہ دعا بھی پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَھِبْتُ فَاقْبِلْ نُسُکِیْ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاقْبِلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ (ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف چلتا ہوں اور تیرے عذاب سے لرزتا ہوں اور تیری جانب رجوع ہوتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں پس میری قربانی کو قبول فرما اور میرے اجر کو عظیم فرما اور میرے تضرع پر رحم فرما اور میری توبہ کو قبول فرما اور میری دعا کو مقبول فرما۔)

آج دسویں ذی الحجہ کا دن نہایت مصروف دن ہے جس میں حاجی کو بہت سے اہم کام جیسے رمی جمرۂ عقبہ، قربانی، حجامت اور طوافِ زیارت انجام دینے ہوتے ہیں۔ حج کے مشاغل کے پیشِ نظر حاجیوں کو عید الاضحیٰ کی نماز معاف کر دی گئی ہے۔

منیٰ کی رویت : منیٰ نظر آتے ہی وہی دعائے ذیل پڑھیں جو مکہ معظمہ سے آتے وقت منیٰ کو دیکھکر پڑھی گئی تھی یعنی اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ (اسکا ترجمہ پہلے لکھا جا چکا ہے)

منیٰ اور جمار

منیٰ پہنچتے ہی سب کاموں سے پہلے کنکریاں مارنی ہیں جو حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یادگار سنت ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''حضرت ابراھیم علیہ السلام اپنے سعادت مند فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے لئے چلے تو جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا جسکو آپ نے سات کنکریاں ماریں اور وہ زمین میں دھنس گیا۔ آگے جمرۂ وسطیٰ کے پاس پھر شیطان آیا تو آپ نے پھر اُسے سات کنکریاں ماریں اور وہ زمین میں دھنس گیا۔ آگے تیسرے جمرہ کے پاس پھر شیطان آیا۔ اللہ کے خلیل علیہ السلام نے اسے پھر سات کنکریاں ماریں اور وہ زمین میں دھنس گیا (حاکم، ابن خزیمہ)

ان تینوں مقامات پر شیطان کے متبادل اونچے عریض تین ستون بنادئے گئے ہیں۔ مکہ معظمہ سے منیٰ کی طرف آتے ہوئے جو ستون پہلے پڑتا ہے وہ ''جمرۂ عقبہ'' کہلاتا ہے جسکو جمرۂ کبریٰ یا عرف عام میں ''بڑا شیطان''

بھی کہا جاتا ہے۔ اسکے بعد جو ستون بیچ میں ہے اسکو "جمرۂ وسطیٰ" یا عرف عام میں "منجلا شیطان" بھی کہا جاتا ہے۔ اسکے بعد آگے مسجد خیف کے پاس منیٰ سے قریب جو ستون ہے اسکو "جمرۂ اولیٰ" یا عرف عام میں "چھوٹا شیطان" کہا جاتا ہے۔

آجکل ان ستونوں کی جگہ چھوڑ کر اوپر ایک پل نما چھت بن گئی ہے جس کے باعث اوپر اور نیچے دونوں جگہ سے کنکریاں مار سکتے ہیں۔ دونوں طرح صحیح ہے۔

جمرۃ العقبہ کی رمی کا وقت : آج ۱۰ ذی الحجہ کو چھوٹے اور منجلے شیطانوں کو نہیں بلکہ صرف "جمرۃ العقبہ" (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنی ہیں جسکا وقت اگرچہ دسویں ذی الحجہ کی فجر سے گیارھویں ذی الحجہ کی فجر تک ہے لیکن طلوعِ آفتاب سے زوال تک مارنا مسنون، زوال سے غروب آفتاب تک مارنا مباح (جائز) اور غروب آفتاب سے فجر تک مارنا مکروہ ہے۔ البتہ ضعیف اور بیمار عورتیں یا مرد رات میں بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔ اور اگر اس قدر بیمار ہوں کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہیں جاسکتے تو کنکریاں مارنے کے لئے وہ اپنی جانب سے دوسروں کو وکیل بنا سکتے ہیں۔

رمی جمار کا طریقہ : کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر (ہدایہ۔ بحر۔ ظہیریہ) اسطرح کھڑے رہیں کہ منیٰ

داہنے ہاتھ کو اور کعبۃ اللہ بائیں ہاتھ کو اور جمرہ کی طرف اپنا منہ ہو۔ سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لیکر دائیں ہاتھ کو خوب اٹھائیں کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو اور انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی انگلی سے پھینکیں یا شہادت کی انگلی کے اوپر کی جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکیں یا پھر ان دونوں کی پور میں پکڑ کر پھینک ماریں جمرۂ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ موقوف کر دیں (قاضیخان، در مختار، بخاری، مسلم) اور ہر کنکری مارتے وقت یہ دعاء پڑھیں۔

دعاء رمی : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْماً لِلشَّيْطَانِ وَ حِزْبِهٖ وَ رِضاً لِّلرَّحْمٰنِ وَ لُطْفِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجّاً مَّبْرُوْراً وَّسَعْياً مَّشْكُوْراً وَّذَنْباً مَّغْفُوْراً (فتح القدیر) ☆(ترجمہ : اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ شیطان اور اسکے گروہ کو ذلیل کرنے کیلئے اور اللہ کی خوشنودی اور اسکی مہربانی کیلئے ہے۔ اے اللہ ! اس حج کو مبرور اور سعی کو مشکور فرما اور گناہ بخشدے۔)

یا صرف الله اکبر کہیں (حصن حصین) یا اَللّٰهُ اَكْبَرْ کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی کہیں تو کوئی حرج نہیں (بدائع)

بہتر یہ ہے کہ کنکری جمرہ تک پہنچیں ورنہ کنکری تین ہاتھ کے فاصلہ تک گرے تو بعید ہے (در مختار) اور اس سے کم دوری پر گرے تو قریب ہے (جوہرہ) لیکن اس (تین ہاتھ) سے زیادہ فاصلہ پر گرے تو کنکری شمار میں نہیں

آئیگی سات سے کم کنکریاں مارنی جائز نہیں۔ سات سے زیادہ جائز ہیں (در مختار)۔ جب سات کنکریاں پوری ہو جائیں تو وہاں نہ ٹھہریں بلکہ ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً واپس آجائیں۔ آج دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کے سوادوسرے جمروں کو نہ کنکریاں ماریں اور نہ ہی انکے پاس ٹھہریں۔

(شرح طحاوی۔ حصن حصین)

نوٹ : جمرہ کے دونوں جانب آمدورفت کے جدا جدا راستے بنے ہوئے ہیں لہٰذا ایک طرف سے جائیں دوسری طرف سے واپس آئیں ورنہ ہجوم سے تصادم اور ہلاکت کا اندیشہ رہتا ہے۔

قربانی

دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر قربانی کریں۔ حاجی متمتع مقیم کے حکم میں ہو اور صاحب نصاب بھی ہو تو اس پر دو قربانیاں واجب ہیں۔ ایک تو حج کے شکرانہ کی قربانی اور دوسری "عید الاضحیٰ" کی قربانی جو ہر سال صاحبِ نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے۔

اگر حاجی مسافر کے حکم میں ہو (یعنی آٹھویں ذی الحجہ سے پہلے مکہ معظمہ میں اسکا قیام پندرہ دن یا اس سے زیادہ نہیں رہا) تو مسافر ہونے کی وجہ سے اس پر "عید الاضحیٰ کی قربانی" واجب نہیں پھر بھی قربانی دے تو مستحب اور باعثِ

ثواب ہے۔ البتہ حج کے شکرانہ کی قربانی تو ہر حال میں واجب ہے۔

نوٹ :۱) حج کی قربانی یعنی دمِ شکرانہ صرف منیٰ اور حدود حرم میں ہی ہو سکتی ہے اسکے باہر یا وطن میں ہر گز نہیں۔ البتہ عیدالاضحیٰ کی قربانی کا انتظام اپنے وطن میں کریں تو مضائقہ نہیں۔

۲) قربانی کے جانور کا خود حاجی کی جانب سے ذبح کرنا سنت ہے لیکن بے پناہ بھیڑ کے سبب حاجی کا قربان گاہ تک جانا نہایت دشوار ہوتا ہے اسلئے آجکل اسلامی ڈیولپمنٹ بینک کے نام سے سعودی عرب میں ایک ادارہ قائم ہے جو حاجیوں کی خواہش پر قربانی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے اور عموماً قربانی کا وقت پہلے پہل ہی بتلادیتا ہے جس میں تاخیر کی پوری گنجائش ہے لہذا دیے ہوے وقت سے احتیاطاً دو تین گھنٹے بعد حجامت بنوائیں تو مناسب ہے۔

حجامت

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد یا یہ اطمینان حاصل کر لینے کے بعد کہ قربانی ہو چکی ہے تو حجامت (حلق یا قصر) بنوائیں اس موقع پر قبلہ رو ہو کر بیٹھنا اور حاجی کے دائیں جانب سے حجامت شروع کرنا سنت ہے۔ (فتح القدیر) قصر یعنی بال کتروانے سے حلق یعنی تمام سر کا منڈانا افضل ہے (شرح طحاوی۔

کافی) حجامت کے وقت کی دعا عمرہ کے طریقہ میں درج ہے حلق یا قصر کا وقت ایام نحر (یعنی دسویں گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ) ہے۔ لیکن دسویں ذی الحجہ افضل ہے ۔

(عالمگیری۔ غایۃ الاوطار۔ شرح ہدایہ)

عورتوں کیلئے پورے سر کے بالوں سے انگلی کے ایک پور کی مقدار برابر کترنا مستحب ہے (در مختار) اور چوتھائی سر کے بال انگلی کے پور کے برابر کترنا واجب ہے (رد المحتار) مگر کسی نامحرم کے ہاتھ سے بال ہرگز نہ کتروائیں۔ جو حجامت کے بعد احرام سے باہر ہو گیا تو اب وہ اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے اگرچہ دوسرا ابھی محرم ہو (منسک)

جب حجامت سے فارغ ہوں تو اللہ اکبر کہیں اور یہ دعا کریں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا اَللّٰھُمَّ زِدْ نَا اِیْمَانًا وَّ یَقِیْنًا وَّاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ (ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہم سے قربانی کی تکمیل کروائی۔ اے اللہ ! ہمارے ایمان و یقین کو زیادہ کر اور ہمکو اور ہمارے والدین کو اور تمام مسلمانوں کو بخشدے)۔

حجامت کے بعد عورت کے سوا سب چیزیں حلال ہو گئیں جو احرام کی حالت میں محرم پر حرام تھیں (قاضی خاں) یعنی اب نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن لیں لیکن طوافِ زیارت سے قبل بیوی سے صحبت کرنا حلال نہیں۔

قربانی اور حجامت میں غلطیاں اور کفارے :-

۱) اگر قربانی سے پہلے حجامت بنوائے گا تو دم لازم آئیگا۔

۲) مرد اگر سر کے چوتھائی سے کم بالوں کو انگلی کے پور برابر کتروایا تو دم لازم آئیگا۔

۳) ایام نحر یعنی اگر بارھویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائی تو دم لازم ہے۔

۴) اگر حجامت سے پہلے بیوی سے جماع کیا تو بدنہ کا کفارہ دینا لازم ہے۔

۵) اگر حجامت کے بعد بیوی سے جماع کیا تو دم واجب ہے۔

طوافِ زیارت

طوافِ زیارت کا طریقہ : اب حج کا ایک اہم اور آخری رکن "طواف زیارت" ادا کرنا باقی ہے جسکو طوافِ رکن یا طوافِ افاضہ یا طوافِ فرض بھی کہتے ہیں۔ قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج دسویں ذی الحجہ ہی کو مکہ معظمہ پہنچ کر طواف زیارت سے فارغ ہو جائیں پھر رات گذارنے کیلئے منیٰ واپس ہو جائیں۔ رمی، قربانی اور حجامت کے بعد طوافِ زیارت کرنا سنت ہے لیکن اگر رمی قربانی اور حجامت سے پہلے یا بیچ میں کریں تو مکروہ ہے مگر طواف ہو جائیگا۔ متمتع اگر حج کے احرام کے بعد کسی نفل طواف

میں طوافِ زیارت کی سعی پہلے ہی کر چکا ہے تو اب صرف طوافِ زیارت کرے سعی نہ کرے اور اگر پہلے سعی نہیں کی تھی تو اب طوافِ زیارت کے بعد سعی بھی کرے نیز اس صورت میں اگر احرام بدن پر ہو تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کرے۔ اور اگر احرام میں نہیں بلکہ سلے ہوے کپڑوں میں ہو تو طوافِ زیارت کے بعد سعی بھی ان ہی کپڑوں میں کرے مگر اس طواف میں اضطباع نہیں البتہ اسکی پہلی تین چکروں میں رمل ہو گا۔ اگر دسویں ذی الحجہ کو طوافِ زیارت ممکن نہ ہو تو دوسرے دن گیارھویں ذی الحجہ کو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو تیسرے دن بارھویں ذی الحجہ کو مغرب سے پہلے تک طوافِ زیارت کر لیں۔ اس سے زیادہ تاخیر مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ کسی وجہ کے بغیر بارھویں ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کرنے کا پہلے ہی سے پروگرام طے کر لیتے ہیں جو ہجوم کے باعث تکمیل نہ پائے تو گناہ بھی ہو گا اور کفارہ بھی لازم ہو گا۔ اسلئے دسویں یا گیارہویں ذی الحجہ کو ہی طوافِ زیارت سے فارغ ہو جائیں۔ مگر رات بہر الحال منیٰ میں گذاریں جو سنت ہے ورنہ ان دنوں میں منیٰ کے سوا اور کہیں رہنا مکروہ ہے (طحطاوی۔ در مختار) طوافِ زیارت کے بعد بیوی حلال ہو گئی۔

عورتیں اگر حیض و نفاس کی وجہ سے بارھویں ذی الحجہ تک طوافِ زیارت کا یہ فرض ادا نہ کر سکیں تو ان پر کوئی گناہ یا کفارہ نہیں بلکہ جب بھی وہ پاک ہوں طوافِ زیارت کر لیں۔

طوافِ زیارت میں غلطیاں اور کفارے

۱) کسی حال میں طوافِ زیارت نہ ساقط ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی بدل ادا ہو سکتا ہے کیوں کہ یہ طواف حج کا اہم رکن ہے اسلئے اگر بارھویں ذی الحجہ کی مغرب تک بھی طوافِ زیارت نہیں کیا تو گنہگار ہونے کے علاوہ دم لازم آئیگا اور اس طواف کی ادائی کا فرض آخری عمر تک باقی رہتا ہے۔ اور جب تک اسکی تکمیل نہ ہو بیوی حلال نہیں ہوتی۔

۲) عورتیں حیض و نفاس سے ہٹ کر کسی دوسرے عذر جیسے بیماری وغیرہ کے سبب بارھویں ذی الحجہ کی مغرب کے بعد طوافِ زیارت کریں تو ان پر دم لازم آئیگا۔

۳) اگر حجامت کے بعد اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہے۔

۴) اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تو دم لازم ہے لیکن دوبارہ کر لینے سے دم ساقط ہو جاتا ہے چاہے بارھویں ذی الحجہ کے بعد کیا ہو۔ البتہ تین یا کم چکر بے طہارت کیا تو ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ دینا ہوگا۔

۵) طوافِ زیارت کے چار یا زیادہ پھیرے جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کئے تو بدنہ واجب ہے نیز پاک ہو کر دوبارہ طوافِ زیارت

کرنا بھی واجب ہے۔ لیکن بارھویں ذی الحجہ تک پورے طورر پر دوبارہ طوافِ زیارت کرلیا تو بدنہ ساقط ہوگیا البتہ بارھویں ذی الحجہ کے بعد کیا تو بدنہ نہیں بلکہ دم لازم رہیگا۔

۶) اگر طوافِ زیارت اکثر یا پورا کسی عذر کے بغیر سواری پر کیا یا بے ستر کیا مثلاً عورت کے چوتھائی سر کے بال یا چوتھائی کلائی کھلے رہیں تو ان سب صورتوں میں دم لازم آئیگا۔ اگر صحیح طور پر دوبارہ کر لیا تو دم ساقط ہو گیا۔ اور اگر دوبارہ کئے بغیر وطن چلا آیا تو دم کی قیمت بھجوادے تاکہ حدود حرم میں بکرا ذبح کردیا جائے۔

حج کا چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ

آج یعنی گیارھویں ذی الحجہ کو تینوں جمروں کی رمی کرنا ہے۔ اس کا وقت اگرچہ زوال آفتاب سے صبح صادق تک ہے لیکن غروب آفتاب کے بعد مکروہ ہے آج پہلے جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے رمی شروع کرنا مسنون ہے جو مسجد خیف کے قریب ہے (در مختار) پھر درمیانی شیطان کی اور آخر میں بڑے شیطان کی رمی کریں

پہلے کے طریقہ پر دعا پڑھتے ہوئے قبلہ رو ہوکر سات کنکریاں پہلے چھوٹے شیطان کو ماریں۔ رمی کے بعد کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ

اٹھا کر اسطرح دعا کریں کہ اپنی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ حضورِ دل سے حمد وصلوٰۃ اور استغفار و دعا میں کم سے کم بیس قرآنی آیتیں پڑھنے کے وقت تک مشغول رہیں۔ اسکے بعد جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جاکر پہلے کی طرح سات کنکریاں پھینک ماریں۔ چونکہ اسکے بعد اور ایک جمرہ کی رمی ہے اسلئے یہاں بھی تحمید، تہلیل، تکبیر، درود شریف استغفار اور دعا کرتے ہوئے اتنی ہی دیر یعنی بیس قرآنی آیتیں پڑھنے کے وقت تک ٹھیریں (مضمرات طحطاوی)

اسکے بعد جمرۂ عقبہ یعنی بڑے شیطان پر جاکر پہلے کی طرح سات کنکریاں ماریں اور فوراً واپس ہو جائیں۔ جمرۂ عقبہ پر رمی کے بعد نہ ٹھیریں کیونکہ اسکے بعد رمی نہیں ہے۔ البتہ جمرۂ عقبہ کی رمی کے ساتھ ہی پلٹتے وقت دعا کریں اور اپنے مستقر پر آجائیں کہ رات بھر وہیں رہنا مسنون ہے (زاد)

حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ

آج یعنی بارھویں ذی الحجہ کو بھی زوال کے بعد گیارھویں ذی الحجہ کی طرح اسی ترتیب میں تینوں جمرات کی رمی کریں۔ بعض لوگ آج دوپہر سے پہلے ہی رمی کر کے مکہ معظمہ کو چلے جاتے ہیں جو ہمارے اصل مذہب کے خلاف ہے۔ زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد اختیار ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے مکہ معظمہ کو روانہ ہو جائیں مگر غروب کے بعد جانا معیوب ہے۔

۱۳ ذی الحجہ کا دن

اگر بارھویں ذی الحجہ کو واپس نہ ہوں بلکہ منیٰ میں ہی تیرھویں ذی الحجہ کی صبح ہو گئی تو پھر تیرھویں کو منیٰ میں رہنا مستحب ہے (در مختار)۔ اس صورت میں تیرھویں کو تینوں جمرات کی اسی ترتیب میں رمی واجب ہے جسکے بغیر جانا جائز نہیں۔ اس رمی کا وقت اگرچہ صبح سے مغرب تک ہے مگر صبح سے زوال تک مکروہ ہے۔ اور زوال کے بعد سنت ہے۔

رمی جمار کے مکروہات

۱) دسویں ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد رمی کرنا۔

۲) تیرھویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا۔

۳) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔

۴) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا اور مارنا۔

۵) مسجد کی کنکریاں مارنا۔

۶) جمرہ کے نیچے پڑی ہوی کنکریاں اٹھا کر مارنا جو مردود ہو جاتی ہیں کیونکہ قبول کی گئی کنکریاں اٹھا لی جاتی ہیں جو کل روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھی جائینگی۔

۷) ناپاک کنکریاں مارنا۔

۸) سات سے زیادہ کنکریاں مارنا۔

۹) رمی کیلئے جو سمت مذکور ہوی اسکے خلاف کرنا۔

۱۰) جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا۔اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

۱۱) جمروں کی ترتیب کے خلاف کنکریاں مارنا۔

۱۲) کنکری کو پھینک مارنے کے بدلے جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

رمی جمار میں غلطیاں اور کفارے

۱) اگر دسویں ذی الحجہ صرف تین کنکریاں ماریں یا بالکل نہیں (یعنی ایک بھی کنکری نہیں ماری) تو دم لازم آئیگا اور اگر چار کنکریاں ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلہ صدقہ دیں (ردالمحتار)

۲) اگر دسویں ذی الحجہ کو چار سے کم کنکریاں اور ۱۱، ۱۲، ذی الحجہ کو گیارہ سے کم کنکریاں ماریں تو دم واجب ہوگا۔

۳) اگر دسویں ذی الحجہ کو صرف چار کنکریاں ماریں باقی تین چھوڑدیں اور اسی طرح بعد کے دنوں میں صرف گیارہ کنکریں ماریں اور باقی دس چھوڑدیں تو رمی قضاء بھی کریں اور چھوٹی ہوی ہر کنکری پر ایک صدقہ دیں اور ان سب صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دیں۔ (ردالمحتار)

۴) اگر تمام دنوں میں رمی ترک ہو گئی تو یعنی بالکل رمی نہ کی تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (منسک)

۵) کسی ایک دن کی رمی ترک ہو تو دم واجب ہے کیونکہ ہر روز کی رمی واجب ہے۔

۶) اگر ۱۰ار تا ۱۲ار ذی الحجہ کسی بھی دن رمی نہیں کی اور تیرھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں ٹھہرنے کے باوجود غروب آفتاب تک رمی نہیں کی تو ایک دم واجب ہوگا۔

۷) اگر تیرھویں ذی الحجہ کی صبح منیٰ میں ہوی اور رمی کئے بغیر منی چھوڑے تو اس پر دُم واجب ہوگا۔

۸) ۱۱ار و ۱۲ار ذی الحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو رمی نہیں ہوی۔ زوالِ آفتاب کے بعد دوبارہ رمی کریں ورنہ دم لازم آئیگا۔

۹) اگر ۱۰ار تا ۱۲ار ذی الحجہ کو رمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کرلیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضاء ہو گئی دوسرے دن اسکی قضاء کرنا اور دم بھی دینا واجب ہوگا۔ اس قضاء کا وقت تیرھویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے کہ اسکے بعد قضاء نہیں۔ اور اگر تیرھویں کے غروب آفتاب تک رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہو سکتی البتہ دم واجب ہے (شامی)

۱۰) کوئی تندرست مرد یا عورت کسی شرعی عذر کے بغیر رمی چھوڑدے یا اپنی طرف سے کسی کو قائم مقام ولی بنا کر کنکریاں مارے تو دم لازم آئیگا کیونکہ اسکی رمی ادا ہی نہ ہوگی۔

۱۱) رمی جمار سے پہلے یا بعد مگر حجامت و طوافِ زیارت سے قبل جماع کی تو بدنہ کا کفارہ لازم آئیگا اور حجامت کے بعد مگر طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہو گا۔ البتہ حجامت و طوافِ زیارت کے بعد جماع کیا تو کچھ نہیں۔

۱۲) اگر رمی سے پہلے قربانی کی تو ایک دم لازم آئیگا اور اگر رمی سے پہلے قربانی بھی کی اور حجامت بھی بنوائی تو دو دم واجب ہیں ایک دم قربانی کے سبب اور دوسرا دم حجامت کے سبب۔

اب حجاج کرام اپنی خوش نصیبی پر شاداں اور سعادت مندی پر نازاں ہیں کہ الحمد للہ حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے حج بیت اللہ کی اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ البتہ آفاقی (میقات کے باہر رہنے والے) حاجیوں پر طوافِ وداع واجب ہے جسکی ادائی باقی رہ گئی۔

منیٰ سے براہ محصب مکہ معظّمہ روانگی : جب منیٰ سے بارھویں ذی الحجہ یا تیرھویں ذی الحجہ کو مکۂ معظّمہ جانیکا ارادہ ہو تو پہلے "وادیِ محصّب" میں اتریں جو منیٰ اور مکہ مکرمہ کے درمیان واقع ہے
جہاں پتھریاں کثرت سے ہیں۔ اسکو ابطح یا بطحا یا حصا بھی کہتے ہیں اور مکہ معظّمہ کا وہ قبرستان جسکا نام حجون ہے محصب میں داخل نہیں ہے۔

محصب میں اترنا سنت ہے ادنیٰ رتبہ یہ ہے کہ ساعت بھر ٹھیریں اور اعلیٰ رتبہ یہ ہے کہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں پڑھیں اور

ایک نیند لے کر مکہ معظمہ آئیں (فتح القدیر۔ بخاری۔ فتح) امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس تو محصب میں ٹھیرنا سنت موکدہ ہے (برہان) محصب میں دعا مانگیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ لہٰذا اگر ترک کیا تو برا کیا (کافی)

حج کے بعد مکہ معظمہ میں قیام: حج سے فارغ ہو کر تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب تک بھی مکہ معظّمہ میں قیام نصیب ہو تو اپنے، اپنے پیرو مرشد، والدین ماجدین، اساتذہ، خصوصاً حضور سرور کونین ﷺ، آپ کے اہل بیت و صحابہ کرام اور دیگر بزرگانِ دین بالخصوص حضرات امام اعظم اور غوث اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف سے جس قدر ہو سکیں عمرے کرتے رہیں جسکی احادیثِ شریفہ میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ عمرہ کرنے کا وہی طریقہ ہے جو شروع میں بیان کیا گیا۔ جسکا خلاصہ یہ کہ جعرانہ (۲۵ کیلو میٹر) یا تنعیم (مسجد عائشہ) (۵ کیلو میٹر) جائیں اور عمرہ کا احرام باندھکر آئیں جسکو عرف عام میں علی الترتیب بڑا عمرہ اور چھوٹا عمرہ بھی کہا جاتا ہے طواف شروع کرتے وقت حجرِ اسود کا بوسہ لیتے ہی تلبیہ بند کر دیں۔ اضطباع اور رمل کے ساتھ طواف کریں اور حسبِ قاعدہ سعی کرنے کے بعد حجامت بنوالیں بس عمرہ پورا ہو گیا۔ جس کے سر پر گنجے پن سے یا اسی دن حلق کرنے سے بال نہ ہوں اور پھر عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو سر پر صرف استرہ پھرا دیں۔

طوافِ وداع

اس طواف کو طوافِ صدر یا طوافِ رخصت بھی کہتے ہیں جو میقات کے باہر سے آنے والے حاجیوں پر واجب ہے۔یہ آخری طواف، اضطباع، رمل اور سعی کے بغیر ادا کریں اور خوب دل کھول کر جو چاہیں دعائیں مانگیں۔ خصوصاً بابِ کعبہ پر ملتزم سے لپٹکر، غلافِ کعبہ پکڑ کر نیز مقامِ ابراھیم اور زم زم پر آکر درود شریف اور دعا کی کثرت کریں۔ ملتزم کو لپٹ کر کہیں "اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ مَغْفِرَتِكَ وَ يَرْجُوا رَحْمَتَكَ" (عالمگیری) (ترجمہ: تیرے در پر سائل تیرے فضل و مغفرت کی بھیک مانگتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے) حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت رو رو کر یہ دعا پڑھیں "يَا يَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَا اُوَدِّعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَلِيْ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى ذٰلِكَ وَ اُشْهِدُ مَلٰئِكَتَكَ الْكِرَامِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (ترجمہ: اے زمین پر اللہ کے یمین! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت

رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن، جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لئے اسکی گواہی دے گا۔ اے اللہ! میں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اور ہمارے سردار محمد ﷺ اور آپ کی آل و تمام اصحاب پر اللہ درود بھیجے۔)

عورتیں اگر حیض و نفاس کی حالت میں ہوں تو انھیں طوافِ وداع کا ترک کرنا جائز ہے اور اسکے ترک کر دینے سے ان پر کفارہ بھی نہیں، ایسی صورت میں وہ مسجدِ حرام میں داخل ہوئے بغیر کسی دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دعا مانگیں اور نہایت رنج و غم کے ساتھ دور ہی سے کعبۃ اللہ کو الوداع کہیں البتہ مردوں کیلئے اگر کسی معتبر عذر کے باعث بھی طواف وداع ترک ہو جائے تو دم واجب ہے طوافِ وداع کا آخر وقت معین نہیں۔ اگر طوافِ وداع کر کے سفر کا ارادہ کر لیں لیکن اسکے بعد کسی وجہ سے مکہ معظّمہ میں پھر ٹھیرنا پڑا بھی تو طوافِ وداع ادا ہو چکا۔ لیکن مستحب ہے کہ رخصت ہوتے وقت دوبارہ طواف کر لیں۔

طوافِ وداع کے موقع پر بیت اللہ سے جدائی پر زیادہ سے زیادہ حزن و ملال کی کیفیت دل میں پیدا کریں۔ اشک آور آنکھوں سے خانۂ کعبہ کی طرف نہایت حسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بہتر ہے کہ تعظیماً اُلٹے پاؤں سے چلکر مسجدِ حرام کے باب الوداع (جسکو باب الحزن بھی کہتے ہیں) سے بایاں پاؤں باہر نکالیں یہ تعظیم اہل تقویٰ کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "وَمَنْ يُّعَظِّمْ

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ" (ترجمہ: جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہی دلوں کا تقویٰ ہے) فقہی کتب میں بھی ہدایت ہے کہ "وداع کے بعد کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے الٹے پاؤں چلیں یہاں تک کہ مسجد حرام کے باہر نکل جائیں (عالمگیری۔ شرح وقایہ)

حج میں عورتوں کیلئے استثنا اور رعایتیں

حج ادا کرنے کے دوران عورتوں کو ان کے فطری اور نسوانی تقاضوں کے پیش نظر شریعت نے رعایتیں دے رکھی ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱) عورتوں کو انکی عصمت و عفت کے تحفظ کی خاطر شرعی حکم ہے کہ کسی محرم کے بغیر ان کا حج کیلئے روانہ ہونا ناجائز اور گناہ ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف ہے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے اور کوئی عورت اپنے محرم کی ہمراہی کے بغیر سفر نہ کرے (بخاری۔ مسلم) لہٰذا عورتوں کا غیر محرم مردوں کو فرضی محرم بنا کر حج کرنا گناہ ہے۔ ایسی صورت میں اس عورت کا حج تو ہو جائیگا مگر قدم قدم پر ایک گناہ اسکے اعمال نامہ میں لکھا جائیگا اور فرضی محرم مرد تو مفت میں خواہ مخواہ اپنے

حصہ میں بھی گناہ مول لے گا۔

۲) جو عورت حج کرنے کی استطاعت رکھتی ہے مگر اسے محرم میسر نہیں تو اسکے لئے یہ حکم ہے کہ محرم ملنے تک حج کو ملتوی کرے جبکہ اس کی اس تاخیر میں کوئی گناہ نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ عمر بھر اس کو محرم نہ مل سکے تو ایسی عورت کو مرتے وقت اپنی جانب سے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔

۳) طلاق کی عدت کے ایام میں عورتوں کا حج ہی نہیں بلکہ دوسرا کوئی معمولی سفر بھی حرام ہے۔ اس کے باوجود عدت کی حالت میں کسی عورت نے حج کیا تو اسکا حج تو ہو جائے گا لیکن وہ سخت گنہگار ہوگی۔

۴) عورتوں کا احرام مردوں کی طرح تہبند باندھنا یا چادر اوڑھنا نہیں۔ سر کے بالوں کو دیگر عام اوقات کی طرح کپڑے سے ڈھانکنا تو واجب ہی ہے لیکن عورت کا احرام اسکے سر میں نہیں بلکہ چہرہ میں ہے۔ لہٰذا احرام میں عورتیں غسل ووضو کے سوا سر کو نہ کھولیں البتہ اپنا چہرہ کھلا رکھیں۔ اگر چہرہ پر کوئی ایسی چیز ڈالیں جو چہرہ سے جدا رہے تو جائز بلکہ مستحب ہے۔ (فتح القدیر)

۵) عورتوں کو اپنے احرام میں روزمرہ کے سلے ہوئے رنگین کپڑے پہننا جائز ہے اسکے علاوہ موزے، دستانے، ریشمی سلے کپڑے

سونا اور دوسرے ہر قسم کے زیور پہن سکتی ہیں۔ ایسا جوتا بھی پہن سکتی ہیں جس سے قدم کی درمیانی ہڈی چھپ جائے۔

۶) عورتوں کو حیض و نفاس کی حالت میں مسجد حرام (بلکہ کسی بھی مسجد) میں جانا اور طواف کرنا سخت گناہ ہے۔

۷) عورتیں اونچی آواز سے تلبیہ نہ پڑھیں۔

۸) عورتیں ہجوم کے وقت حجرِ اسود کے قریب نہ جائیں دور ہی سے استلام کریں۔

۹) عورتیں طواف میں اضطباع و رمل نہ کریں۔

۱۰) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت عورتیں دونوں سبز ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ اپنی معمولی رفتار سے چلیں۔

۱۱) گھر سے عمرہ یا حج کیلئے روانگی کے وقت عورتیں اگر ایام میں ہوں تو اس حالت میں بھی احرام باندھ سکتی ہیں۔ ممکن ہو تو غسل کریں ورنہ وضو کرکے قبلہ رو بیٹھیں اور نیت کرکے تلبیہ پڑھ لیں۔ احرام کا دوگانہ نماز نہ پڑھیں۔

۱۲) عورتوں کو احرام باندھنے کے بعد ایام شروع ہو جائیں تو احرام ٹوٹتا نہیں بلکہ قائم رہتا ہے۔

۱۳) عورتیں حیض و نفاس کی حالت میں عمرہ کیلئے نہ مسجد حرام میں داخل ہوں اور نہ ہی نماز پڑھیں۔ البتہ اپنی رہائش گاہ پر قیام کرکے تلبیہ،

تکبیر، تہلیل اور تسبیحات پڑھ سکتی ہیں۔پاک ہوجانے اور غسل کرنے کے بعد باوضو حرم شریف میں داخل ہو کر عمرہ کے ارکان یعنی طواف وسعی کریں اور حسب قاعدہ بال کٹائیں۔

۱۴) عورتوں کو اگر ۸ر ذی الحجہ سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو اسی حالت میں احرام باندھ لیں۔حج کی نیت کر کے تلبیہ بھی پڑھیں۔منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھیں البتہ تلبیہ، تکبیر، تہلیل اور تسبیحات پڑھتی رہیں۔

۱۵) کمزور اور بیمار عورتیں اگر دن میں رمی جمار نہ کر سکیں تو رات میں رمی کریں۔اگر عورت اتنی بیمار ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکے تو وہ اپنی طرف سے نیابتاً رمی کرنے کا دوسرے کو وکیل یا قائم مقام بنا سکتی ہے۔

۱۶) اگر طواف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو ایسی عورت طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر آجائے سعی بھی نہ کرے۔پاک ہونے کے بعد طواف و سعی کرے اور اگر طواف مکمل ہونے کے بعد حیض شروع ہو جائے تو اسی حالت میں سعی کرنا جائز ہے جسکے لئے پاکی لازمی نہیں ہے

۱۷) عورتیں طوافِ زیارت بھی اپنے ایام میں نہ کریں۔البتہ پاک ہوتے ہی فوراً طوافِ زیارت کریں۔ایام کی وجہ سے طوافِ زیارت میں

تاخیر ہو جائے تو ان پر دم واجب نہیں ہوگا۔

۱۸) حائضہ عورت اپنی انتہائی مجبوری کے حالات میں (مثلا اسکے محرم یا اسکے ساتھ والوں کی تاریخ واپسی میں توسیع اور مکہ مکرمہ میں مزید قیام بالکل ناممکن ہو) مجبوراً طواف زیارت کر لے تو اسکا حج پورا ہو جائیگا مگر وہ گنہگار ہوگی جسکے لئے وہ توبہ واستغفار کرنے کے علاوہ حدود حرم میں بدنہ کا کفارہ دے۔ اسی حالت میں عورت سعی کر سکتی ہے لیکن دوگانہ طواف صرف پاک ہونے کے بعد راستہ میں یا گھر پر پڑھ لے۔ (عمدۃ الفقہ۔ زاد السبیل)

نوٹ: اس عمل کو عام اجازت یا فتویٰ ہرگز نہ سمجھیں کیونکہ انتہائی مجبوری کے بغیر ایسا کرنا بالکل ناجائز اور سخت گناہ ہے۔

۱۹) حیض و نفاس والی عورت کو طوافِ وداع کا ترک کرنا جائز ہے کیونکہ اس سے طوافِ وداع ساقط ہو جائیگا اور طوافِ وداع ترک کرنے پر دم بھی واجب نہ ہوگا۔

قاعدہ کلیہ یاد رکھئے

۱) جس طواف کے بعد سعی ہے جیسے عمرہ تو اسکی ساتوں چکروں میں اضطباع اور صرف پہلی تین چکروں میں رمل کریں۔

۲) جس طواف کے بعد سعی نہیں ہے جیسے طوافِ وداع تو اسمیں اضطباع اور رمل نہ کریں۔

استثنا: اگر طواف زیارت سے پہلے حج کی سعی نہ کی تھی بلکہ اب احرام اتارنے کے بعد سلے ہوے کپڑوں میں طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں تو اس طواف میں اضطباع تو بالکل نہیں ہوگا البتہ طواف کی پہلی تین چکروں میں رمل کرنا ہوگا۔

۳) حجرِ اسود کے پاس دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی جانب کریں۔ حجر اسود کے سوا حج کے باقی مقامات میں دونون ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کو بطور دعا آسمانکی طرف کریں۔ مگر جمرات کے پاس ہتھیلیوں کو کعبۃ اللہ کی طرف کریں۔

(نہر الفائق۔ خانیہ۔ غایۃ الاوطار)

۴) جو عبادات یا مناسک مسجد میں ادا نہ ہوں جیسے سعی، وقوفِ عرفات، وقوفِ مزدلفہ اور رمیِ جمار تو طہارت شرط نہیں۔ لیکن جو عبادات مسجد میں ادا ہوں جیسے طواف یا نماز تو اسمیں طہارت شرط ہے۔

۵) عمرہ کے طواف میں حجر اسود کا بوسہ (استلام) لیتے ہی تلبیہ یعنی "لبیك" پڑھنا موقوف کردیں۔

۶) حج کے دوران دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) پر پہلی

کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھنا موقوف کردیں۔

۷) حج میں مسنون و مستحب غسل نو (۹) ہیں۔

۱) احرام کا غسل
۲) مکہ معظّمہ میں داخل ہونے کا غسل
۳) طوافِ قدوم کا غسل
۴) وقوفِ عرفات کا غسل
۵) وقوفِ مزدلفہ کا غسل
۶) ۱۱ر ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کے وقت غسل
۷) ۱۲ر ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کے وقت غسل
۸) ۱۳ر ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کے وقت غسل
۹) طوافِ وداع کا غسل (اتحاف)

نوٹ: ۱۰ر ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے وقت غسل نہیں ہے (اتحاف)

۸) ۹ر ذی الحجہ کو جمعہ واقع ہو تو عرفات شہر نہ ہونے کی وجہ سے وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہے صرف ظہر کی نماز ادا کریں۔

۹) حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے مگر باقی تمام سال منیٰ میں جمعہ پڑھنا منع ہے۔

۱۰) حاجیوں پر عید الاضحیٰ کی نماز معاف ہے۔

۱۱) ایام حج کے دوران ہر شب، آنے والے دن سے منسوب ہو گی مثلاً یوم عرفہ یعنی ۹رذی الحجہ سے قبل کی رات کو "شب یوم العرفہ" اور ۱۰رذی الحجہ سے قبل کی رات کو "شب یوم النحر" بھی کہتے ہیں۔

حج بدل

عبادت تین قسم پر ہے

۱) بدنی ۲) مالی ۳) بدنی ومالی کا مرکب

۱) **بدنی عبادت :** بدنی عبادت جیسے نماز یا روزہ وغیرہ میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔

۲) **مالی عبادت :** مالی عبادت جیسے زکوٰۃ یا صدقہ وغیرہ میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے۔

۳) **مرکب عبادت :** مرکب عبادت جیسے حج میں کوئی عاجز ہو تو دوسرا اسکی طرف سے ادا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔

نوٹ : البتہ جہاں تک ایصالِ ثواب کا تعلق ہے یعنی جو کچھ عبادت کی اسکا ثواب فلاں کو پہنچانا ہو تو اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر فرض و نفل عبادت جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوت

قرآن، ذکر، زیارتِ مسجد سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچایا جاسکتا ہے
(در مختار۔ رد مختار۔ عالمگیری)

حج بدل سے مراد ہے کسی کے حج کا دوسرے کی طرف سے ادا کرنا۔ حج بدل کرانے والے کو آمر (یا منیب) اور حج بدل ادا کرنے والے کو مامور (یا نائب) کہتے ہیں۔ (در مختار، غایۃ الاوطار)

اگر حج نفل ہو تو اسکے لئے کوئی خاص شرط نہیں صرف مامور کا مسلمان و عاقل ہونا کافی ہے۔ لیکن اگر فرض حج کا حج بدل ہو تو اسکے لئے چند شرائط ہیں جنکی تعداد الباب المناسک نے بیس (۲۰) تک لکھی ہے۔ ضروری شرائط درج ذیل ہیں۔

۱) مامور کا مسلمان اور عاقل ہونا۔

۲) آمر پر حج فرض ہو چکا ہو یعنی اگر حج فرض نہ ہوا تھا اور حج بدل کرایا تو فرض حج ادا نہ ہوا البتہ بعد میں فرضیت حج کی صورت میں اگر قادر ہو تو وہ خود فرض حج ادا کرے اور عاجز ہو تو دوبارہ حج بدل کرائے۔

۳) حج فرض ہو جانے کے بعد آمر خود حج ادا کرنے سے عاجز یا مجبور ہو گیا ہو۔

۴) مرتے وقت تک آمر مسلسل عاجز ہی رہا ہو۔ اگر درمیان میں آمر خود حج کرنے کے قابل ہو جائے تو سابقہ حج بدل کافی نہیں۔

۵) آمر نے حکم دیا ہو یعنی آمر کے حکم کے بغیر حج بدل نہیں ہو

سکتا۔ البتہ اگر مورث کی طرف سے اسکے وارث نے حج بدل کیا تواس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

۶) آمر نے جسکو حکم دیاہے وہی حج بدل کرے جس کے بجائے کسی دوسرے نے حج بدل کیا تو حج نہ ہوا۔ہاں اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں آدمی حج کرے اور وہ مر گیا یاانکار کر گیا تواب دوسرے سے حج بدل کرانا جائز ہے۔

۷) آمر نے اگر اختیار دیا ہو کہ کسی سے بھی حج کرا دیا جائے تو کسی سے بھی حج بدل کرلیا جاسکتا ہے۔

۸) حج بدل کے سفر کا خرچ آمر کے سارے یااکثر مال سے ہونا چاہئے۔

۹) آمر کے وطن سے مامور حج بدل کو جائے۔

۱۰) آمر کی میقات سے حج کا احرام باندھے۔اگر مامور نے میقات سے عمرہ کااحرام باندھااور مکہ مکرمہ جاکر حج کااحرام باندھااور حج کرلیا تو آمر کاحج بدل ادانہ ہوگا۔

۱۱) صرف ایک شخص کی طرف سے حج کااحرام باندھنا۔

۱۲) صرف ایک حج کااحرام باندھنا۔

۱۳) مامور کو چاہئے کہ آمر کی نیت سے حج کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زبان سے بھی لبیک عن فلاں (آمر کانام) کہدے۔

۱۴) مامور کو اتنی تمیز ہو کہ حج کے افعال سمجھتا ہو۔مامور مرد

ہو یا عورت جائز ہے مگر ایسا عالم باعمل مرد افضل ہے جو اپنا حج ادا کر چکا ہو۔

نوٹ : ا) حج بدل کرنے میں مامور کے لئے مناسب ہے کہ اِفراد کرے۔آمر کی اجازت سے قِران کرنا جائز ہے لیکن دمِ قِران مامور اپنی رقم سے ادا کریگا۔البتہ حج بدل میں تمتع کرنے کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے کیونکہ تمتع میں حج کا احرام آمر کی میقات سے باندھنا ممکن نہیں اسلئے احتیاطاً علماء کرام نے حج بدل میں تمتع کی ممانعت کی ہے۔

ب) بہتر ہے کہ حج بدل کے لئے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے کو بھیجا جو خود ادا نہیں کیا تو جب بھی حج بدل ہو جائیگا (عالمگیری)

ج) مکۂ مکرمہ یا مدینۂ منورہ میں رہنے والوں سے فرض حج بدل کرانا درست نہیں۔اس صورت میں مامور کا اپنا حج تو ہو جائیگا لیکن آمر کی طرف سے حج نہیں ہوگا۔البتہ والدین میں سے کوئی فوت ہو جائے اور اسکے ذمہ فرض حج تھا نیز اس نے اسکی ادائی کی وصیت بھی نہ کی ہو تو بیٹا والدین کی طرف سے بطور احسان خود حج کرے یا کسی دوسرے شخص سے مکہ مکرمہ ہی سے حج کرائے تو میت کا فرض حج ادا ہو جائیگا۔

د) والدین پر حج فرض نہیں تھا اسکے باوجود بیٹا انکی طرف سے

خود یا کسی دوسرے شخص سے مکۂ معظمہ میں نفل حج بدل کرا سکتا ہے جسکے لئے کوئی شرائط نہیں۔

ھ) اجارہ یا ٹھیکہ کے طور پر اجرت پر حج بدل کرانا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ مثلاً بعض لوگ چند آدمیوں کی طرف سے روپیہ وصول کر کے سبکی طرف سے ایک آدمی سے حج بدل کرا دیتے ہیں جو بہر حال ناجائز ہے۔

سفر حج کے دوران نماز میں قصر کے مسائل

جو شخص اپنے وطنِ اصلی (ہمیشہ سکونت کی جگہ) یا وطنِ اقامت (جہاں پندرہ دن یا زیادہ رہنے کے ارادہ سے قیام ہو) سے تین دن کی مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو شرعی اصطلاح میں اسکو مسافر کہتے ہیں۔ چاہے یہ فاصلہ کسی تیز رفتار سواری کے ذریعہ کم وقت میں ہی کیوں نہ طے کر لیا جائے۔ تین دن کی مسافت جامعۂ نظامیہ حیدرآباد کے نصاب اہل خدمات شرعیہ کے بموجب ساٹھ "60" میل (بحساب فی دن اوسطاً بیس "20" میل) ہے جو (96) کیلو میٹر کے مساوی ہوتے ہیں۔

"قصر" کے لغوی معنیٰ ہیں کوتاہی یا کمی۔ چنانچہ عمرہ اور حج میں

حجامت کیلئے بھی قصر کا لفظ استعمال ہوا تھا وہاں حلق یعنی پورا سر منڈانے کے بجائے اس میں کمی کر کے بال کترانے کو "قصر" کہا گیا تھا۔

شریعت نے مسافر کو یہ رعایت دے رکھی ہے کہ مسافر جب اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل جائے تو اسکو فرض نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چار فرض رکعتوں کی جگہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب ہے سنتوں، وتر اور نوافل میں کوئی قصر نہیں ہے۔ اگر کوئی مسافر ان فرض نمازوں میں دو کی بجائے پورے چار رکعت پڑھیگا تو وہ گنہگار ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر پڑھ لی تو دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہونگی لیکن سجدۂ سہو کرنا ہوگا ورنہ فرض قصر نماز از سر نو دوہرائی جائے۔

سفر میں بھی چونکہ چار رکعتوں میں کمی کر کے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں اس لئے اس عمل کو "قصر" کہا جاتا ہے۔ حج کے دوران نماز میں قصر کرنے نہ کرنے کے بارے میں مسائل درج ذیل ہیں

۱) مکہ معظّمہ میں کوئی حاجی اسی وقت مقیم تصور کیا جائیگا جبکہ ۷/۸ ذی الحجہ تک اسکا کم سے کم پندرہ دن کا مکہ معظّم میں ہی قیام رہا۔ ایسے حاجی مکہ معظّمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر نہ کریں بلکہ تمام نمازوں کی پوری رکعتیں پڑھیں۔

۲) اگر ۷/۸ ذی الحجہ تک مکہ معظّمہ میں کسی حاجی کا پندرہ دن سے کم قیام ہو اور وہ مکہ معظّمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی اقامت کی

نیت بھی کرے تو یہ نیتِ اقامت درست نہیں ہو گی لہٰذا ایسا حاجی شرعاً مسافر ہی کے حکم میں ہو گا۔ کیونکہ پندرہ دن کے اندر اندر اسے مناسک حج ادا کرنے کیلئے منیٰ و عرفات ضرور جانا پڑیگا لہٰذا اسے منیٰ و عرفات اور مزدلفہ میں قصر یعنی صرف ظہر عصر عشاء کی فرض چار رکعت کے بجائے دو فرض رکعت ہی پڑھنی ہو نگی۔ دیگر نمازیں حسب معمول پڑھی جائینگی۔

۳) حرمین شریفین یا کسی جگہ بھی مقیم امام نماز پڑھائے تو اسکے پیچھے مسافر مقتدی کو بھی امام کی طرح قصر نہیں بلکہ پوری چار رکعت نماز پڑھنی چاہئے بعض ناواقف حاجی امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں صرف دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیتے ہیں اسطرح ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

۴) البتہ اگر امام مسافر ہو تو قصر کرے۔ اسکے پیچھے مقتدیوں میں سے جو مسافر ہوں تو وہ بھی امام کی طرح قصر کریں لیکن جو مقتدی مقیم ہوں تو وہ مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پوری کر لین جن میں قرات (سورہ فاتحہ و ضم سورہ) کچھ بھی نہ پڑھیں بلکہ اتنی دیر خاموش کھڑے رہیں۔

۵) عرفات یا منیٰ میں اگر مقیم امام قصر کرے تو اس امام کی اور مقتدیوں کی سبکی نماز نہ ہو گی ایسے موقع پر مسافر حاجیوں کو چاہئے کہ

اپنی جماعت آپ بنالیں اور اس میں قصر کریں۔یا پھر کسی مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھ لیں۔

۶) عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے اکٹھا پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے جسکے لئے پادشاہ وقت یا اسکے نائب خطیب کا امامت کرنا شرط ہے مسجد نمرہ میں سرکاری امام یہ نمازیں پڑھاتا ہے۔ لہذا مسجد نمرہ میں ہی یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں۔

۷) لیکن عرفات میں اپنے خیمہ کے اندر تنہا یا با جماعت یہی نمازیں پڑھیں تو ظہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھیں جسکے اول اور آخر سنتیں بھی پڑھی جائیں پھر عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھیں۔یعنی خیمہ کے اندر ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو جمع کر کے نہ پڑھیں چنانچہ اسی پر امام اعظم ابو حنیفہ کے علاوہ امام ابو یوسف اور امام محمد علیہم الرحمۃ والرضوان اور بعد کے تمام حنفی علماء کا متفقہ فتویٰ ہے جس پر اعتراض کرنے والوں اور خیمہ میں بھی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھنے پر اصرار کرنے والوں کی باتوں پر نہ دھیان دیں اور نہ ان سے بحث مباحثہ کریں۔

۸) بعض لوگ اپنے خیموں میں ریڈیو یا ٹرانزسٹر کھول کر مسجد نمرہ کے امام کی قرات سنتے ہوئے دونوں نمازیں پڑھنے لگتے ہیں اور یہ تصور

کر لیتے ہیں کہ ہم اس امام کے ہی پیچھے اقتدا کر رہے ہیں۔ اس طرح ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ شرعی طور پر ایک تو امام کا آگے اور مقتدی کا پیچھے ہونا ضروری ہے اور دوسرے امام و مقتدی کے درمیان دو صفوں برابر خالی جگہ یا عام راستہ 'میدان' مکان یا خیمہ وغیرہ حائل ہو وہ جماعت کی تعریف میں ہر گز نہیں ہے۔

۹) مزدلفہ میں مغرب و عشاء دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ایک ساتھ جمع کر کے پڑھنا واجب ہے جسکے لئے عرفات کی طرح پادشاہ یا اسکے نائب و خطیب کا امامت کرنا شرط نہیں عشاء کی نماز میں قصر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں تفصیل اوپر فقرہ نمبر (۳'۴) میں بیان کر دی گئی ہے۔

مکہ معظّمہ کے متبرک آثار اور مقدس زیارات

سرزمین مکہ کا ہر گوشہ بلکہ ہر ذرہ متبرک و مقدس ہے جسے حضور سرورِ کائنات ﷺ اور دیگر کئی انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابۂ عظام کی قدموسی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ مکرمہ کی ہر گلی کوچہ اور ہر مقام سے کوئی نہ کوئی تاریخی واقعہ وابستہ ہے۔ لیکن کوئی چودہ صدیوں کا زمانہ گذر جانے کے بعد وہ مقامات اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہے لیکن انکے محل وقوع اور آثار کا ضرور پتہ لگ جاتا ہے۔ یہ بھی ایک المیہ سے کم نہیں کہ موجودہ حکمرانوں کی جانب سے ان آثارِ مقدسہ کے تحفظ کا کوئی اہتمام تو نہیں کیا گیا بلکہ عقیدت کیشوں کے احترام و تعظیم کو بدعت، شرک کا نام دیکر متعدد متبرک آثار کو دیدہ و دانستہ طور پر مٹا دیا گیا اور اسکے برعکس بے تحاشہ رقوم خرچ کر کے اپنے خانوادہ کے افراد کے ناموں سے عالی شان محلات، شوارع (سڑک وراستے) بستیاں حتی کہ حرم شریف میں بلند دروازے بھی تعمیر کیئے گئے اور ان جدید تعمیرات کی صیانت و نگہداشت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔

ذیل میں ان مقدس مقامات کی پہلے عنوان واری فہرست دی جاتی ہے جو مرشد الحجاج سے ماخوذ ہے پھر ان کے منجملہ چند اہم تاریخی آثار کی کچھ تفصیل بھی دی جائیگی۔

مولد : ۱) مولد النبی ﷺ

۲) مولد سیدنا فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا

۳) مولد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۴) مولد سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

۵) مولد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۶) مولد سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

مقابر : ۱) مقبر معلاۃ ۲) مقبر العلیٰ

۳) مقبر المہاجرین ۴) مقبر الشبیکہ

دار : ۱) دار ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲) دار ارقم بن الارقم مخزومی عرف دار الخیزران

۳) دار العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ۴) دار الھجرۃ

جبال : ۱) جبل ابی قبیس ۲) جبل خندمہ

۳) جبل حرا یا جبل نور ۴) جبل ثور

۵) جبل ثبیر

مساجد : ۱) وہ مساجد جنکی زیارت مستحب ہے :

۱) مسجد الرایہ ۲) مسجد مجزرۃ

۳) مسجد مختبا

۴) مسجد ابراھیم (خلیل اللہ نہیں قبیسی) جو جبل ابی قبیس پر ہے

۵) مسجد ابی بکر صدیق (دار الھجرہ)

مساجد خارج مکہ معظّمہ :

۶) مسجد البیعہ یا مسجد الجن یا مسجد الحرس ۷) مسجد الاجابہ

مساجد منیٰ : ۸) مسجد البیعہ ۹) مسجد نحر

۱۰) مسجد کبش ۱۱) مسجد عائشہ

۱۲) مسجد خیف (جسمیں ستر پیغمبروں نے نماز پڑھی اور ستر انبیاء اس میں دفن ہیں)

۱۳) مسجد الضب ۱۴) مسجد عرفہ

۱۵) مسجد التنعیم یا مسجد الھلیجہ

۱۶) مسجد جعرانہ (جہاں سے تین سو انبیاء نے عمرہ لایا) ۱۷) مسجد الفتح۔

مساجد غیر معروف : ۱۸) مسجد شعب عامر ۱۹) مسجد احیاد

۲۰) مسجد شجرہ یا مسجد حرس

۲۱) مسجد ذی طویٰ ۲۲) مسجد سر ریا مسجد عبد الصمد

۲۳) مسجد ابراھیم

۲۴) مسجد یمین الموقف جو جبلِ رحمت کے پاس ہے۔

ب) وہ مساجد جنکی زیارت مستحب نہیں

۱) مسجد نمرہ ۲) مسجد تنعیم

وادی : وادی السرر جہاں ستر انبیاء کی ناف کٹی ہیں اور جو مکہ معظّمہ سے تقریباً (۷) کیلو میٹر فاصلہ پر ہے۔ اسی جگہ مسجد عبدالصمد یا مسجد شجرہ ہے۔

مولد النبی ﷺ : مکہ معظّمہ کی پہاڑی ابو قبیس کے دامن میں واقع محلّہ "قشاشیہ" کے اندر "سوق اللیل" نامی ایک گلی تھی جس میں وہ مبارک مکان موجود تھا جس میں بی بی آمنہ کے دلارے اور حضرت عبداللہ کے جگرپارے یعنی مظہر اتم رسول مکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ ۱۲ر ربیع المنور مطابق ۲۳ر اپریل ۵۷۱ عیسوی کو رحمت عالم بنکر اس خاکدان گیتی پر رونق افروز ہوئے۔ مذکورہ بالا محلّہ اور اس بستی میں واقع سب مکانات موجودہ حکومت کے توسیعی پروگرام کی نذر ہو چکے ہیں وہاں اب صفا کی مشرقی جانب ایک میدان سابن گیا ہے۔ اسی میدان میں کچھ فاصلہ پر رسول رحمت ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مبارک مکان کی جگہ آجکل ایک کمرہ نما مختصر سی عمارت ہے جو ہمیشہ مقفل رہتی ہے اور جسے کتب خانہ کا نام دیا گیا ہے۔

محلّہ بنی ہاشم : کوہ ابو قبیس کے دامن اور مولد الرسول کے جنوب مشرق میں گلیاں اور کئی منزلہ مکانات اور ان ہی کے درمیان "شارع بنی ہاشم" نامی

راستہ پر مشتمل ایک بستی تھی جسکو محلہ بنی ہاشم کہا جاتا تھا یہ وہی محلہ تھا جہاں قبیلۂ قریش اور خاندان بنو ہاشم کے سردار جد النبی حضرت عبد المطلب آباد تھے نیز یہیں وہ گھاٹی بھی تھی جس کو تاریخ مین شعب ابی طالب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جہاں کفار مکہ کے ظلم و ستم سے حفاظت کیلئے حضور ﷺ اور آپ کے قبیلے کے افراد تین سال تک خفیہ طور پر سکونت فرما رہے۔ لیکن افسوس کہ اس محلہ بني ہاشم کو اسطرح زمین دوز کر دیا گیا ہے کہ اب اسکے کوئی نشانات باقی نہیں رہے۔

دار خدیجۃ الکبریٰ: اسی طرح مروہ پہاڑی سے باہر نکلتے ہی سامنے ام المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وہ مبارک مکان تھا جس میں ہجرتِ مدینہ منورہ تک آقائے دو جہاں ﷺ نے قیام فرمایا تھا اور یہیں رسول زادیاں بی بی زینب ' بی بی رقیہ ' بی بی اُم کلثوم ' بی بی فاطمۃ الزہراء اور سیدنا قاسم و عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی ولادت شریفہ بھی ہوی تھی لیکن حیف کہ موجودہ حکمرانوں نے اس مبارک مکان کو بھی ڈھا دیا ہے اور اب اسکی کوئی نشانی تک باقی نہیں رہی۔

دارِ اَرقم: یہ جگہ صفا کے پاس تھی جہاں حضور اقدس ﷺ ابتدائی دورِ اسلام میں مسلمانوں کو توحید کا درس دیا کرتے تھے اور حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسی جگہ مشرف باسلام ہوے تھے۔ یہاں تُرکوں نے ایک مسجد

بنادی تھی جو موجودہ حکمرانوں کی جانب سے ڈھادی گئی ہے۔

مسجدِ عائشہ : اسکو مسجدِ تنعیم یا مسجدِ عمرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہیں سے آج حاجی عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔ نیز بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق اسی جگہ عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ یہ مسجد حرم شریف کے حدود سے باہر اور مدینۂ منورہ کی شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ وہی مقام تنعیم ہے جہاں حضرت خبیب صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی تھی۔

مسجدِ ذی طویٰ : یہ مسجد تنعیم کے راستہ میں ہے۔ رسول اکرم ﷺ احرام کی حالت میں یہاں اترے تھے۔

مسجدِ سَرِف : تنعیم سے کوئی پانچ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ایک مقام کا نام سرف ہے جہاں حضور اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے۔

مسجدِ جن : یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قبرستان کے قریب واقع ہے جسکو مسجدِ بیعت اور مسجدِ حرس بھی کہتے ہیں اسی جگہ رسول مقبول ﷺ سے جنات نے قرآن مجید سنا تھا اور آپ نے جنوں سے بیعت بھی لی تھی۔ پہلے کھلا میدان جیسا تھا اب خوبصورت مسجد بنادی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسی مسجد کے قریب کہیں سلطان الھند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کا مزار مبارک واقع تھا جسکو اسطرح توڑ دیا گیا ہے کہ اب اسکا

کوئی نام و نشان باقی نہیں۔

مسجد الرایہ : یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستہ میں مسجدِ جن کے قریب واقع ہے جہاں حضور ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا اور آپ نے اپنے قاتلوں اور دشمنوں پر پوری طرح غلبہ پانے کے باوجود کسی بھی مواخذہ کے بغیر انھیں معافی دیتے ہوئے اپنی شان رحمۃ للعالمینی کا بر ملا مظاہرہ فرمایا جو ایسا بے مثال واقعہ ہے کہ تاریخ میں کوئی ملک یا قوم آج تک اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

مسجدِ شجرہ : وہ متبرک مقام جہاں رسولِ کریم ﷺ کے حکم پر ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی جسکے بعد آپ ہی کے حکم سے وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ اس مقدس مقام پر مسجدِ شجرہ کے نام سے مسجدِ جن کے سامنے تھی لیکن موجودہ حکمرانوں نے اسکو اس طرح ڈھادیا ہے کہ اب اسکا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔

مسجدِ خیف : یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں کئی پیغمبروں نے نمازیں پڑھی ہیں۔ اس مسجد میں جہاں حضور اکرم ﷺ نے وقوف فرمایا تھا وہ جگہ ایک قبہ کی شکل میں محفوظ کر دی گئی ہے جہاں نماز پڑھکر دعا کرنی چاہئے۔

مذکورہ بالا مقدس مقامات میں سے چند اہم تاریخی یادگاروں کا مختصر تذکرہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جبلِ ابو قبیس : یہ پہاڑ صفا کی پہاڑی کے قریب اور خانہ کعبہ کے بالکل سامنے واقع ہے جو مکہ معظّمہ کے پہاڑوں میں سب سے افضل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبلِ ابو قبیس سب سے پہلا پہاڑ ہے جو دنیا کی سطح پر نظر آیا۔ دوسری روایت کے مطابق طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد حجرِ اسود اسی پہاڑ میں امانت کے طور پر محفوظ رہا۔ (اشرف التفاسیر)

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ پر دنیا والوں کو شق القمر کا معجزہ دکھایا تھا جبکہ آپ نے اپنی انگشتِ مبارک کے ایک ہی اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے فرمادیئے تھے اور جس کا بیان قرآن کریم میں بھی موجود ہے اسی پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے جو مسجدِ بلال کے نام سے مشہور ہے ۔ بعض مورخین نے اسکا صحیح نام مسجدِ ہلال بتایا ہے کیونکہ ہلال کے معنی چاند کے ہیں۔ چونکہ مکہ مکرمہ وادیوں میں گھرا ہوا ہے لہٰذا اسی جگہ سے رویتِ ہلال کی جاتی تھی یعنی چاند دیکھا جاتا تھا۔ نیز چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ بھی اسی جگہ ہوا تھا اسی مناسبت سے اسکا نام "مسجدِ ہلال" بھی لکھا گیا۔ اس مسجد میں نفل نماز پڑھنا اور دعا کرنا ثواب سے خالی نہیں کہ یہاں دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا کیا جاتا ہے۔

جبلِ نور پر غارِ حرا : یہ پہاڑ مکہ معظّمہ سے منیٰ جاتے ہوے راستہ میں بائیں طرف پڑتا ہے۔ یہی وہ مبارک پہاڑ ہے جسکی چوٹی پر سیدنا جبریل علیہ السلام نے

حضور اکرم ﷺ کا سینہ مبارک چاک فرمایا تھا۔

اسی مقدس پہاڑ یعنی جبلِ نور پر "غارِ حرا" ہے جو تاریخ اسلام میں بڑا اہم مقام رکھتا ہے اور جس میں ظہورِ نبوت سے پہلے حضور سرکار دو عالم ﷺ طویل مدت تک عبادت فرماتے رہے اور جہاں پر سب سے پہلی وحی یعنی "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ" والی سورۂ علق کی ابتدائی پانچ قرآنی آیات حضرت رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل فرمائی گئیں جسکے بعد قرآنِ پاک کے نزولِ وحی کا سلسلہ قائم رہا۔

جبلِ ثور میں غارِ ثور: یہ پہاڑی مکہ معظّمہ سے جنوب کی طرف تقریباً (۹) کیلو میٹر فاصلہ پر واقع ہے اور تقریباً ڈھائی کیلو میٹر بلند ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی کے قریب "غارِ ثور" ہے جس میں ہجرت کے موقع پر حضور آقائے نامدار ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین رات قیام فرمایا تھا جہاں کفارِ مکہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے گرفتار کرنے کے لئے غار کے منہ تک پہنچ گئے تھے لیکن غار کے منہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں کا گھونسلا دیکھکر واپس لوٹے۔ اس موقع پر غار کے اندر اپنے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پریشانی کو دور کرنے حضور اکرم ﷺ نے جو تسلی دی تھی اسکا ذکر قرآن ان الفاظ میں فرماتا ہے "لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" (توبہ۔۴۰) یعنی غمگین مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس پہاڑ پر چڑھنے کیلئے

کافی وقت لگتا ہے اسلئے حکومتی نمائندے زیادہ تر وہاں جانے سے روکتے ہیں۔آج کل وہاں تک صرف خانگی موٹر کار ہی جاتی ہیں۔

جنت المعلّیٰ : جنت المعلّیٰ مکہ معظّمہ کا تاریخی قبرستان ہے جسکی زیارت مستحب ہے۔اس قبرستان میں کئی صحابہ و صحابیات و تابعین رضوان اللہ علیہم اور اکابر علمائے کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ آرام فرما ہیں۔اب اس قبرستان کے دو حصے کر کے درمیان سے سڑک نکالی گئی ہے۔شمالی جانب ایک چھوٹے احاطہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت رسول مقبول ﷺ کے اجداد بشمول حضرت عبدالمطلب' صاحبزادگان حضرت سیدنا قاسم و سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور چچا جناب ابو طالب کے مزارات ہیں۔مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور مولانا سندھی استاذ ملا علی قاری علیہم الرحمہ بھی یہیں مدفون ہیں۔اسی احاطہ کی جنوبی جانب حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت فضیل بن عیاس' حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر مع اپنی بہن بی بی اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔

دعائیں قبول و مستجاب ہونے کے مقامات

۱) طواف کے دوران ۲) ملتزم میں

۳) میزابِ رحمت کے نیچے ۴) کعبۃ اللہ کے اندر

۵) مقامِ ابراھیم کے پیچھے ۶) زم زم کے پاس

۷) صفا پر ۸) مروہ پر

۹) بحالتِ سعی ۱۰) تمام منیٰ میں بالعموم

۱۱) جمرۂ اولیٰ کے پاس خصوصاً ۱۲) جمرۂ وسطیٰ کے پاس خصوصاً

۱۳) جمرۂ کبریٰ کے پاس خصوصاً

۱۴) عرفات میں ۱۵) مزدلفہ میں

۱۶) مسجد خیف میں ۱۷) مسجد بیعہ میں

۱۸) غارِ مراسلات میں ۱۹) غارِ فتح میں

۲۰) جبلِ ثبیر میں ۲۱) مسجدِ کبش میں

۲۲) مسجدِ نحر میں

۲۳) بابُ السلام سے داخل ہوتے وقت

۲۴) دار خدیجہ کے پاس شب جمعہ میں

۲۵) جبلِ ثور میں بوقت ظہر

۲۶) جبلِ حرا میں۔

(مرشد الحجاج)

خراجِ قلب و نظر

خانۂ کعبہ کی عظمت سے کسے انکار ہے
روضۂ سرکار پھر بھی روضۂ سرکار ہے

گنبدِ خضرا کبھی ، منبر کبھی ، مینار ہے
رات دن نظروں میں طیبہ کا حسیں دربار ہے

ہے بلند آوازِ لَبَّيْكَ تو کعبہ میں روا
اور مدینہ میں ادب لَاتَرْفَعُوا درکار ہے

جالیِ اقدس میں جھانکا تو نظر آیا یہی
پہلوئے سرکار میں آسودہ یارِ غار ہے

بازوئے صدیق میں آرام فرما ہیں وہی
شان میں جنکی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارْ ہے

جس خلیفہ کو ملا دامادیِ شہ کا شرف
ذاتِ ذوالنورین ہے یا حیدرِ کرار ہے

آپ سے مجھکو شفا ہو گی نہ اے عیسیٰ مسیح!
یہ دلِ مضطر رسول اللہ کا بیمار ہے

جانے دو جنت میں ، رضواں نے فرشتوں سے کہا
غالباً یہ تو غلامِ احمدِ مختار ہے

روبروئے نبی ہے اے اجل! خوش آمدید
صوفی اعظم جان دینے کیلئے تیار ہے

(عرض کردہ مولف ناچیز)

زیارت مدینہ منورہ

اور

بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

طیبہ کی حسین یادیں

(از مولف)

ممکن نہیں خالق کی سب حمد و ثنا کرنا
حق نعتِ نبی کا بھی مشکل ہے ادا کرنا

ہوتی ہے تڑپ دل میں یاد آتے ہیں جب وہ دن
گلیوں میں مدینہ کی تھا اپنا پھرا کرنا

صُفّہ ہو صحابہؓ کا یا کیاری ہو جنّت کی
جاجا کے نمازوں کا ہر جاپہ پڑھا کرنا

وہ صحن میں مسجد کے بیٹھے ہوئے حیرت سے
چُپ گنبدِ خضرٰا کو بس تکتے رہا کرنا

مانندِ کبوتر پھر اُڑ اُڑ کے فضاؤں میں
گنبد پہ نگاہوں کا وہ صدقہ ہوا کرنا

تھی قدر کی شب ہر شب اور عید کا دن ہر دن
روزانہ مواجہہ میں تھا مُجرا کیا کرنا

لذّت لئے کوثر کے شربت کی تصور میں
زم زم کا وہ کاسوں میں بھر بھر کے پیا کرنا

پھر کاش مدینہ میں ہو شام وسحر اپنے
سرکار اس عاصی کو پھر یاد ذرا کرنا

اعظمؔ درِاقدس کا آبائی بھکاری ہے
سرکار نواسوں کا کچھ صدقہ عطا کرنا

تجلیاتِ مدینہ

کعبۃ اللہ ہو کہ منیٰ' میدانِ عرفات ہو کہ منزلِ مزدلفہ غرض حرم مکہ کے روح پرور ماحول میں عشق کی وارفتگی اور جنون کی آشفتہ سری جب سارے مناسکِ حج کی تکمیل کر لیتی ہے تو بقول شاعر ؎

حج ادا ہوتے ہی کعبہ میں نہیں لگتا جی
کیسی کر دیتی ہے بے چین مدینہ کی خوشی

حج ہونے کے ساتھ ہی دل سوئے مدینہ کھچا جاتا ہے۔ عشاق کے ان قافلوں کی مسرتوں کا عالم نہ پوچھئے جو شہرِ رسول کیلئے رختِ سفر باندھے پیکرِ شوق بن جاتے ہیں۔ دیارِ حبیب میں حاضری کے ارادے اور تصور کے ساتھ ہی جنوں کا تمام تر جوش اب دانائی و ہوش میں تبدیل ہو جاتا ہے جب تک خانۂ کعبہ مرکزِ نظر بنا رہا تو کاروانِ عشق کی رہنمائی دستِ جنوں میں رہی اور جب شہرِ مدینہ فردوس نگاہ بننے کا وقت آیا تو قافلۂ محبت کی رہبری احترام بدوش خرد کے ہاتھوں میں آ پہنچی

ع باخدا دیوانہ باش وبا محمد ہوشیار

مدینہ کا رخ کرتے ہی آرزوؤں کے چمن میں بہار آگئی۔ امیدوں نے پھول برسائے۔ شوق نے چراغ جلائے۔ تمناؤں نے نویدیں سنائیں۔ خوش بختیوں نے استقبال کیا۔ ارمانوں کا کارواں اب کعبۂ مقصود کی جانب رواں ہے۔ مکہ اگر ہیبت و جلال کا پایۂ تخت تھا تو مدینہ رحمت و جمال کی راجدھانی ہے جہاں

کی فضاؤں میں مستی، ہواؤں میں خنکی اور نظاروں میں دلکشی ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں تحریر فرمایا ہے "حضور ﷺ کی زیارت کا قصد کرنا اور آپ کی مسجد کی زیارت سے مشرف ہونا حجِ مقبول کے برابر ہے بلکہ جو حج ادا کر کے آیا اسکی بھی مقبولیت کا ذریعہ وسبب ہے" غرض بیتابیِ شوق میں منزلیں طے ہونے لگتی ہیں یہاں تک کہ مدینہ قریب آجاتا ہے۔ وہی مدینہ جو محبوب خدا کی بارگاہِ ناز ہے' جو سید الانبیاء کی حریمِ قدس ہے' جو امام الرسل ﷺ کی جلوہ گاہِ خاص ہے' جو سلطان کائنات کا دار السلطنت ہے' جہاں پہنچتے ہی ادب کی آنکھیں جھک جاتی ہیں' عقیدتوں کی پیشانی خم ہو جاتی ہے۔ احترام کا سر فرشِ راہ بن جاتا ہے اور ایمان خود بخود پکار اٹھتا ہے ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

یہی وہ شہر مدینہ ہے جہاں ہزاروں بار سید الملائکہ جبرئیلِ امین علیہ السلام اپنی جبینِ عقیدت جھکائے دست بستہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ جہاں فرشتوں کے قافلے دن رات جاروب کشی کے لئے آج بھی حاضر ہوا کرتے ہیں۔ جہاں مغفرت کے یقین کے ساتھ شفاعت کی تسکین ملتی ہے۔

اِدھر عاصیوں کی پشیمانیاں ہیں　　اُدھر رحمتوں کی فراوانیاں ہیں
نگاہوں کی فردوس ہے بزمِ طیبہ　　جدھر دیکھئے جلوہ سامانیاں ہیں

اللہ کے کیسے کیسے محبوبوں نے یہاں اپنے ماتھے ٹیکے ہیں۔ اسکی گلیوں میں اولیاء اللہ نے پاس ادب سے مدتوں تک جوتے نہیں پہنے۔ اس بارگاہ میں اگر ہم سر کے بل چل کر جائیں تو بھی کم ہی ہے۔ علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ گنبدِ خضرا اور تربتِ انور کی یہ پاکیزہ سرزمین اپنے میں جو امانت و سعادت رکھتی ہے اسکے باعث صرف افضل البلاد اور اجمل الارض ہی نہیں بلکہ روضئہ اقدس تو عرشِ اعظم سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے چنانچہ ردالمحتار میں علامہ شامی بروایت علامہ عقیل حنبلی نقل کرتے ہیں "اِنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ اَفْضَلُ مِنَ الْعَرْشِ"۔

ادب گا ہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نَفَس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

عشق و ایمان کی نگاہوں میں مدینہ کا یہ شہر اور اسکا گوشہ گوشہ اسلئے جنت بداماں ہے کہ یہاں وہ صاحب جمال آسودہ ہیں کہ یوسف علیہ السلام اپنے تمام تر جمال کے باوجود جن کا عکسِ جمال نظر آئیں۔ یہاں وہ سلطانِ عالم آرام فرما ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اپنے جملہ شکوہ کے ساتھ جنکی بارگاہ میں نیاز مندیوں کا نذرانہ پیش کریں۔ یہاں وہ ابنِ آدم ہیں کہ آدم علیہ السلام والد ہونے کے باوجود اپنے اس صاحبزادے کے وسیلے کے حاجت مند نظر آئیں۔ یہاں وہ حاصلِ دو عالم ہیں کہ

جنکے صدقہ میں ساری مخلوق کو وجود نصیب ہوا جنکی بارگاہ سے عارضی سحر کو حسنِ تابانی، غنچوں کو تبسم، پھولوں کو سوغاتِ تکلم اور آبشاروں کو ترنم ملا۔ چاند کو چاندنی، سورج کو کرن ملی تو لہروں کو بیقراری اور موجوں کو بانکپن ملا۔ وہ گھڑی کتنی سعادت مند ہوتی ہے جبکہ انتظار شوق میں برسوں کی پیاسی آنکھیں گنبدِ خضرا کے جلووں سے ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ بے خودی میں سوکھی زبان درود و سلام کے نغموں سے تر ہوتے ہیں بوسۂ عقیدت کیلئے آنکھیں زمین پہ جھک جاتی ہیں تو دل کے بام و در سے صدا آنے لگتی ہے ؎

لے سانس بھی آہستہ کہ دربارِ نبی ہے
پلکوں کا جھپکنا بھی یہاں بے ادبی ہے

تصور کیجئے کہ وہ کتنا دلکش سماں ہوگا اور کیسی دل افروز ساعت ہوگی کہ غائبانہ "یا نبی سلام علیک" پڑھنے والا آج انکے روبرو درود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہا ہے۔ مسجدِ نبوی اور روضۂ اقدس کا ہر گوشہ خیر و برکت کی جلوہ گاہ ہے جہاں کے ذرہ ذرہ پر محبوبیت چھائی ہوئی ہے خصوصاً منبر شریف اور قبر مطہر کا درمیانی حصہ جسکو حضور سرور کائنات ﷺ نے جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ فرمایا ہے وہاں سجدے براہ راست باغِ فردوس کے سجدے ہیں۔ پھر مصلّٰی نبوی، ستون ہائے مبارک اور دربار کی شایانِ شان آرائش و زیبائش دیکھئے تو بے ساختہ زبان پر آتا ہے ؎

کعبہ خدا کا گھر بھی ریاضِ خلیل بھی ؛ لیکن قسم خدا کی مدینہ کچھ اور ہے

مدینہ منورہ کی فضیلت : شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی تصنیف "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب" میں لکھا ہے کہ امت کے تمام علماء کا تو اس پر اتفاق ہے کہ زمین بھر کے سب شہروں میں سب سے زیادہ فضیلت اور بزرگی رکھنے والے دو شہر مکۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ ہیں لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان دونوں شہروں میں سے کس شہر کو کس شہر پر فضیلت اور کس کو کس پر ترجیح ہے۔ تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ زمین کے دیگر تمام حصوں حتی کہ کعبۃ اللہ سے بلکہ بقول بعض علماء جملہ آسمانوں سے یہاں تک کہ عرش معلّٰی سے بھی افضل زمین کا وہ مبارک ٹکڑا ہے جس سے حضرت سرور کائنات ﷺ کا جسم اطہر ملا ہوا ہے کیونکہ آسمان اور زمین دونوں حضور ﷺ کے قدموں سے مشرف ہوے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہم اور اکثر علمائے مدینہ منورہ کا مذہب یہ ہے کہ مکۂ معظّمہ پر مدینۂ منورہ کو فضیلت ہے لیکن بعض علماء کہتے ہین کہ مدینۂ منورہ اگرچہ مکۂ معظّمہ سے افضل ہے لیکن خاص کعبۃ اللہ اس سے مستثنٰی ہے۔

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مکۂ معظّمہ کا شہر حضور نبی کریم ﷺ کی قبر شریف کو چھوڑ کر باقی مدینہ کے شہر سے افضل ہے اور حضرت سرکار دوعالم ﷺ کی قبر شریف کی زمین مکہ کے شہر بلکہ خانۂ کعبہ سے بھی افضل ہے

مدینۂ شریف کی فضیلت کئی احادیث شریفہ اور روایات میں آئی ہے جن میں سے کچھ درج ذیل کئے جاتے ہیں

۱) حضور انور ﷺ مدینۂ منورہ کو بے حد محبوب رکھتے تھے۔ جب کبھی سفر سے واپس ہوتے تو چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے' اپنی چادر کو بازو سے ہٹادیتے اور چہرۂ مبارک سے گرد و غبار کو صاف نہیں فرماتے۔ ارشاد فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفا ہے۔

۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو شرک کی نجاست سے پاک فرمایا ہے۔

۳) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان اپنی پرستش اور پوجا کرنے سے مدینہ میں ناامید ہوگئے۔

۴) سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا پہلے جو لوگ میری شفاعت سے مشرف ہونگے وہ مدینہ والے پھر مکہ والے پھر طائف والے ہونگے۔

۵) حضور ﷺ نے مدینۂ منورہ میں اپنی رحلت کیلئے دعا فرمائی اسی طرح صحابہ اور تابعین نے بھی مدینہ میں اپنی موت کی دعا کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری قبر کیلئے مدینہ کے سوا پوری زمین پر کوئی دوسری جگہ مجھے پسند نہیں ہے

چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اکثر اپنی شہادت اور مدینہ میں اپنی موت کیلئے دعا کی ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے ایک فرض حج ادا ہونے کے بعد پھر حج نہیں فرمایا اور مدینۂ منورہ سے باہر نہیں نکلے اس خوف

سے کہ کہیں مجھے مدینۂ منورہ کے سوائے کسی اور جگہ موت نہ آجائے۔ چنانچہ آخر دم تک مدینہ میں رہے اور مدینہ مین ہی دفن ہوے۔

۶) بخاری کی حدیث ہے مدینہ گناہوں کی نجاست سے آدمیوں کو اسی طرح پاک کرتا ہے جیسا کہ بھٹی چاندی سے میل کو دور کرتی ہے۔

۷) ارشادِ نبوی ﷺ ہے جو شخص میرے پڑوسیوں (یعنی مدینہ والوں) کو احترام کی نظر سے دیکھے گا تو میں قیامت کے دن اسکا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہونگا اور جو میرے پڑوسیوں کی بے حرمتی کریگا تو اسکو (دوزخ کے ایک حوض سے پیپ اور لہو) پلایا جائیگا۔

۸) حدیثِ شریف ہے مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے' میری ابدی آرام گاہ ہے اور قیامت کے دن ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے اٹھنے کی جگہ ہے۔ (ماخوذ از رقیمہ تقدس شمامہ)

۹) حضور ﷺ نے فرمایا "مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع ہونگا۔

(مسلم۔ترمذی)

۱۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے ہوسکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ مدینہ ہی میں مرے کیونکہ جو شخص مدینہ میں مریگا تو میں اسکی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی۔ابن ماجہ۔ابن حبان۔بیہقی)

۱۱) حضور ﷺ کی خدمت میں لوگ جب شروع شروع کے پھل لے

کر حاضر ہوتے تو آپ اسکو لے کر فرماتے الٰہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے' ہمارے صاع و مد میں برکت فرما یااللہ! بیشک ابراھیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور بیشک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے مکہ کیلئے تجھ سے دعا کی اور مین مدینہ کیلئے تجھ سے (خیر و برکت کی) دعا کرتا ہوں کہ انھیں بھی مکہ والوں جیسی برکت (عطا) فرما اور مکہ والوں کو جہاں ایک برکت دی تو مدینہ والوں کو اسکے برابر دو دو برکتیں عطا فرما۔ (مسلم)

۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یااللہ! تو مدینہ کو ہمارا ایسا محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اسکی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست فرمادے۔ اسکے صاع و مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر کے بھیجدے۔ (مسلم)

۱۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائیگی (سب پر غالب آئیگی)۔ لوگ اسکو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے جو لوگوں کو اسطرح پاک و صاف کریگی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(بخاری۔ مسلم)

۱۴) مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرا دیتے) ہیں۔ اس میں نہ دجال آئے اور نہ طاعون۔ (بخاری و مسلم)

۱۵) ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ مکہ ومدینہ کے سوائے کوئی شہر ایسا نہیں کہ جہاں دجال نہ آئے۔ مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر فرشتے پرباندھکر پہرا نہ دیتے ہوں۔ دجال شورز (قریب مدینہ) میں آکر اتریگا۔ اسوقت مدینہ میں تین زلزلے ہونگے جن سے ہر کافر اور منافق وہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائیگا۔ (بخاری و مسلم)

۱۶) ارشاد نبوی ﷺ ہے جو اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں ایسا پگھلا دیتا ہے جیسے سیسہ آگ میں یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم۔ بزاز)

۱۷) ارشاد نبوی ﷺ ہے جو اہلِ مدینہ کو ڈرائیگا اللہ تعالیٰ اسکو خوف میں ڈالیگا۔ (ابن حبان)

۱۸) ارشاد نبوی ﷺ ہے جو اہل مدینہ کو ایذا دیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو ایذا دیگا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے اور اسکا نہ فرض قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔ (طبرانی کبیر)

مسجد نبوی کی فضیلت : ۱) حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز کعبہ کے سوا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ بیشک میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد سب مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔ (بخاری و مسلم) دوسری روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب لکھا ہے۔ (ابن ماجہ)

۲) ارشاد نبوی ہے جو شخص میری اس مسجد میں نیکی کرنے یا سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آئے تو اسکا مرتبہ خدا کی بارگاہ میں جہاد کرنے والے کے مرتبہ کے برابر ہوگا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۳) سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اسطرح پڑھے کہ کوئی نماز اسکی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دوزخ' عذاب اور نفاق سے نجات لکھدے گا۔ (طبرانی۔ احمد)

۴) ارشاد نبوی ﷺ ہے جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلا اور اسمیں نماز پڑھی تو اسکی یہ نماز ایک حج کے برابر ہے۔ (رقیمہ)

۵) ارشاد نبوی ﷺ ہے اگر میری مسجد صفا تک وسیع کی جائے تو بھی وہ میری ہی مسجد ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مسجد نبوی کو ذوالحلیفہ تک بھی بڑھادیا جائے تو وہی مسجد نبوی رہیگی۔ (رقیمہ)

۶) جو مکہ تک ارادہ کیا اور پھر میری مسجد تک آنے کی نیت کی تو اسکے لئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں۔ (رقیمہ)

روضۂ رسول کی فضیلت : ۱) حضور ﷺ نے فرمایا "میرے حجرہ اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغیچہ ہے۔"

۲) ارشاد نبی ﷺ ہے "میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغیچہ ہے۔"

۳) ارشاد نبوی ﷺ ہے ”بے شک میرا منبر جنت کے ایک باغیچہ کے اوپر ہے۔“

۴) ارشاد نبوی ﷺ ہے ”کہ میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔“

۵) ارشاد نبوی ﷺ ہے ”میرے حجرہ اور میرے مصلّٰی کے درمیان جنت کا ایک باغیچہ ہے۔“

۶) ارشاد نبوی ﷺ ہے ”منبر شریف کے قریب جھوٹی قسم کھانا سخت منع ہے کیونکہ ایسے شخص پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔“

زیارت نبوی کا حکم قرآن میں : قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے ”وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ☆ (نساء۔ ۶۴)

(ترجمہ : اور اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے اے حبیب ! تمہارے پاس آئیں اور اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول بھی انکے لئے بخشش مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔)

سارے علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت شریفہ میں مسلمانوں کو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر زیارت کرنے اور سرکار سے مغفرت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ اہلِ سنت والجماعت کے چاروں مذہب والوں نے اس آیت شریفہ کو آداب زیارت میں پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔

حضور رسول مقبول ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت تمام علماء کے پاس قولاً اور فعلاً دین کی تمام سنتوں سے افضل ہے۔ اور بعض علمائے مالکیہ تو زیارت نبوی کو سنتِ واجبہ تصور کرتے ہیں۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے حسن بن زیاد روایت کرتے ہیں کہ پہلے مکہ میں آکر حج کے مناسک ادا کریں اور پھر مدینہ میں آکر زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک زیارت نبوی ﷺ مندوب باتوں سے افضل ہے اور سارے مستحبات میں اسکی زیادہ تاکید ہے اور اسکو واجبات کے درجہ کے قریب بتایا گیا ہے۔

سورۂ نساء کی آیتِ مذکورۂ بالا اس بات کی دلیل ہے کہ گنہگار لوگ روضۂ نبوی پر حاضری دیکر مغفرت طلب کریں اور یہ ایک ایسا عظیم رتبہ ہے کہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے کیونکہ وصالِ نبوی کے بعد بھی آپ کا امت کیلئے مغفرت چاہنا ثابت ہوا۔ اس معاملہ میں آپ کی حیات و ممات برابر ہے۔ مصباح الظّلام میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تدفین کے تین روز بعد ایک اعرابی آیا اور خود مزار نبوی پر مراقب ہوا اور لوٹتے ہوئے کہنے لگا کہ اللہ کے رسول ! جو کچھ آپ نے خدا سے سنا ' ہم نے وہی آپ سے سنا اور جو کچھ آپ نے خدا سے سیکھ کر یاد کیا ہم نے آپ سے بھی وہی سیکھ کر یاد کیا۔ حق تعالیٰ نے ایک سچی کتاب قرآن آپ پر بھیجی اور اس میں فرمایا پھر اس نے سورۂ نسا کی مذکورۂ بالا آیت

پڑھی اور اسکے بعد عرض کرنے لگا یا نبی ! میں نے اپنے پر ظلم کیا ہے اور آپکی جناب میں حاضر ہوا ہوں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کی جانب سے شفاعت چاہتا ہوں قبر نبوی سے فوراً آواز آئی " قد غفر لک" یعنی بیشک تیرے گناہ بخشد ئے گئے۔

غرض روضئہ نبوی کی زیارت کرنا اور حضور ﷺ سے استغفار و مدد طلب کرنا حکم ربانی سے ثابت اور جائز ہوا اور یہ زیارت مردوں اور عورتوں سب کیلئے مستحب ہے۔ جب آپ کی زیارت مستحب ثابت ہوئی تو آپ کی زیارت کیلئے سفر کرنا بھی مستحب اور شرع کے موافق ہونا لازم قرار پایا۔

زیارتِ نبوی کا حکم احادیث میں : ۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ" جو میری قبر کی زیارت کرے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے" (دار قطنی۔ بیہقی)

۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو میری زیارت کیلئے آیا اور میری زیارت کے سوا کسی اور حاجت کیلئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسکا شفیع ہوں" (طبرانی کبیر)

۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے "مَنْ حَجَّ وَزَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ" "جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری

حیات میں زیارت سے مشرف ہوا" (دار قطنی۔ طبرانی) اس حدیثِ شریف سے یہ بھی پتہ چلا کہ حضور ﷺ اپنی قبرِ مبارک میں زندہ وحیات ہیں جسکی تصدیق دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

۴) حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں ارشاد نبوی ﷺ ہے "جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں سے کسی ایک حرم میں مریگا وہ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھیگا" (بیہقی)

۵) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص میری زیارت کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفاعت کرنے والا یا گواہی دینے والا ہونگا اور جو حرمین میں مریگا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائیگا۔ (بیہقی)

۶) عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ" جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (ابن عدی فی الکامل)

۷) ارشاد نبوی ﷺ ہے اگر میری زیارت کرنے والا جانے کہ اسکے لئے کیا جزا (بدلہ) ہے تو وہ شخص ہر حال میں میری قبر کی زیارت کیلئے بچوں کی طرح (بھاگتے آواز کرتے ہوئے) آئیگا۔ (رقیمۂ تقدس شمامہ)

زیارت نبوی کے فقہی احکام : ۱) روضۂ نبوی کی زیارتِ مبارک

افضل مندوبات سے ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ (عالمگیریہ)

۲) حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیت رہے یہاں تک کہ امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس بار مسجدِ شریف کی نیت بھی شریک نہ کریں۔ مگر مناسب ہے کہ قبرِ و مسجد نبوی دونوں کی نیت کرلیں۔ (عالمگیری)

۳) اگر حج فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوں۔ہاں البتہ مدینۂ طیبہ راستہ میں ہو تو زیارت کے بغیر حج کو جانا سخت محرومی اور قساوتِ قلبی ہے۔ البتہ حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے فارغ ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہوں یا سرکار میں پہلے حاضری دیکر حج کی مقبولیت و نورانیت کیلئے وسیلہ بنائیں (عالمگیریہ)

۴) جب زیارت کیلئے روانہ ہوں تو راستہ میں درود وذکر میں ڈوب جائیں جیسے جیسے مدینہ شریف قریب آئے شوق وذوق زیادہ ہوتا جائے۔(فتح القدیر)

مدینہ منورہ کو روانگی : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اپنی کتاب ''جذب القلوب'' میں تحریر فرماتے ہیں ''اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ رسول مقبول ﷺ کی زیارت کا قصد کرنا اور آپ کی مسجد شریف کی زیارت سے مشرف ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ جو حج ادا کر کے آیا ہے اسکی بھی قبولیت کا ذریعہ اور سبب ہے''

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض گمراہ بدبخت لوگ طرح طرح کے حیلے بہانے اختیار کر کے خود بھی حاضری مدینہ سے محروم رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو

بھی مدینۂ طیبہ جانے سے روکتے ہیں۔ ان کی باتوں میں ہر گز نہ آئیں اور نہ ان سے کوئی بحث مباحثہ کریں بلکہ پورے ادب و احترام سے مدینہ طیبہ کا ارادہ کریں۔ صاحبِ "جذب القلوب" نے یہ بھی لکھا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کی خاص نیت کر کے مسجدِ نبوی میں حاضری دینا مستحب ہے لہذا محبت رسول میں ڈوبے ہوئے کمال شوق سے درود و سلام کی کثرت کریں شہر مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے ہی نہایت ادب و احترام اور خضوع و خشوع اور خاص توجہ کا اظہار کریں۔

مدینۂ طیبہ میں آمد : حدیثِ شریف میں ہے جب زیارت کرنے والا مدینہ کے قریب پہنچتا ہے تو رحمت کے فرشتے اسکے آگے آگے رہتے ہیں اور زیارت کرنے والے کو قسم قسم کی بشارتیں دیتے ہیں اور رحمت کے انوار اس پر نثار کرتے ہیں (رقیمہ)۔ مدینۂ طیبہ کے شہرِ مبارک میں داخل ہونے سے پہلے مسواک کریں، اعلیٰ لباس پہنیں۔ اگر لباس سفید ہو تو بہتر ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کو سفید لباس بہت پسند تھا۔ جب مدینہ منورہ پر نظر پڑھے تو بہتر ہے کہ سواری سے اتر کر پیادہ ہو جائیں اور روتے ہوئے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے ممکن ہو تو ننگے پاؤں چلیں شہر مبارک کے دروازہ میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھیں اور کہیں

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِکَ ﷺ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئَکَ وَ اَهْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ ط

(ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو اللہ نے چاہا۔ نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ اے رب! سچائی کے ساتھ مجھکو داخل فرما اور سچائی کے ساتھ باہر نکال۔ الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھولدے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے مجھے وہ نصیب فرما جو اپنے محبوب فرمانبردار بندوں کیلئے تو نے نصیب فرمایا اور مجھے جہنم سے نجات دے۔ مجھے بخش دے او مجھ پر رحم فرما۔ اے بہتر سوال کیے گئے۔)

مسجدِ نبوی میں داخلہ : مسجدِ اقدس میں حاضری سے پہلے ایسی تمام ضروریات سے جلد از جلد فارغ ہوں جن سے اگاؤ، دل بٹنے کا باعث ہو۔ کسی بیکار باتوں میں مشغول نہ ہوں۔ ساتھ ہی غسل یا وضوء و مسواک کے بعد بہترین سفید پاکیزہ لباس پہنیں، سرمہ اور خوشبو (مشک افضل) لگائیں (عالمگیریہ)۔

مسجدِ نبوی میں داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ خیرات دیں۔

مسجد کے قریب آتے ہی عرض کریں "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" اور تھوڑا سا رک جائیں جیسے کہ سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہیں داخل ہوں مگر سنت یہ ہے کہ بابِ جبریل یا بابِ السلام سے داخل ہوں (غایۃ الاوطار) داہنا پاؤں

مسجد میں پہلے رکھیں (فتح القدیر) مسجد میں داخلہ کی دعا یعنی "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" کے ساتھ اگر "نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ" بھی پڑھ لیں تو جتنی دیر مسجد میں ٹھیرنا ہوگا اعتکاف کا ثواب ملے گا۔

سعودی حکمرانوں کی جانب سے مسجد نبوی کی بڑی توسیع و تزئین کی گئی ہے جسکے بعد بہ یک وقت تقریباً ساڑھے چھ لاکھ نمازی بآسانی نماز پڑہ سکتے ہیں۔ ترکی حکمرانوں کے عہد میں تعمیر کردہ عنبری رنگ سے مزین حجرۂ نبوی 'ریاض الجنہ' منبر و محرابِ نبوی' چبوترۂ اصحابِ صفہ وغیرہ پر مشتمل مسجدِ نبوی کا مرکزی حصہ آج بھی جوں کا توں اپنی خوبصورتی اور دلکشی کے لحاظ سے نہایت شایانِ شان ہی نہیں بلکہ اپنی بے مثالی میں منفرد و ممتاز ہے جسکے دروازوں' دیواروں' دالانوں اور چھت کی کمانوں پر قرآنی آیات اور حضور ﷺ کے اسماءِ گرامی کی نہایت خوش خط و خوشنما تحریر نے اسکی رونق کو چار چاند لگادئے ہیں۔

ترکی اور سعودی توسیع کے درمیان نیز سعودی قدیم اور حالیہ توسیع کے درمیان جو کھلے زیر سما صحن ہیں۔ ان میں بارہ خودکار چھتریاں نصب ہیں جو صرف بٹن دبانے پر حسب ضرورت سائبان کی شکل میں کھل جاتی یا بند کردی جا سکتی ہیں۔ مسجد نبوی کی چھت میں ایک جانب بارہ اور دوسری جانب بارہ اور تیسری طرف تین جملہ ستائیس خودکار متحرک ہونے والی گنبدیں ہیں جو الکٹرانک نظام سے مربوط ہیں انھیں بھی بٹن دبا کر جب چاہیں سرکاتے ہوئے عارضی صحن میں تبدیل کرکے موسم گرما میں ٹھنڈی ہوا کیلئے اور موسم سرما میں

دھوپ حاصل کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ المختصر پہلے ہی سے جنت کی کیاری سے آراستہ اس حرمِ مقدس کو عصری سہولتوں سے مزین کر دینے کے بعد اب یہ واقعی جنتِ ارضی کہلانے کا مستحق قطعہ بن گیا ہے جہاں کی ہر شئے بے نظیر اور فردوس نظر اور ہر منظر دلکش اور رشک جناں رہے بقول شاعر ؎

خم جسکی فضیلت پہ دو عالم کی جبیں ہے
سجدہ گہِ کونین وہ طیبہ کی زمیں ہے
دنیا کا عقیدہ ہے اور اپنا بھی یقیں ہے
جو شئے ہے مدینہ میں کہیں اور نہیں ہے

ریاض الجنۃ یا جنت کی کیاری : بابِ جبریل سے داخل ہوتے ہی بائیں جانب حجرۂ بی بی فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا واقع ہے جسکے سامنے سے گذرنے پر بائیں جانب مسجد نبوی کا جو حصہ ہے یعنی قبر انور اور منبر شریف کا درمیانی حصہ اسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ" یعنی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیا ہے۔ عرفِ عام میں اسکو ریاض الجنۃ یا جنت کی کیاری کہا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کعبہ کی زیارت سے بھی جنت ملتی ہے اور روضہ نبوی کی زیارت سے بھی جنت ملتی ہے مگر مکہ میں جنت کا سودا ادھار ہے کہ مرنے کے بعد اور حشر و نشر کے بعد ملے گا لیکن جنت کا یہی سودا مدینہ میں نقد ہے کہ "ریاض الجنۃ" میں ادا کردہ نمازیں اور سجدے دراصل راست باغِ جنت میں پڑھی گئی نمازیں اور سجدے ہوتے ہیں کیونکہ تاجدارِ مدینہ

ﷺ نے خود فرمایا کہ ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے'' کسی بھی معزز مہمان کے استقبال کیلئے بچھایا گیا فرش و قالین مہمان کی شان و مرتبت کے موافق قیمتی و اعلیٰ ہوا کرتا ہے۔ خداوندِ قدوس نے اپنے محبوب کی چہل قدمی اور روزانہ آمد و رفت کیلئے باغیچۂ جنت سے کم کوئی دوسرا فرش شایانِ شان اور زیبانہ سمجھا کیونکہ اسکے آگے دنیا کا ہر قیمتی سے قیمتی فرش ہیچ اور ہیچ ہے۔ اسی جنت کی کیاری میں محرابِ نبوی واقع ہے جہاں آپ بہ نفسِ نفیس کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔

محرابِ نبوی :اسی ریاض الجنۃ میں حضور سرورِ کونین ﷺ کا مصلّٰی (نماز پڑھنے کی جگہ) بھی ہے جہاں آپ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ اب ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے جو محرابِ نبوی کہلاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مصلّٰی رسول جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار کی نماز پڑھنے کی جگہ، سوائے قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی تاکہ آپ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں کی بے حرمتی سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترک حکمرانوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنادی۔ چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلّٰی رسول کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اسکا سجدہ حضور ﷺ کے قدموں کی جگہ پڑتا ہے۔ اس وقت جو مقدس محراب بنی ہوئی ہے وہ نو (۹) فٹ سنگ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے

خوبصورت میناکاری کی گئی ہے۔ دونوں جانب سرخ سنگِ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوئے ہیں۔ محراب کے اوپر سورۂ احزاب کی آیت (۵۶) کندہ ہے جس میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ محراب کی مغربی جانب " هذا مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ " لکھا ہوا ہے۔ مسجد نبوی کے قدیم حصہ کی پشت پر قبلہ کی سمت تین فٹ اونچی پیتل کی جالیوں سے بنی دیوار نصب کی گئی ہے اسکے علاوہ محراب النبی کے دائیں بائیں پیتل ہی کے دو دروازے بنے ہوئے ہیں۔ آج کل مسجد نبوی میں امام صاحب اسی کے اگلے حصے میں امامت کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔

سات ستون : ریاض الجنۃ کے وہ سات ستون جنھیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری میناکاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ستون روضۂ انور کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ذریعہ ممتاز کئے ہوئے ہیں۔ ان خاص ستونوں کی درمیانی جگہ ہی جنت کا ٹکڑا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے

۱) **اسطوانۂ حنّانہ** : یہ محراب النبی کے قریب ہے۔ حضور اقدس ﷺ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔

۲) **اسطوانۂ عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا : ایک

بار حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میری مسجد میں ایک جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں"

(طبرانی)

اس جگہ کی نشاندہی ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔ اب وہیں ستون عائشہ بنادیا گیا ہے۔

۳) اسطوانۂ ابو لبابہ رضی اللہ عنہ : ایک صحابی حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ایک قصور ہو گیا تھا تو اسکی معافی کیلئے انھوں نے خود کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کا قصور معاف فرمادیا تو حضور ﷺ نے خوش ہو کر بہ نفس نفیس ان کو ستونوں سے کھولدیا اسلئے یہ "ستون ابو لبابہ" یا "ستون توبہ" سے موسوم ہو گیا۔

۴) اسطوانۂ وفود : یہ وہی جگہ تھی جہاں پر باہر سے آنے والے وفود سے حضور اکرم ﷺ ملاقات فرمایا کرتے تھے۔

۵) اسطوانۂ سریر : حضور سرورِ کونین ﷺ اعتکاف میں یہیں تشریف رکھتے تھے اور رات کو آپ کیلئے یہیں بستر بچھایا جاتا تھا۔

۶) اسطوانۂ علی : یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نہ صرف نماز پڑھا کرتے تھے بلکہ اسی جگہ بیٹھکر سردارِ دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اسکو ستونِ حرس بھی کہا جاتا ہے۔

۷) اسطوانۂ تہجد: اس مقام میں حضور سرور کائنات ﷺ نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

صفہ اور اصحابِ صُفَّہ: صفہ کے معنی ہیں چبوترہ یا سایہ دار جگہ۔ پہلے یہ مسجدِ نبوی کے شمالی مشرقی کونے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ اب یہی چبوترہ بابِ جبریل سے اندر داخل ہوتے وقت حجرۂ شریف کے شمال میں محراب تہجد کے بالکل سامنے پیتل کی جالی سے گھرا ہوا ہے جسکا طول و عرض چالیس چالیس فٹ ہے آجکل اس پر لوگ بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں جن سے چبوترہ ہمیشہ بھرا ہوا رہتا ہے۔ دورِ نبوی میں اس چبوترہ پر چار تا پانچ سو فقراء مہاجرین رہتے تھے جنکے پاس نہ گھر تھا نہ دنیوی سامان اور نہ کوئی کاروبار تھے۔ نہ ان حضرات کی شادی ہوی تھی اور نہ ان کا یہاں کنبہ و قبیلہ تھا۔ ہمیشہ مسجد میں حاضر رہنا، دن میں روزہ و تلاوتِ قرآن اور رات میں شب بیداری اور ہر جہاد میں لشکر اسلام کے ساتھ شرکت کرنا ان کا کام تھا۔ صفہ پر بود و باش کرنے والے ان صحابۂ کرام کو "اصحابِ صُفّہ" کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو رغبت دلائی کہ انھیں صدقہ و خیرات دیں۔ اصحابِ صفہ میں فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے رغبتی اور بے نیازی کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ یہ اصحاب رات دن تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیمات حاصل کرنے کی خاطر فیضانِ مصطفوی سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمتِ نبوی

میں حاضر رہتے تھے۔ تجارت اور زراعت وغیرہ سے انکو کوئی دلچسپی نہیں تھی۔
اصحابِ صفہ دین کی دولت سے مالامال تھے مگر دنیاوی زندگی میں غربت وافلاس
کا یہ عالم تھا کہ بقول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''میں نے ستر (۷۰) اصحابِ صفہ کو
دیکھا کہ جنکے پاس چادر تک میسر نہ تھی بلکہ صرف تہبند تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو
گلے میں اسطرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں کے
قریب پہنچ جاتی تھی اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر نہ کھل
جائے۔ (بخاری شریف جلد اول)

گنبدِ خضرا : روضئہ اقدس کے اوپر گنبدِ خضرا ہے جسکی شکل ہر عاشقِ رسول
مسلمان کے دل میں نقش اور جسکی زیارت کرنے کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں
ہوتی ہے۔ ابتدائی تعمیر میں سفید رنگ کا گنبد تعمیر کیا گیا تھا جسکو ''قبة
البیضاء'' کہا جاتا تھا لیکن بعد میں گنبدِ نبوی کی از سرِ نو تعمیر ہوئی اور اس پر
سبز رنگ کرایا گیا اسی سبب اسکو ''گنبدِ خضراء'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جسکی
صرف تصویر دیکھ لینے سے ایک سچے مسلمان کی آنکھوں میں نور اور دل میں
سرور پیدا ہو جاتا ہے۔ مسجدِ نبوی کے اندر ریاض الجنة 'محراب النبی' ساتوں
ستون 'اصحابِ صفہ اور گنبدِ خضراء وغیرہ پر مشتمل روضئہ نبوی کا وہ حصہ آج بھی
اسی شکل میں موجود ہے جس کو ترکی حکمرانوں نے تعمیر کروایا تھا۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر و توسیع کا کام دورِ نبوی کے علاوہ حضرت عمر و
حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانۂ خلافت میں بھی ہوا۔ اسکے بعد خلیفہ ولید بن

عبد الملک اور ترکی دور حکومت میں خصوصاً سلطان عبد المجید نے اضافہ کیا تھا اب سعودی دورِ حکومت میں مسجدِ نبوی کی بے پناہ توسیع عمل میں آچکی ہے اسکے باوجود لاکھوں فرزندانِ توحید کیلئے آج بھی یہ مسجد شکوہ کوتاہ دامنی کرتی ہے اور عمارت سے باہر بھی نمازِ باجماعت کی صفیں ہوتی ہیں۔

الغرض مسجدِ نبوی میں داخل ہونے کے بعد اگر باجماعت کوئی نماز قائم ہے تو اس میں شریک ہو جائیں جسکے پڑھنے سے تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائیگی ورنہ اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور وقتِ کراہت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں جس میں فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اور وہاں نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو جہاں بھی ہو سکے اسی کے نزدیک ادا کرنے کوشش کریں۔ پھر سجدۂ شکر میں گر جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ سے نوازا اور دعا کریں کہ الٰہی! اپنے حبیب کے ادب کا سلیقہ' ان کا جمالِ جہاں آرا اور اپنا درجۂ قبولیت نصیب فرما۔

اب ادب واحترام میں مستغرق 'گردن جھکائے' آنکھیں نیچی کیے' لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہو کر حضور ﷺ کے عفوو کرم کی امید رکھیں اور حضور والا کی پائیں یعنی مشرقی سمت مواجہہ عالیہ میں حاضر ہوں۔

مواجہہ شریف اور مقصورۂ شریف: روضئہ اقدس کو پیتل کی جالیوں سے اور اطراف دیگر لوہے کی جالی دار دروازوں سے بند رکھا گیا ہے۔ مواجہہ شریف کی جانب جالی میں تینوں مزارات متبرکہ کے مقابل گول گول سے تقریباً چھ سات انچ قطر کے دائرے ہیں ایک دروازہ بھی ہے جو تمام دروازوں کی طرح ہر وقت بند رہتا ہے اس عمارت کو مقصورۂ شریف کہتے ہیں۔

اس مقصورۂ شریف کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تینوں کی مبارک قبریں ہیں جنکی ترتیب ہیئت اور صورت کے بارے میں کوئی سات روایتیں آئی ہیں جن کو علامہ سمہودی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''وفاء الوفا'' میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ان میں جو صورت زیادہ مشہور ہے وہ ذیل کی طرح ہے۔

جنوب (قبلہ)

مغرب		مشرق
	حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	
	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	
	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	
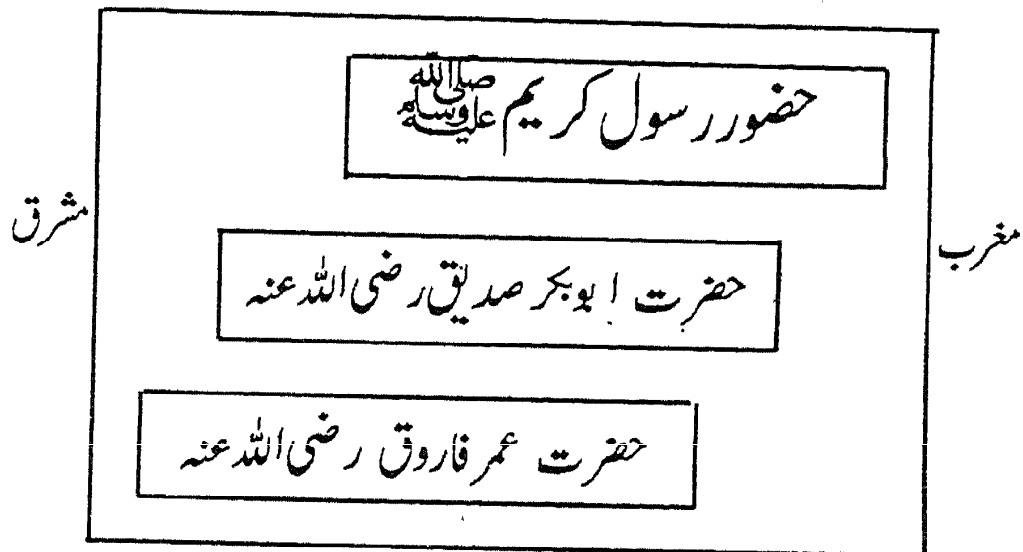
شمال

یہ تینوں مزارات مبارک دراصل بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف کے اندر ہیں۔ جالیِ مبارک میں جو دائرہ حضورِ اقدس ﷺ کے چہرۂ انور کے مقابل بنایا گیا ہے اسکو مواجہہ شریف کہا جاتا ہے۔

مزارِ انور پر حاضری اور آداب : مواجہہ شریف میں تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر سرِ اقدس کے پاس قبلہ کی طرف پشت کر کے اسی طرح کھڑے رہیں جیسے نماز میں کھڑے رہتے ہیں۔ (یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ عالمگیریہ) اس وقت سرکار کا روئے انور مقابل روبرو ہو جائیگا کیونکہ آپ مزارِ انور میں قبلہ رخ آرام فرما ہیں لیکن خبردار نہ اس سے زیادہ قریب ہوں اور نہ ہی اپنا ہاتھ جالیِ اقدس کو لگانے کی جسارت کریں نہ بوسہ دینے کی جرات کریں۔ یہ اسلئے نہیں کہ معاذ اللہ ایسا کرنا شرک یا بدعت ہے بلکہ اس احساس کے تحت کہ مجھ جیسے عاصی کے گناہگار ہاتھ اور ہونٹ اس لائق نہیں کہ اس پاک جالی کو چھو سکیں یا اسے بوسہ دے سکیں۔

نسبتِ خود بہ سگت کردم و من منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

آنحضرت ﷺ کی نورانی صورتِ کریمہ کا دل میں خیال باندھیں اور تصور کریں کہ آپ لحدِ مبارک میں زندہ اور حیات آرام فرما ہیں اور زیارت کرنے والے کے احوال سے واقف ہیں اور اسکے سلام و معروضات کو سماعت فرما رہے ہیں۔

۱) اِنَّهٗ نَائِمٌ فِیْ لَحْدِہٖ وَیَعْلَمُ زَائِرَہٗ وَیَسْمَعُ کَلَامَہٗ۔

(عالمگیریہ)

۲) لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ فِیْ مُشَاہَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِہٖ۔ (مواہب لدنیہ)

دراصل سرکار دو عالم ﷺ یقیناً سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی جلوہ گر ہیں جیسے وصال کے پہلے تھے۔ آپ کی اور تمام انبیائے کرام کی رحلت صرف خدا کے وعدہ کی تصدیق میں ایک آن کیلئے تھی۔ ان کا انتقال صرف عوام کی نظر سے چھپ جانا ہے۔

اب نہایت ادب واحترام، خشوع وخضوع اور عجز وانکسار کے ساتھ بارگاہِ نبوی کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوے نہ زیادہ اونچی اور نہ ہی بہت پست آواز سے بلکہ درمیانی آواز سے سلام گذرانیں۔ ورنہ آپکی بارگاہ میں آواز بلند کرنے سے سارے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ حجرات۔ ۲)

اے پائے نظر ہوش میں آکوئے نبی ہے

آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے

مجرا و تسلیم : ۱) آبدیدہ ہو کر صلاۃ و سلام کا نذرانہ جن لفظوں میں چاہیں گذاریں۔ کم از کم یوں عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ

الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اے وہ نبی جو سردار، کریم رسول رؤف اور رحیم ہیں آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَ قُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے ہمارے سردار، ہمارے نبی، ہمارے حبیب اور ہماری آنکھو کی تھنڈک اللہ کے رسول! آپ پر درودو سلام ہو۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اے اللہ کے نبی آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اے اللہ کے حبیب آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ

اے اللہ کے ملک کی خوبصورتی آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ

اے اللہ کے عرش کے نور آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اے اللہ کے مخلوق میں سب سے بہتر! آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

اے اللہ کے پاس گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر درودو سلام ہو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اے وہ ذات جسکو اللہ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا آپ پر درودو سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

آپ پر آپ کی آل پر اور آپکے اصحاب پر اور آپکی تمام امت پر درودو سلام ہو

جہاں تک ممکن ہو اور زبان ساتھ دے اور سستی نہ ہو صلاۃ و سلام کی کثرت کریں۔ حضور سے اپنے اور اپنے والدین' پیرو مرشد' اساتذہ' اولاد' اعزہ واقربا' احباب اور سب مسلمانوں کیلئے شفاعت مانگیں اور بار بار یوں عرض کریں

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

(ترجمہ :اے للہ کے رسول !میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں)

پھر اگر کسی نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی خواہش کی ہے تو اسکی طرف سے بھی سلام بجا لانے کا شرعاً حکم ہے۔ اسکا اسطرح اظہار کر سکتے ہیں السلام علیک یارسول اللہ من (فلاں بن فلاں) اور فلاں بن فلاں کی جگہ اسکا نام لیں اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کہا مگر سب کے نام یاد نہیں تو یوں عرض کر سکتے ہیں یارسول اللہ ! آپ پر ہر اس شخص کی جانب سے سلام

ہو جس نے مجھکو آپکی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کو کہا تھا۔

ضروری درخواست: کتاب ہٰذا سے استفادہ کرنے والے ہر حاجی صاحب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس درویشِ عاصی قاضی سید اعظم علی صوفی قادری بن حضرت مفتی سید احمد علی صوفی قادریؒ کیلئے بھی سلام کے بعد شفاعت کی بھیک ضرور مانگیں۔

ب) پھر اپنی داہنی جانب یعنی مشرق کی طرف ایک ہاتھ برابر فاصلہ ہٹ کر دوسرے دائرہ پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہوے یوں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اے اللہ کے رسول کے خلیفہ آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اے اللہ کے رسول کے وزیر آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے غار (ثور) میں اللہ کے رسول کے ساتھی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہو

ج) پھر اپنی داہنی جانب مزید ایک ہاتھ برابر فاصلہ ہٹ کر تیسرے دائرہ

پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو ہوں اور یوں عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اے امیر المومنین آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ

اے چالیس کی گنتی پوری کرنے والے! آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں

د) پھر بالشت برابر مغرب کی طرف یعنی اپنی بائیں جانب اور حضرات ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر اسطرح سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَ سَلَّمَ۔

(ترجمہ : اے اللہ کے رسول کے خلیفہ آپ دونوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے

رسول کے وزیر آپ دونوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اسکی برکتیں ہوں۔ آپ دونوں حضرات سے میں سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ اور آپ دونوں پر درود و برکت و سلام نازل فرمائے)

ھ) امام نووی نے اپنے مناسک میں لکھا ہے کہ اسکے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور کے مواجہہ شریف کے سامنے آئیں۔ اول خوب حمد و ثناء الٰہی کریں اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ پھر خوب ذوق و شوق سے حضور اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھیں اور آپ کے وسیلہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین' مشائخ' اہل و عیال' عزیز و اقارب' احباب و متعلقین اور تمام مومنوں کے لئے دعا کرتے ہوئے سب کیلئے شفاعت کی آپ سے درخواست کریں۔

و) اسکے بعد وحی نازل ہونے کی جگہ کھڑے ہو کر مقرب فرشتوں پر یوں سلام کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَئِيْلَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَآئِيْلَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلَآئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ

کے سوادن رات مسجدِ نبوی میں زیادہ سے زیادہ وقت گذاریں اور عبادات ' اطاعات ' صدقات اور سلام و صلوٰۃ میں مشغول رہیں۔ دنیا کی باتیں مسجد میں نہ کریں۔ روضئہ انور پر نظر کرنا بھی ویسی ہی عبادت ہے جیسے کعبۃ اللہ یا قرآن مجید کا دیکھنا' اسلئے مسجد کے اندر ہوں تو حجرۂ مبارک کو ہی تعظیم سے خوب دیکھتے رہیں اور مسجد کے باہر ہوں تو گنبدِ خضرا کو ہی دیکھتے رہیں۔ شہر میں خواہ بیرونِ شہر جہاں کہیں گنبدِ مبارک پر نظر پڑے تو فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ وسلام عرض کریں۔ عاشقانِ محمدی کو گنبدِ خضرا پر نظر کرنے سے جو آنکھوں میں ٹھنڈک اور نور اور دل میں جو سرور پیدا ہوتا ہے اس کیفیت کا بیان کرنا مشکل اور ناممکن ہے۔

بلا عذر ترکِ جماعت نہ کریں کہ گناہ ہے۔ ہمیشہ مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کریں "نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ" ممکن ہو تو مسجد شریف میں رات عبادت میں گذار دیں اگر چہ ایک ہی رات کیوں نہ ہو کیونکہ عاشقِ مصطفیٰ کیلئے وہ رات شبِ قدر سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے۔ مدینۂ منورہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر شفاعتِ مصطفیٰ کا وعدہ ہے۔ پنجگانہ یا کم از کم صبح اور شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے حاضر ہوں۔ مزارِ اقدس کو ہر گز پشت نہ کریں۔ نماز میں بھی اسکا لحاظ رکھکر ایسی جگہ پڑھیں۔ مسجدِ شریف میں داخل ہونے کے وقت سے باہر نکلنے تک دل و زبان اور اعضاء کو ہر مکروہ چیز سے بچائے رکھیں' کھجور مسجد میں نہ کھائیں۔ مسجد میں

اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ كَافَّةً عَامَّةً ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

(ترجمہ : اے ہمارے سردار جبرئیل علیہ السلام آپ پر سلام ہو۔اے ہمارے سردار میکائیل علیہ السلام آپ پر سلام ہو۔اے ہمارے سردار اسرافیل علیہ السلام آپ پر سلام ہو۔اے ہمارے سردار عزرائیل علیہ السلام آپ پر سلام ہو۔اے اللہ کے مقرب فرشتو آسمانوں اور زمینوں کے سب کے سب ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔)

پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگیں۔اس وقت اسطرح کھڑے رہیں کہ منبر کا عمود اپنے سیدھے مونڈھے کے مقابل ہو کیونکہ آنحضرت ﷺ کا یہی موقف ہے جو آپ کی قبر شریف اور منبرِ منیف کے درمیان ہے۔وہاں کھڑے رہ کر دو رکعت نماز پڑھیں۔اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا سجدہ ادا کریں کہ اللہ پاک نے اسکی توفیق دی پھر جو چاہیں دعا کریں (اختیار شرح مختار) پھر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو جنت کی کیاری میں دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں۔

اسکے بعد اسطوانۂ حنانہ 'اسطوانۂ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا 'اسطوانۂ ابو لبابہ 'اسطوانۂ علی 'اسطوانۂ وفود 'اسطوانۂ تہجد اور اسطوانۂ سریر کے پاس نماز پڑھکر دعا کریں کہ برکتوں کے مقامات ہیں۔پھر اپنی قیام گاہ پر آجائیں۔

مدینۂ منورہ میں قیام کے آداب : جتنے دن بھی مدینۂ طیبہ میں رہنا نصیب ہو اسکو غنیمت جانیں اور ایک سانس بھی بیکار جانے نہ دیں۔ضروریات

تھوک نہ ڈالیں۔ مسجدِ شریف میں جبرئیل علیہ السلام اور قرآن کے نازل ہونے کے مقام پر ایک بار ہی سہی ختم قرآن ممکن ہو تو ضرور کریں۔

روضۂ نبوی کی زیارت کے بعد جنت البقیع کی زیارت کریں جہاں آل رسول واصحاب کرام اور ازواج مطہرات، تابعین، تبع تابعین اور علماء و صالحین دفن ہیں۔ عمِ رسول سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں۔ مسجد قبا، آبار اور تمام آثار نبوی کی زیارت کریں۔ میدانِ بدر جانا ممکن ہو تو شہداءِ بدر کی زیارت کریں۔

مدینۂ طیبہ میں رہنے والوں سے محبت اور مروت سے پیش آئیں خصوصاً روضۂ نبوی کے خادموں (خواجہ سراؤں) کے ساتھ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئیں کیونکہ یہی لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ ہیں جو بہت بڑا شرف ہے۔ المختصر جب تک مدینۂ منورہ میں قیام کا شرف حاصل ہو ہمیشہ حضور کی محبت سے اپنے کو سرشار رکھیں کیونکہ زندگی میں یہی مبارک گھڑیاں ہیں جو تمام عمر کا قیمتی سرمایہ اور نایاب نعمت ہے۔

مدینۂ منورہ میں مقدس مقامات کی زیارات

مرشد الحجاج میں مدینہ منورہ کے آثر اور زیارت گاہوں کی ذیلی سرخیوں کے ساتھ ایک فہرست دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے

مساجد: ۱) مسجد نبوی۔ ۲) مسجد قبا۔

۳) مسجد ابی بکر۔ ۴) مسجد علی۔

۵) مسجد فاطمہ۔ ۶) مسجد عشرہ۔

۷) مسجد بیر اریس یا بیر خاتم۔

۸) مسجد جمعہ یا وادی یا عاتکہ۔ ۹) مسجد فضیح یا مسجد شمس۔

۱۰) مسجد بنی قریظہ۔ ۱۱) مسجد مشربہ ام ابراھیم۔

۱۲) مسجد مائدہ۔

۱۳) مسجد بنی ظفر یا مسجد بغلہ یا سفرہ نبی۔

۱۴) مسجد فاطمہ یا مسجد الناقہ۔

۱۵) مسجد اجابہ یا مسجد بنی معاویہ۔

۱۶) مسجد طریق السافلہ یا مسجد ابی ذر غفاری۔

۱۷) مسجد بقیع یا مسجد ابی بن کعب۔

۱۸) مسجد فتح یا مسجد احزاب یا مسجد اعلیٰ۔

۱۹) مسجد ابی بکر قریب دروازہ مصری۔

۲۰) مسجد عمر۔ ۲۰) مسجد عثمان۔

۲۲) مسجد علی۔ ۲۳) مسجد بلال۔

۲۴) مسجد سلمان فارسی۔ ۲۵) مسجد مصلی عید یا مسجد غمامہ۔

۲۶) مسجد بنی حرام۔ ۲۷) مسجد بحیر یا مسجد سجدہ۔

۲۸) مسجد فاطمہ قریب بقیع۔

۲۹)مسجد مصرع (جہاں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے)

۳۰) مسجد فتح۔

۳۱)مسجد الفسح یا مسجد جبل احد (پہاڑ کے دامن میں ہے)۔

۳۲) مسجد الثنایا (جہاں دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے)۔

۳۳)مسجد عینین۔ ۳۴)مسجد السبق۔

۳۵)مسجد وادی یا مسجد العسکر (جہاں حضرت امیر حمزہ برچھی کھا کر گرے تھے

۳۶)مسجد ذباب یا مسجد الرایہ۔

۳۷)مسجد السقیا یا مسجد العسکر (قریب مدفن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ)۔

۳۸)مسجد قبلتین۔

آبار (باؤلیاں) : ۱) بیر اریس یا بیر خاتم ۲) بیر عرس

۳) بیر حاء ۴) بیر بضاعہ

۵) بیر بصہ

۶) بیر رومہ یا بیر عثمان یا قلیب المزنی

۷) بیر عھن یا بیر الیسیرہ۔

انہار (نہریں) : ۱)عین الشہداء ۲)نہر الزرقا

جبال (پہاڑ) : ۱)جبل احد (جسمیں ہارون علیہ السلام کی قبر ہے)

۲) جبل عینین یا جبل رماۃ ۳) جبل سع

وادی : ۱) وادی عقیق (مبارک وادی جسمیں فرشتے نے آنحضرت ﷺ کو نماز پڑھنے کہا تھا)

مکانات : ۱) دار کلثوم بن الهدم ۲) دار سعد بن خیثمہ

۳) دار ابی ایوب انصاری

۴) دار عبداللہ بن عمر بن خطاب یا دار العشرہ

۵) دار امام جعفر صادق ۶) دار عثمان بن عفان

۷) دار ابی بکر صدیق ۸) دار خالد بن ولید۔ رضی اللہ عنہم

مشاہد (شہید ہونے کے مقامات) :

۱) مشہد سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ

۲) مشہد مالک بن سنان رضی اللہ عنہ

۳) مشہد نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۴) مشہد شہدائے بدر رضی اللہ عنہم (جو مدینہ طیبہ سے دور واقع ہیں)

قبور : ۱) حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب والد ماجد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ (یہ قبر بابِ رحمہ اور بابِ مجیدی کے درمیان مسجدِ نبوی کے باہر تھی جسکو سعودی حکمرانوں نے یہاں سے منتقل کر دیا)

۲) حضرت سیدنا شیخ علی العریض بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

جو (جانب شرق مدینہ منورہ کے باہر) ہیں۔

۳) حضرت ہارون علیہ السلام پیغمبر (یہ قبر جبل احد میں ہے)

۴) حضرت سیدنا شیخ اسمٰعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (باب البقیع کے متصل حصار بقیع کے باہر)

۵) حضرت سیدنا ابو سعید خدری (حصار بقیع کے باہر و متصل)

۶) حضرت سیدنا فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا والدۂ ماجدہ حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

۷) عمات رسول اللہ ﷺ یعنی (حضرت صفیہ اور عاتکہ رضی اللہ عنہما کوچۂ بقیع کی بائیں جانب)

۸) جنت البقیع جس میں ازواج و آلِ نبی صحابہ اور تابعین، تبع تابعین کے قبور ہیں۔

فہرست مذکورۂ بالا میں سے چند اہم مشہور مقدس زیارت گاہوں کا حال درج ذیل کیا جاتا ہے

جنت البقیع : مدینۂ طیبہ کی مشرقی جانب قبرستان ہے جسکو "جَنَّةُ الْبَقِيْع" کے علاوہ "بَقِيْعُ الْغَرْقَدْ" بھی کہتے ہیں اور جسکی زیارت سنت ہے۔ اس قبرستان میں امہات المومنین ازواج مطہرات اور آنحضرت ﷺ کے صاحبزدہ اور صاحبزادیوں کے علاوہ دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام اور تابعین آسودہ ہیں نیز تبع تابعین بے شمار اولیائے کرام، صلحائے عظام اور علمائے اسلام

وغیرہم بھی مدفون ہیں اور زمانۂ نبوی سے اب تک اس میں مسلمانوں کی تدفین کا سلسلہ جاری ہے۔ معروف و نامور اہل بقیع کے کچھ نام حسب ذیل ہیں۔

۱) اہلبیت النبی میں بی بی فاطمۃ الزہراء ' عباس بن عبدالمطلب امام حسن ' امام زین العابدین ' امام محمد باقر ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرِ مبارک۔

۲) بنات النبی میں بی بی زینب ' بی بی رقیہ ' بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہن

۳) ازواج الرسول میں بی بی خدیجہ و بی بی میمونہ رضی اللہ عنہن کے سوا تمام امہات المومنین یعنی بی بی عائشہ ' بی بی صفیہ ' بی بی سودہ ' بی بی حفصہ ' بی بی ام سلمہ ' بی بی ام حبیبہ ' بی بی زینب بنت خزیمہ ' بی بی زینب بنت جحش اور بی بی جویریہ رضی اللہ عنہن

۴) حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار اور ابو سفیان بن حارث اور عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہم

۵) حضرت سیدنا ابراھیم رضی اللہ عنہ بن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶) بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا (رضاعی والدۃ النبی)

۷) خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف ' سعید بن ابی وقاص ' عبداللہ بن مسعود ' اسعد بن زرارہ ' خنیس بن حذافہ سہمی

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم

۹) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

۱۰) حضرت نافع مدنی (بقول امام القراء نافع اور بقول دیگر نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر راوی حدیث) ' عبدالرحمٰن اوسط بن امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم

جنت البقیع میں حاضر ہوں تو وہاں مدفون تمام مسلمان اہلِ قبور کی زیارت کی نیت کریں اور یہ دعا پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

(ترجمہ : اے قوم مومنین کے گھر والو تم پر سلام ہو تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ ! بقیع والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ ! ہمیں اور انھیں بخش دے) پھر سورۃ فاتحہ ' آیۃ الکرسی ' سورۃ اخلاص ' درود شریف وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھکر اسکا ثواب بھی پیش کریں۔ خصوصاً خلیفۂ سوم امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری کے وقت یوں سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمٰنِ ۔ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِإِمَامَتِهٖ وَ سِرَاجُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَارْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْكَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ : اے ہمارے سردار عثمان بن عفان !آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخصیت جس سے اللہ کے فرشتے حیا کریں ! آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخصیت جس نے اپنی تلاوت سے قرآن کو زینت دی اور اپنی امامت سے محراب کو منور کیا اور جنت میں اللہ تعالیٰ کا چراغ ہو۔ اے خلفائے راشدین میں سے تیسرے خلیفہ آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ سے اچھی طرح راضی ہو' اور جنت کو آپ کی منزل' آپ کی سکونت گاہ' آپ کا مقام وماویٰ بنائے۔ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

روایت ہے کہ جنت البقیع میں مدفون اصحاب سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہونگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ قبرستان بقیع پر فرشتے معین و موکل ہیں۔ جب قبرستان مردوں سے معمور ہو جاتا ہے تو فرشتے اسکے چاروں سمت پکڑ کر جنت میں پھینک دیتے ہیں۔

شہدائے احد : مدینۂ طیبہ کے شمال میں تقریباً سات کیلو میٹر کے فاصلہ پر

وہ مشہور پہاڑ ہے جسکو "جَبَلِ اُحَد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اسی پہاڑ کے دامن میں بتاریخ ۷ ار شوال ۳ھ ہجری حق وباطل کے درمیان زبردست جنگ لڑی گئی تھی جسکو "غزوۂ احد" کہتے ہیں جسکا ذکر قرآن کے سورۂ آل عمران میں ہے۔ اس جنگ میں (۳۳) کافر مارے گئے اور (۷۰) صحابہ نے جام شہادت نوش کیا تھا جن میں عمِّ رسول حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے اسی جگہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے جسکے قریب حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما کی بھی قبور ہیں اور وہیں سے تھوڑی دور مغربی جانب باقی شہدائے کرام مدفون ہیں۔ یہاں حاضر ہو کر جملہ شہدائے احد پر سلام عرض کریں۔

جبلِ سلع : وہیں "جبلِ سلع" نامی وہ پہاڑ ہے جسکے دامن میں ۵ھ ہجری میں جنگ ہوی تھی جسکو تاریخ میں "غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جنگ میں سرکار دوعالم ﷺ نے صحابۂ کرام سے مشورہ فرمایا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر جبلِ سلع کو پیچھے رکھکر مدینۂ منورہ کے اطراف خندق کھودی گئی۔ یہودیوں، منافقوں اور مشرکوں کے دس ہزار کے لشکر جرار کی جانب سے ایک ماہ تک محاصرہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصرت وکامیابی سے نوازا جس کا ذکر قرآن کے سورۂ احزاب میں ہے۔ بطور یادگار اس جگہ مساجد تعمیر کی گئیں جہاں جنگ کے دوران

حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے خیمے تھے ان چھ مساجد میں سب سے بلندی پر واقع "مسجد فتح" ہے جسکے قریب دیگر مساجد کے نام ہیں مسجد سلمان فارسی ' مسجد ابو بکر صدیق ' مسجد عمر فاروق 'مسجد بی بی فاطمہ ' اور مسجد علی رضی اللہ عنہم

مسجد قُبا : مدینۂ منورہ سے کوئی چار کیلو میٹر جنوب میں ایک آبادی کا نام "قُبا" ہے بوقتِ ہجرت اس بستی قبا میں حضور نبی کریم ﷺ نے چار دن تک قیام فرمایا تھا اور یہیں اپنے دست مبارک سے مسجد قبا کی بنیاد رکھی جو اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلی مسجد ہے اور مسجد حرام ' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہی سب سے افضل مسجد ہے۔ کیونکہ اسکی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی جسکی تصدیق قرآن کے سورۂ توبہ میں فرمائی گئی ہے۔ حدیثِ شریف میں ہے کہ مسجدِ قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے (ترمذی)۔ جو اس مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوی عبارت سے بھی ظاہر ہے۔ صحیحین میں ہے کہ حضور ﷺ ہر شنبہ (ہفتہ) کے دن سوار اور پیدل تشریف لے جاتے اور مسجدِ قبا کی زیارت کر کے اسمیں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

مسجدِ قبلتین : یہ مسجد مدینۂ منورہ سے چار کیلو میٹر کے فاصلہ پر "وادیِ عقیق" کے قریب ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ تاریخِ اسلام میں اس مسجد کو یہ منفرد اہمیت حاصل ہے کہ ابتدا میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے جسکا سلسلہ مکہ معظّمہ میں اور کچھ دن مدینہ منورہ میں قیام

نبوی تک قائم رہا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کی دلی تمنا کے مطابق ۲ھ ہجری میں عین نماز کی حالت مین سورہ بقرہ کی آیت (۱۴۴) کے ذریعہ حکم ہوا کہ اب حضرت ابراھیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں۔ اسوقت آپ ظہر کی نماز میں امامت فرما رہے تھے۔ دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں وحی کے ذریعہ تحویلِ قبلہ کی آیت نازل ہوی۔ اسی وقت آپکی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کے رخ پر پھر گئے۔ اسطرح ایک ہی نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور باقی دو رکعتیں کعبۃ اللہ کی جانب ادا فرمائی گئیں اسلئے اسکو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔

مسجدِ جمعہ : مسجد قبا سے مدینۂ منورہ کے راستہ میں کچھ فاصلہ پر یہ مسجد واقع ہے۔ حضور اکرم ﷺ ہجرت کے موقع پر قبا سے مدینہ منورہ روانہ ہوے تو جمعہ کا دن تھا۔ راستہ میں قبیلہ بنو سالم کی آبادی میں جمعہ کی نماز کا وقت آگیا جہاں آپ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔ مدینۂ منورہ میں یہی آپ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔

مسجدِ غمامہ : یہ مسجد حرم نبوی کے قریب ہے جہاں حضور ﷺ عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے اسکو مسجد مصلّٰی بھی کہتے ہیں۔ ایک بار سرکار دو عالم ﷺ نے یہاں نمازِ استسقا پڑھائی تھی جسکے بعد ہی بادل نمودار ہو کر بارش ہوئی۔ عربی میں بادل کو غمامہ کہتے ہیں اسی مناسبت سے یہ مسجد غمامہ سے

موسوم ہوئی۔

مساجدِ ابوبکر و عمر و علی : مسجد غمامہ ہی کے قریب تین مساجد اور ہیں جنکے نام علی الترتیب مسجد ابوبکر صدیق، مسجد عمر فاروق اور مسجد علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

بیرِ رومہ : بیرِ رومہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وادی عقیق کے کنارے پر فضا باغ میں واقع کنواں ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریباً چار کیلو میٹر فاصلہ پر ہے اسکو "بیئر رومہ" بھی کہتے ہیں۔ ہجرت کر کے مدینہ میں آنے کے بعد میٹھے پانی کے اس واحد کویں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک یہودی سے پہلے بارہ ہزار درہم میں نصف اور پھر بعد میں مزید آٹھ ہزار درہم میں باقی نصف اسطرح جملہ بیس ہزار درہم میں پورا کنواں خرید کر مسلمانوں کیلیے وقف فرمادیا۔

بیرِ غرس : یہ کنواں مسجد قبا سے لگ بھگ آدھا کیلو میٹر شمال مشرقی جانب واقع ہے جسکے پانی سے حضور ﷺ نے نہ صرف وضو فرمایا بلکہ کچھ پانی نوش بھی فرمایا نیز اپنا لعاب مبارک اور شہد بھی اس میں ڈالا تھا۔

بیرِ خاتم : یہ کنواں بھی مسجد قبا سے مغربی جانب متصل ہے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ یہاں تشریف لائے اور اس کویں میں اپنے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اسکے بعد حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم وہاں آئے تو سب اتباعِ نبوی میں اسی طرح بیٹھ گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اس کویں سے بھی نہ صرف پانی پیا بلکہ اسکے پانی سے وضو فرمایا اور لعاب دہن بھی اسی میں

ڈالا۔اس کویں کو "بیرِ خاتم" کہنے کی یہ وجہ ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے خاتم نبوت (انگشتری نما مہر) اس میں گر گئی جو بہت تلاش کے باوجود نہیں مل سکی۔اس کویں کو "بیرِ اُرَیس" بھی کہتے ہیں۔

بدر کی بستی : مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے راستہ میں مدینہ طیبہ سے کوئی (۹۶) کیلو میٹر پہلے سڑک کے کنارے بدر کی بستي آباد ہے یہی وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں بتاریخ ۱۷ رمضان ۲ھ ہجری اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی جسکو "غزوۂ بدر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس معرکہ میں (۳۱۳) بے سروسامان مسلمانوں پر مشتمل مختصر جماعت نے ایک ہزار آزمودہ لشکر کے خلاف شاندار کامیابی حاصل کی ہیں۔ جس کا ذکر قرآن کے سورۂ انفال میں موجود ہے۔اس جنگ میں ستر کافر مارے گئے لیکن صرف بارہ صحابہ شہید ہوے جو اسی جگہ مدفون ہیں جسکے اطراف چار دیواری اٹھادی گئی ہے۔اس مبارک مقام کی زیارت ضرور کریں۔بدر شریف کے تھوڑے سے فاصلہ پر راستہ میں ایک پہاڑ کے دامن میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار بھی ہے جسکی زیارت کیلئے بھی حاضری دیں۔

مدنیۂ طیبہ سے وداع کے آداب : جب مدینہ منورہ سے وداع کی گھڑی آپہنچے تو محرابِ نبوی میں یا اسکے قریب مسجد نبوی میں جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز نفل پڑھیں پھر مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر بچشم نم جدائی کی دل

میں حسرت لئے صلاۃ وسلام عرض کریں اور حج و زیارت کے قبول ہونے کے علاوہ دین ودنیا کی فلاح اور خیر و عافیت کے ساتھ اپنے وطن اور گھر پہنچنے کیلئے دعامانگیں ساتھ ہی اس بارگاہِ اقدس میں آئندہ حاضری کیلئے بھی دعا کریں۔

اسکے بعد روضۂ انور کو دیکھتے دیکھتے زار و قطار اولٹے یا سیدھے پاؤں مسجد نبوی سے پہلے بایاں قدم باہر رکھتے ہوئے نکلیں اور جہاں جہاں تک گنبدِ خضرا دکھائی دے بار بار اس کا نظارہ کرتے رہیں۔واپسی سے قبل اہل مدینہ پر کچھ خیرات کریں۔

وطن میں گھر کو واپسی : وطن کے قریب پہنچیں تو پہلے ہی سے اپنے لوگوں کو اسکی اطلاع کردیں۔رات کو گھر میں نہ جائیں کہ حدیثِ شریف میں اسکی ممانعت ہے۔وطن واپس ہونے کے بعد اپنے محلّہ کی مسجد میں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کریں کہ باری تعالیٰ نے اس مبارک سفر سے حج وزیارت حرمین شریفین کی سعادت کے بعد بخیر و عافیت گھر واپس پہنچادیا۔

حجاجِ کرام کا وطن میں استقبال : اہلِ وطن کو چاہیئے کہ حاجی حضرات کی واپسی پر ان سب سے خاص طور پر ملاقات کریں اور سلام ومصافحہ کے بعد اپنے لئے دعا کرائیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے ”جب حاجی سے ملاقات کرو تو سلام و مصافحہ کرو اور اسکے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے دعا کی درخواست

کرواسلئے کہ اسکے گناہ بخشدیے گئے ہیں“ (مشکوٰۃ)

مقبول و مردود حج: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ”بزرگوں کا قول ہے کہ حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو اور آخرت کی رغبت رکھے اور دنیا والوں سے بچے اور گناہوں کا اعادہ نہ کرے“ (اشعۃ اللمعات) مولانا مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں کہ حج مقبول کی نشانیاں تین ہیں۔

۱) حج کے بعد ہمیشہ نرم دل ہو جانا ۲) گناہوں سے نفرت ہو جانا ۳) نیک اعمال کی طرف رغبت ہو جانا۔ اسکے برعکس حج مردود کی بھی نشانیاں تین ہیں۔ ۱) سخت دل ہو جانا۔ ۲) گناہوں کی طرف مائل ہونا ۳) نیکیوں سے نفرت ہو جانا (اشرف التفاسیر)۔

خواب میں زیارت سرکار مدینہ

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے بے شک مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا“ بلاشبہ اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے جس کو آپ کا شرف زیارت نصیب ہو۔ ● ذیل کا درود شریف حضوری قلب کے ساتھ پڑھنے سے زیارت نبوی نصیب ہو سکتی ہے لیکن طہارت، پاکیزگی، خوشبو کے ساتھ آنکھوں میں سرکار کا حلیۂ مبارک اور دل میں جذبۂ عشق صادق شرط ہے ★ شب جمعہ بعد عشا دو رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ گیارہ بار آیۃ الکرسی و گیارہ بار قل ہو اللہ (سورۂ اخلاص) پڑھیں۔ سلام کے بعد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھکر سو جائیں۔ ان شاء اللہ تعالے تین جمعوں کے اندر زیارت کی سعادت حاصل ہو گی۔

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ“

حرم شریف مدینہ منورہ کے (۴۱) بیرونی دروازوں کا نقشہ
باب السلام ۱
باب صدیق ۲
باب الرحمۃ ۳
۴۱ باب البقیع
۴۰ باب جبریل
باب النساء
مصلی النساء
مصلی النساء
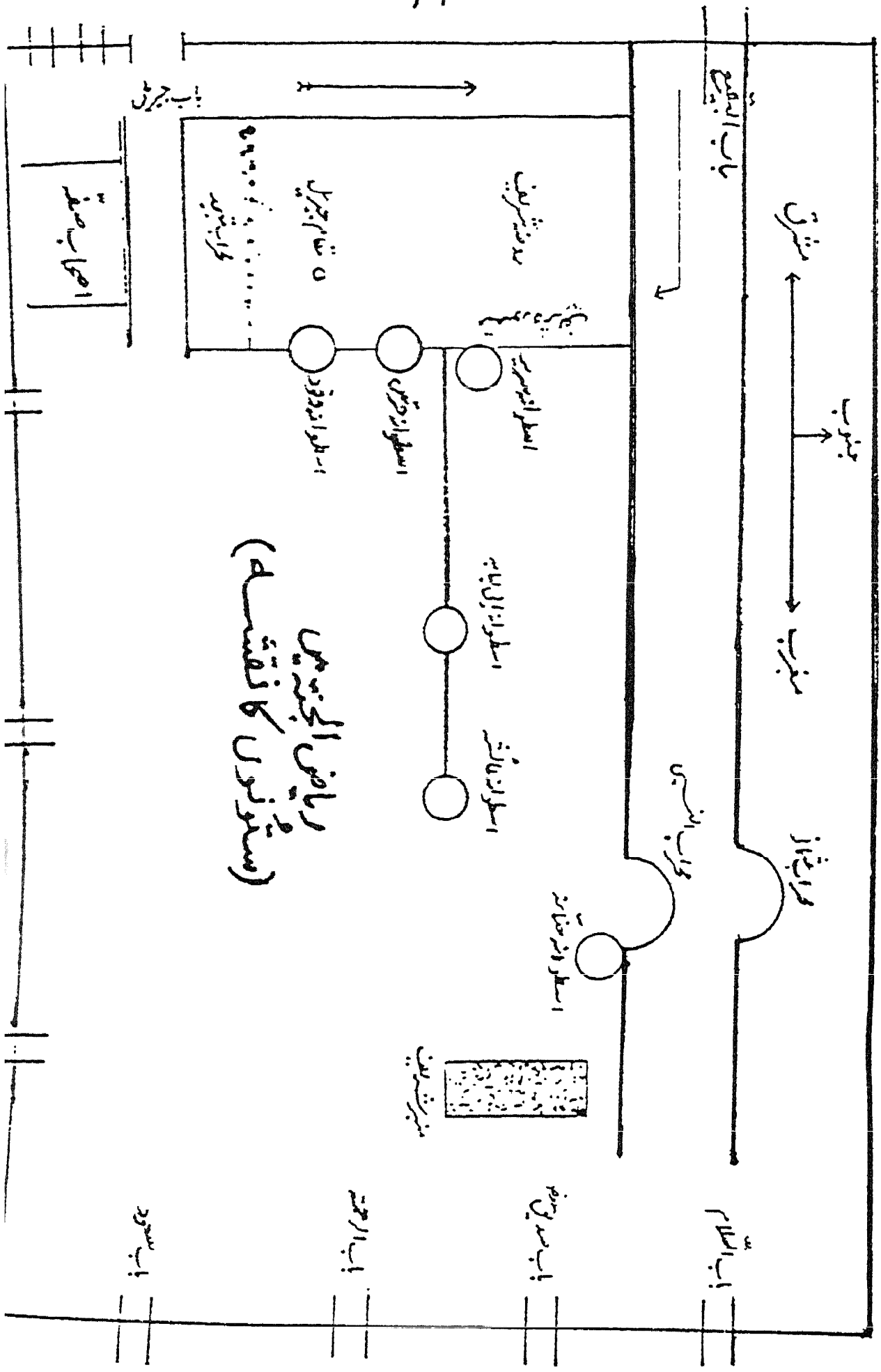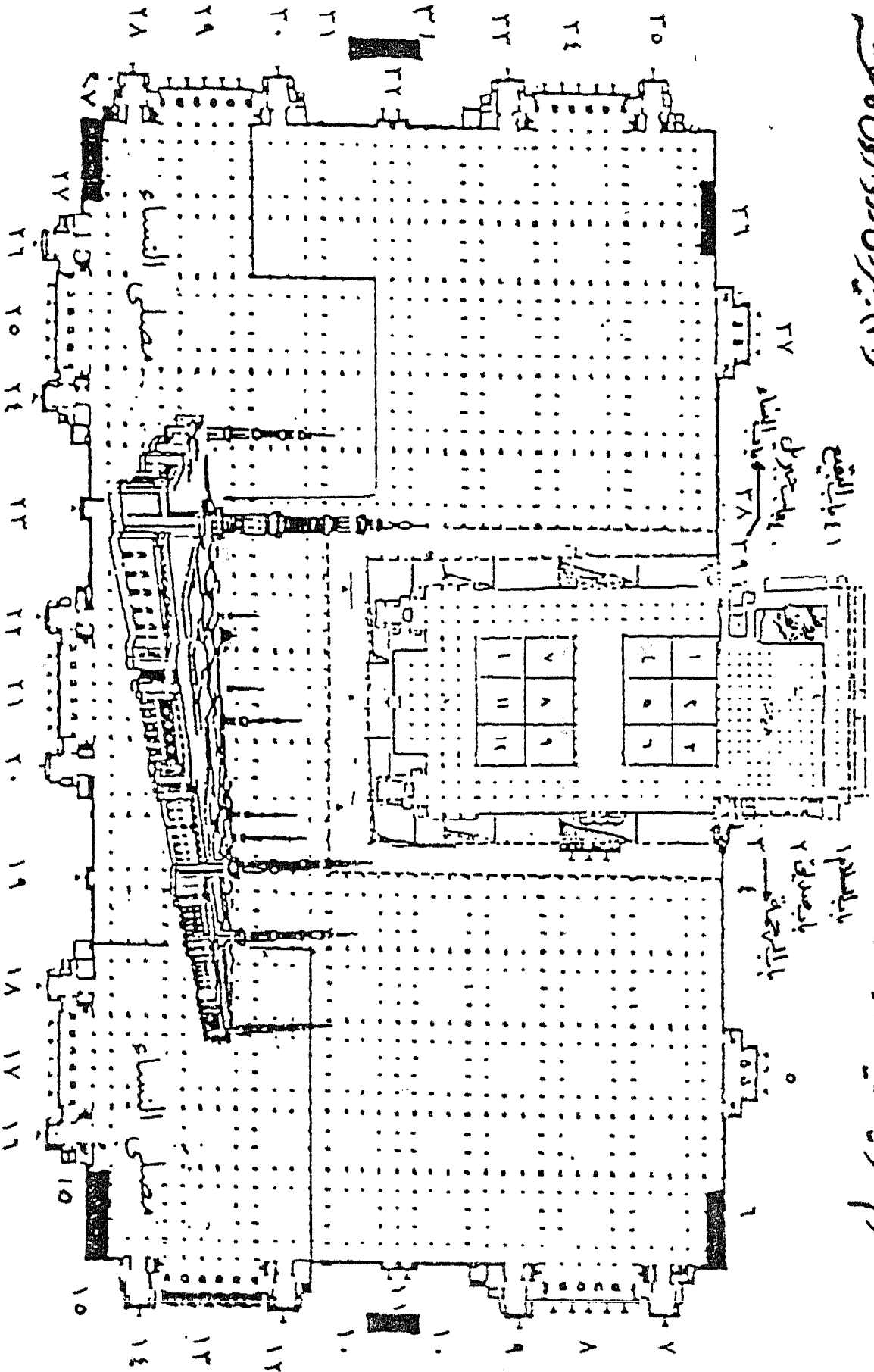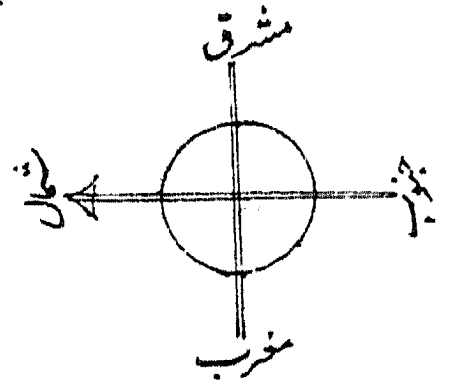
نقشہ قبرستان جنت البقیع
مدینہ منورہ
ابو سعید خدری رض
سعد بن عاص رض
حلیمہ سعدیہ رض
فاطمہ بنت اسد رض
خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رض
مشرق
شمال
جنوب
مغرب
شہدائے احد
فرزند رسول حضرت ابراہیم رض
نافع رح
امام مالک رح
امہات المومنین
بی بی عائشہ رض
بی بی صفیہ رض
بی بی سودہ رض
بی بی حفصہ رض
بی بی ام سلمہ رض
بی بی ام حبیبہ رض
بی بی زینب بنت جحش رض
بی بی زینب بنت خزیمہ رض
بی بی جویریہ رض
عقیل بن ابو طالب رض
عبداللہ بن جعفر طیار رض
امام جعفر صادق رض
امام محمد باقر رض
امام زین العابدین رض
امام حسن رض
بی بی رقیہ رض
بی بی ام کلثوم رض
بی بی زینب رض
حضرت عباس عم رسول
بی بی فاطمہ زہرا بنت رسول
بی بی صفیہ رض
بی بی عاتکہ رض
بی بی ام حکیم رض
باب الداخلہ

فاصلے

مکہ معظمہ

مکہ تا جدہ	72	کیلومیٹر
صفا تا مروہ	395	میٹرس
مکہ تا منیٰ	8	کیلومیٹر
منیٰ تا عرفات	11.2	"
عرفات تا مزدلفہ	8	"
مزدلفہ تا منیٰ	3.2	"
(مکہ تا عرفات) کے حدود	25	"
مکہ (بیت اللہ) تا جنت المعلیٰ	3.2	"
مکہ تا مدینہ براہ وادی فاطمہ	450	"

مدینہ منورہ

مدینہ تا جدہ	440	کیلومیٹر
مدینہ تا بدر	150	"
(مدینہ مسجد نبوی) تا جبل احد	5.6	"
مدینہ تا ذوالحلیفہ	11	"
مدینہ تا مکہ براہ جدہ	512	"
مدینہ تا مکہ براہ وادی فاطمہ	450	"

میقات

مکہ تا ذوالحلیفہ	:	450 کیلومیٹر (مدینہ والوں کیلئے)
مکہ تا الحجفہ	:	200 کیلومیٹر (شام و ترکی سے آنے والوں کیلئے)
مکہ تا قرن المنازل	:	94 کیلومیٹر (اہل نجد، عراق اور عرب خلیجی ممالک سے خشکی کے راستے آنے والوں کیلئے)
مکہ تا یلملم	:	54 کیلومیٹر (یمن سے خشکی کے راستہ سے پاکستان، ہندوستان، انڈونیشیا، ملائشیا اور چین وغیرہ جنوبی مشرقی ایشیا والوں کیلئے)
مکہ تا ذات عرق	:	94 کیلومیٹر (شمال مشرقی سمت پر عراق کے رہنے والوں کیلئے)

حج تمتع کے تاریخ وار مناسک ایک نظر میں

۸ ذی الحجہ

- بعد غسل احرام پہن کر حرم میں نماز فجر
- نفل طواف

نوٹ: چاہیں تو رمل و اضطباع کے ساتھ سعی بھی کرلیں تو پھر طواف زیارت میں سعی کی ضرورت نہیں رہیگی

- دوگانہ۔ نیت حج۔ تلبیہ
- طلوع کے بعد حرم سے منیٰ کو روانگی (ظہر سے پہلے منیٰ میں)
- منیٰ میں ظہر عصر مغرب عشا کی نمازیں ادا کریں
- رات بھر منیٰ میں قیام

۹ ذی الحجہ

- منیٰ میں نماز فجر مع تکبیر تشریق
- طلوع کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانگی (زوال سے پہلے عرفات میں)
- زوال تا غروب قیام عرفات واجب
- مسجد نمرہ میں نماز ظہر دشوار اس لئے اپنے خیمہ ہی میں تنہا یا باجماعت نماز ظہر بوقت ظہر
- نماز عصر بوقت عصر
- نماز مغرب پڑھے بغیر ہی غروب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو روانگی
- مزدلفہ میں بوقت عشاء نماز مغرب وعشاء ملاکر تنہا یا باجماعت
- رات بھر مزدلفہ میں قیام (صبح صادق سے اجالا ہونے تک قیام سنت موکدہ)

۱۰ ذی الحجہ

- نماز فجر مزدلفہ میں (صبح صادق کے بعد اول وقت)
- طلوع سے کچھ وقت پہلے (دو رکعت برابر) مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی
- منیٰ میں رمی جمرہ (بڑا شیطان)

وقت رمی:-

طلوع تا زوال مسنون
زوال تا غروب مباح
غروب تا صبح صادق مکروہ

- پہلی کنکری سے لبیک موقوف
- قربانی
- حجامت (حلق یا قصر)
- احرام اتار دیں (زوجہ کے سوا سب باتیں حلال)
- حرم جاکر غروب سے پہلے طواف زیارت کرنا آج افضل (ورنہ ۱۲ ذی الحجہ غروب تک جائز)
- حرم سے واپس ہوکر رات منیٰ میں گذاریں

ضروری نوٹ :-

(۱) ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو یہ رمی نہیں ہوگی۔ زوال کے بعد دوبارہ رمی کریں ورنہ دم لازم ہوگا۔
(۲) عورت، مریض، اور کمزور مرد ہجوم کم ہونے کے وقت رات میں رمی کریں تو اجازت ہے۔ (۳) ۸ ذی الحجہ کو منیٰ روانگی سے قبل نفل طواف کے بعد سعی نہیں کی تھی تو ۱۰ تا ۱۲ ذی الحجہ کو اضطباع کے بغیر طواف زیارت کرنے کے بعد سعی بھی کریں۔ (۴) آفاقی یعنے بیرونی ممالک کے متوطن کے لئے اپنے ملک کو واپسی سے قبل طواف وداع (سعی کے بغیر) کرنا واجب ہے ورنہ دم لازم ہوگا......

حنفی فقہ کے مطابق

۱۱ ذی الحجہ

• رمی جمار (تینوں شیطان)

ترتیب رمی:

{ پہلے چھوٹا شیطان
پھر درمیانی شیطان
پھر بڑا شیطان }

وقت رمی:

{ زوال تا غروب مسنون
غروب تا صبح صادق بلا عذر مکروہ }

• ۱۰ ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کیا گیا تھا تو آج کر کے منیٰ واپس ہو جائیں

• رات منیٰ میں گذاریں۔

۱۲ ذی الحجہ

• رمی جمار (تینوں شیطان)

ترتیب رمی:

{ پہلے چھوٹا شیطان
پھر درمیانی شیطان
پھر بڑا شیطان }

وقت رمی: زوال تا غروب مسنون بعد غروب بلا عذر مکروہ۔

• ۱۰ و ۱۱ ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کیا گیا تو آج کر لیں۔

• غروب سے قبل منیٰ چھوڑ دیں مغرب کے بعد منیٰ سے نکلنا معیوب ہے اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح بھی منیٰ ہی میں ہو جائے تو اس روز بعد زوال رمی جمار ضروری ہے اس کے بعد ہی منیٰ چھوڑ سکتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں حاضری

حج فرض ہے اور حج کے موقع پر مدینہ منورہ میں حاضری (بہ نیت زیارت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کا افضل ہونا حسب ذیل احادیث شریفہ سے ثابت ہے ...

(۱) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی (بیہقی، دار قطنی)

(۲) جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی (بیہقی)

(۳) جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا (ابن عدی کامل)

عمرہ یا حج	ارکان یا فرائض (کوئی ایک فرض ادا نہ ہو تو حج ہی ادا نہ ہوگا)	بنیادی واجبات (بلا عذر کوئی واجب ادا نہ ہو تو دم لازم ہوگا)
عمرہ:	(۱) احرام مع نیت عمرہ و تلبیہ (۲) طواف	(۱) سعی (صفا و مروہ کے درمیان۔ صفا سے آغاز) (۲) حلق یا قصر
حج:	(۱) احرام مع نیت حج و تلبیہ (۲) وقوف عرفات ۹ ذی الحج بعد زوال (۳) طواف زیارت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲ کے غروب تک۔	(۱) وقوف مزدلفہ (۲) سعی مابین صفا و مروہ (۳) رمی جمار (۴) قربانی (۵) حلق یا قصر (۶) طواف وداع

نوٹ: ان تینوں ارکان حج کا ترتیب وار ان کے خاص مقامات اور اوقات میں ادا کرنا واجب ہے

ضمیمہ

اہم استفسارات کے جوابات اور ضروری نقشہ جات

کل ہند جمعیۃ المشائخ کے زیر اہتمام جامع مسجد اعظم پورہ میں ہر سال منعقد ہونے والے متعدد حج تربیتی اجتماعات میں عازمین حج و زیارت (حضرات و خواتین) کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔ جن کے بے شمار استفسارات کے وہیں بر موقع تشفی بخش جوابات فقیر مولف کی جانب سے دئے گئے ان میں سے چند اہم اور منتخبہ مسائل عام استفادہ کیلئے ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

۱۔ موسم حج سے پہلے عمرہ سے حج فرض : جس شخص نے پہلے اپنا فرض حج ادا نہیں کیا ہے وہ اگر موسم حج میں کعبہ چلا جائے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ اگر بغیر حج کئے لَوٹ گیا تو اسکے ذمہ حج رہے گا۔ البتہ جو شخص پہلے اپنا حج کر چکا ہو اس پر کچھ نہیں۔

۲۔ عمرہ و حج کے بغیر احرام کھولنا : احرام باندھنے کے بعد اگر بیماری یا دشمن وغیرہ کے خوف یا اور کسی غیر متوقع وجہ سے عمرہ یا حج کو نہ جاسکے تو کسی کے ذریعہ قربانی مکہ کو بھیجدے اور ذبح کا دن اور وقت متعین کر دے تاکہ اسکے بعد احرام اتار دے۔ عمرہ کی نیت کی تھی تو عمرہ کی یا حج کی نیت کی تھی تو حج کی پھر آئندہ سال قضا کرے۔

۳۔ نابالغ کا حج : اگر کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کو بالغ ہونے سے قبل حج کرنے کا موقع ہوا تو اسکا یہ حج نفل شمار ہوگا اور اسکے باعث اسکا فرض حج اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا بلکہ بالغ ہونے کے بعد بشرط استطاعت پھر حج کرنا اس پر لازم ہوگا۔

۴۔ حج میں شوہر کی وفات : ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ حج ادا کرنے کیلئے گئی لیکن دوران حج اسکے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ ایسی صورت میں یہ دیکھا جائے کہ عورت کے وطن اور مکہ مکرمہ میں کتنا فاصلہ ہے۔ اگر وطن قریب ہے تو وطن لوٹ جائے بصورت دیگر (یعنی مکہ مکرمہ قریب ہے) تو حج کرلے۔ ممکن ہو تو عدت وہیں گذار لے اور قواعد حکومت کے تحت ایسا ممکن نہ ہو تو لوٹ کر عدت پوری کرے۔

۵۔ احرام حج کا وقت : حج کے احرام کا وقت شوال اور ذیقعدہ کے دونوں کامل مہینے اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔

۶۔ غیر آفاقی کے عمرہ کا وقت : غیر آفاقی (اہل مکہ یا اہل حل) کے لئے عمرہ کا وقت حج کے مہینوں (یکم شوال تا ۱۳ ر ذی الحجہ) کے سوا تمام سال ہے۔

۷۔ محرم کے بغیر حج فرض نہیں : امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کی ایک روایت میں عورت کو ایک دن کا سفر بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہیں کرنا چاہئے۔ ملّا علی قاری شرح منسک میں لکھتے ہیں کہ اس زمانہ کے فساد کے لحاظ سے اسی روایت پر فتویٰ دینا چاہئے ورنہ غیر محرم کے ساتھ حج کرنا گناہ ہے۔ یوں بھی ایسی عورت پر حج فرض ہی نہیں۔

البتہ امام شافعیؒ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک نیک بخت عورتوں کا دیندار مردوں کے ہمراہ ہونا بھی شوہر یا محرم کے قائم مقام ہے اور شوہر کی اجازت بھی شرط ہے۔

۸۔بغیر احرام حرم میں آنا : حج سے قبل مدینہ منورہ کی زیارت کرنے کے بعد جو شخص حج کیلئے مکہ معظمہ واپس ہوتے وقت میقات پر احرام باندھنا بھول جائے تو اسکو چاہئے کہ وہ میقات جاکر احرام باندھے۔اور اگر حرم مکہ میں وہ بغیر احرام کے آیا تو اس پر دم واجب ہو گیا۔

۹۔ترک واجب پر دم سے مستثنٰی : واجب وہ ہے جسکو بلا عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے لیکن بعض امور اس کلیہ سے مستثنٰی ہیں۔ مثلاً طواف کے بعد واجب الطّواف کا دوگانہ پڑھنا اور عرفات سے واپسی پر مغرب و عشاء کی نماز میں مزدلفہ پہنچنے تک تاخیر کرنا اگرچہ یہ دونوں واجب ہیں لیکن اگر واجب الطّواف دوگانہ ترک ہو جائے یا مزدلفہ میں عشاء تک مغرب میں تاخیر نہ کی گئی تو ان صورتوں میں دم لازم نہیں آتا۔

۱۰۔ترک رمل یا اضطباع پر کفارہ نہیں : اگر سعی سے قبل کے طواف میں کسی شخص (مرد) نے رمل یا اضطباع نہیں کیا یا سعی میں میلین اخضرین کے درمیان نہیں دوڑا تو کوئی بھی کفارہ لازم نہیں۔

۱۱۔ بٹوا گم ہو گیا تو قربانی : حج تمتع کے دوران منیٰ میں کسی شخص کا بٹوا (جسمیں نقد رقم تھی) گم ہو گیا جسکی وجہ سے وہ قربانی نہیں دے سکتا تھا تو وہ بعد میں

دو بکرے ذبح کرے یعنی ایک تو بر وقت قربانی نہ کرنے کے باعث ترتیب واجبات کے خلاف عمل کا دم دے اور دوسرا قربانی کا بکرا اب ذبح کرے۔ یہ دونوں حرم کے احاطہ میں ہونا چاہیے۔

۱۲۔ قربانی نہیں دے سکتا تو دس روزے : قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہے جو ایک بکرا ہے یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ہے۔ اگر مقدور نہ ہو یعنی غریبی' افلاس' مجبوری یا کسی اور قوی عذر کے سبب قربانی نہ کر سکے تو اس پر جملہ دس روزے واجب ہیں اسطرح کہ تین روزے حج کے مہینوں (یعنی اسی سال میں یکم شوال تا ۱۰ ار ذی الحجہ) میں اور باقی سات روزے ایام تشریق کے بعد رکھے۔

۱۳۔ قربانی کا گوشت خود کھائیں یا نہیں : دمِ شکرانہ (قربانی) کا گوشت خود کھانا یا غنی اور محتاج کو کھلانا جائز ہے البتہ دمِ جرمانہ (جنایت یا کفارہ) کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے ایسا گوشت نہ خود کھائے نہ غنی کو دے اور نہ ہی اپنے اصول و فروع یعنی ماں باپ' داد دادی' بیٹا بیٹی اور انکی اولاد کو دے البتہ محتاج بھائی بہن کو دینا جائز ہے۔

۱۴۔ مخنث کا حج : خنثیٰ مشکل یعنی مخنث پر حج کیلئے عورت کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔

۱۵۔ آفاقی کو تینوں اقسام حج درست : آفاقی کیلئے قران' تمتع اور افراد ہر ایک درست ہے جن میں قران سب سے افضل ہے لیکن غیر آفاقی (یعنی اہل مکہ یا اہل حل) کیلئے صرف افراد ہے تمتع اور قران نہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

۱۶۔ طوافِ قدوم قران و افراد میں : قران اور افراد میں مکہ معظّمہ میں داخل ہونے پر "طوافِ قدوم" مسنون ہے تمتع اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں ہے۔

۱۷۔ طوافِ وداع سے استثنا : آفاقی پر (خواہ وہ مفرد ہو، قارن ہو یا متمتع) طوافِ وداع واجب ہے۔ البتہ غیر آفاقی پر، عمرہ ادا کرنے والے پر اور حیض و نفاس والی عورت پر طوافِ وداع واجب نہیں۔

۱۸۔ افراد میں عمرہ کب کریں : حج افراد میں تنہا حج کرنے سے یہ مراد ہے کہ اسی سال یکم شوال سے ۱۳؍ ذی الحجہ تک عمرہ نہ کریں اور ایام حج میں صرف حج ادا کریں اگر اسی سال عمرہ کرنا ہی ہو تو ماہ شوال سے پہلے یا ایام حج کے بعد عمرہ کریں۔

۱۹۔ ترکِ سنتِ مؤکدہ پر کفارہ نہیں : حج کے تینوں اقسام کے لحاظ سے چار باتیں سنتِ موکدہ ہیں جنکا ترک کرنا گناہ ہے لیکن اسکا کفارہ نہیں۔

۱) طوافِ قدوم کرنا ۲) طوافِ کعبہ میں رمل کرنا

۳) صفا و مروہ میں دوڑنا ۴) رات کو منیٰ میں رہنا

۲۰۔ حرام مال سے حج : حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جب کوئی حرام مال سے حج کرتا اور لبیک کہتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے "لا لبيك ولا سعديك حجك هٰذا مردود عليك" یعنی تیرا لبیک اور سعدیک پکارنا مقبول نہیں اور تیرا یہ حج مردود ہے۔

۲۱۔ منیٰ کی وجہ تسمیہ : منیٰ کے معنی لغت میں اندازہ کرنے کے ہیں اور یہاں بھی قربانی کرنے کا اندازہ کیا جاتا ہے یا منیٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حضرت

جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے اس مقام پر جدا ہونے لگے تو کہا "تمن" یعنی آرزو کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت "اتمنی الجنة" میں جنت کی آرزو کرتا ہوں لہٰذا اسی مناسبت سے اس مقام کا نام منیٰ رکھا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی "امنیه" یعنی آرزو وہاں واقع ہوی تھی اسلئے اس مقام کا نام منیٰ ہو گیا۔

۲۲۔ حج اکبر سے مراد : اسماعیل اوغانی نے رزین کی روایت سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ سب دنوں سے بہتر وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو اور اس دن کا حج اور دنوں کے ستر حج سے بہتر ہے اور سرور دو عالم ﷺ کے حجۃ الوداع میں بھی عرفہ جمعہ کے دن ہی واقع ہوا تھا بلکہ اس دن یہود' نصاریٰ' مجوس اور مشرکین کی بھی عید تھی۔ شائد اسی حدیث شریف کے سبب لوگ اس حج کو جس کا عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو "حج اکبر" کہتے ہیں جسکا واقعی بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید میں حج اکبر سے عین حج مراد ہے۔ اکبر کی قید اصغر سے احتراز کیلئے ہے کیونکہ حج اصغر عمرے کو کہتے ہیں۔

۲۳۔ حقوق العباد کا گناہ معاف : عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ نے عرفہ کے دن آخر وقت عرفات میں اپنی امت کے حاجیوں کے گناہوں کی معافی کیلئے دعاء فرمائی تو حکم باری تعالیٰ ہوا کہ میں نے حقوق العباد کے سوا ہر ایک گناہ کو بخشدیا۔ حضور اکرم ﷺ نے عرض کیا کہ اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش دے جسکا کچھ جواب نہ ملا لیکن مزدلفہ میں آکر صبح کو آپ ﷺ نے جب پھر دعاء فرمائی تو وہ قبول ہو گئی جس پر آنحضرت ﷺ ہنسنے

لگے۔ صحابہ کے استفسار پر آپ ﷺ نے ہنسنے کا سبب یہ بیان فرمایا کہ خدا کے دشمن ابلیس کو میری اس دعاء کی مقبولیت کا جب علم ہوا تو وہ اپنے سر پر خاک ڈالکر "یا ویلاہ یا ثبورا" پکارنے لگا یعنی "اے میری ہلاکی اے میرے عذاب تو آ کہ یہ تیرا وقت ہے۔" (ابن ماجہ)

نوٹ : اس سے حج کی عظمت و بزرگی معلوم ہوئی کیونکہ حج کے سوا کسی اور عبادت کے طفیل میں حق العباد اور حق المظلوم بخشا نہیں جاتا۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک کبائر گناہ اور حقوق العباد کی معافی حق تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے چاہے بخشے یا نہ بخشے۔ (زاد السبیل)

(فتوی جامعہ نظامیہ۔ زاد السبیل الی دار الخلیل۔ محجۃ الایضاح)

جاں مدینے میں ہے دل مدینے میں ہے (از مؤلف)

چھوڑ کر ہم مدینہ تو آئے مگر جاں مدینے میں ہے دل مدینے میں ہے
جس سے ملتی ہے تسکینِ قلب و نظر وہ سکوں بخش محمل مدینے میں ہے
روضۂ مصطفیٰ کا وہ منظر حسیں، گنبدِ سبز کا جلوۂ دل نشیں
جس میں آسودہ ہیں جانِ ایمان و دیں، ہاں وہی خاص محمل مدینے میں ہے
روح کو جس سے حاصل ہو بالیدگی، جس سے پیدا ہو ایمان میں تازگی
بندگی کو ملے جس سے تابندگی، ایسا سامانِ کامل مدینے میں ہے
پوری ہوتی ہیں دل کی مرادیں وہیں، اور نکلتی ہے ہر ایک حسرت وہیں
سیری ہر آرزو کا ہر ارمان کا ہر تمنا کا حاصل مدینے میں ہے
مرحبا شوق یہ تیری دیوانگی، حبذا عشق تیری یہ وارفتگی
سر تو جھکتا ہے مکہ میں لیکن جگہ دل جھکانے کے قابل مدینے میں ہے
عاملانِ شریعت کا قبلہ وہی، کاملانِ طریقت کا کعبہ وہی
صوفیوں کیلئے عارفوں کیلئے، حق شناسی کی منزل مدینے میں ہے
مغفرت کی جہاں پر بشارت ملے، اور شفاعت کی تجھ کو ضمانت ملے
مرضِ عصیاں کا درماں خدا کی قسم، اے گنہگار غافل مدینے میں ہے
معدنِ لطف ہیں بحرِ جود و سخا، بادشاہانِ دنیا ہیں جن کے گدا
در اگر پوچھتے ہو جہاں سے کبھی خالی لوٹا نہ سائل مدینے میں ہے
آتے ہی یادِ دربارِ خیر الانام، گنگنانے لگے ہم درود و سلام
کس قدر صوفی اعظم ہے وجد آفریں کیف ہو تا جو حاصل مدینے میں ہے

رحمت ہی رحمت لیکے آیا ہوں

حج و زیارت حرمین شریفین سے واپسی پر

مدینے سے میں انوارِ زیارت لے کے آیا ہوں
نظر میں گنبدِ خضرا کی جلوت لے کے آیا ہوں

جو دولت لٹ نہیں سکتی وہ دولت لے کے آیا ہوں
جو لذت مٹ نہیں سکتی وہ لذت لے کے آیا ہوں

گناہوں کے سبب با چشمِ نم نادم گیا تھا میں
جو لوٹا ہوں تو بخشش کی بشارت لے کے آیا ہوں

تصدق رحمۃ للعالمین کا مل گیا ایسا
کہ دامن میں فقط رحمت ہی رحمت لے کے آیا ہوں

ہوا ہے سبز گنبد کا نظارہ جب سے آنکھوں کو
بصارت بڑھ گئی نورِ بصیرت لے کے آیا ہوں

ہوا صدقہ عنایت "مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ" کا
تو آنکھوں میں نبی کی پیاری صورت لے کے آیا ہوں

جسے کعبہ کا کعبہ مانتے اہلِ نظر ہیں سب
وہیں پر سر جھکانے کی سعادت لے کے آیا ہوں

سراسر اور وہ سنگِ درِ اقدس خوشا قسمت
ہے قسمت جس پہ خود نازاں وہ قسمت لے کے آیا ہوں

نہ پوچھو لطفِ عبادت کا میانِ منبر و مرقد
کہ باغِ خلد میں سجدوں کی لذت لے کے آیا ہوں

ہوا حاصل شرف جب باریابی کا مواجہہ میں
تو محشر میں شفاعت کی ضمانت لے کے آیا ہوں

مدینہ میں ہوئے جب معرفت کے منکشف اسرار
شریعت میں طریقت کی حقیقت لے کے آیا ہوں

میسر جب ہوا دربار کا ماحول پاکیزہ
نظر میں فکر میں دل میں طہارت لے کے آیا ہوں

متاعِ زندگی پائی متاعِ بندگی پائی
مرے سرکار سے کیا کیا میں نعمت لے کے آیا ہوں

مرادیں دین و دنیا کی بر آتی جا رہی ہیں سب
مدینے سے کچھ ایسی خیر و برکت لے کے آیا ہوں

ہوا تھا حاضرِ دربار آقا کی اجازت سے
بوقتِ واپسی بھی میں اجازت لے کے آیا ہوں

مدینہ چھوڑنے کی صوفی اعظم جب گھڑی آئی
دوبارہ حاضری کی دل میں حسرت لیکے آیا ہوں

از
مولف کتاب ہذا

سلام بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم (از مؤلف)

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک • یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ختم المرسلیں ہیں
حامل شرع متیں ہیں

سبز گنبد کے مکیں ہیں
رحمۃ للعالمیں ہیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

وقت تھا کتنا سہانا
جب ہوا تشریف لانا

ہو کے خوش سارا زمانہ
گا رہا تھا یہ ترانہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آئے وہ دن وہ مہینہ
جب ہمارا بھی سفینہ

چل پڑے سوئے مدینہ
یا مراد العاشقین

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا ہو
رو برو گنبد ہرا ہو

باادب یہ سر جھکا ہو
اور زباں سے یوں ادا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

نزع ہو جس وقت طاری
آپ کی آئے سواری

دیکھتے ہی شکل پیاری
دور ہو تکلیف ساری

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

صوفی اعظم عاصی و بد
کیا کرے مدح محمد

ہے کوئی توصیف کی حد
حامد و محمود و احمد

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مراجع

قرآن کریم
کنزالعمال
نہرالفائق
زاد

تفسیر کبیر
ابن عدی
غایۃ الاوطار
کافی

اشرف التفاسیر
ابن حبان
شامی
ینابیع

بخاری
ابن خزیمہ
شرح وقایہ
ایضاح

مسلم
دار قطنی
قاضی خاں
انوار البشارہ

ترمذی
طحاوی
قدوری
لباب المناسک

ابن ماجہ
حصنِ حصین
عمدۃ الفقہ
منسک المتوسط
بہار شریعت

نسائی
طحطاوی
تاتارخانیہ
مرشد الحجاج

ابوداؤد
اشعۃ اللمعات
تبیین
مضمرات

مشکوٰۃ
عالمگیری
کنزالدقائق
احیاء العلوم

احمد
فتح القدیر
اتحاف
سراج وہاج
مسائل و معلومات

حاکم
ہدایہ
ترغیب
محیط
حج و عمرہ کا خلاصہ

بیہقی
درمختار
سرخسی
جذب القلوب

طبرانی
ردمحتار
ظہیریہ
رقیمہ اقدس شمامہ
مصباح الظلام

جامع الصغیر
مضمرات
نہایہ
زاہدی
منسک
وفاء الوفا

بزاز
بحرالرائق
جواہر نیرہ
مواہب لدنیہ